بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَٰنُ وُدًّا

بیشک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے عنقریب ان کے لئے رحمٰن محبت پیدا کردیگا (مریم: ۹۶)

امام احمد رضا اور عالم اسلام

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم۔اے؛ پی۔ایچ۔ڈی

ادارۂ مسعودیہ

۶/۲، ۵۔ای، ناظم آباد کراچی

اسلامی جمہوریہ پاکستان

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَٰنُ وُدًّا

بیشک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے عنقریب ان کے لئے رحمن محبت پیدا کردیگا (مریم: ۹۶)

امام احمد رضا اور عالم اسلام

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم۔اے؛ پی۔ایچ۔ڈی

ادارۂ مسعودیہ کراچی

بتعاون ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کراچی

اسلامی جمہوریۂ پاکستان

۱۴۲۰ھ / ۲۰۰۰ء

حقوق طباعت محفوظ ہیں

کتاب	امام احمد رضا اور عالم اسلام
تالیف وترتیب	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
تلخیص وترجمہ تقاریظ	علامہ مفتی عبدالرحمٰن نقشبندی
کاتب	شاہ محمد چشتی سیالوی
ناشر	ادارہ مسعودیہ کراچی
مطبع	نیو عماد پرنٹنگ پریس،
طباعت	۱۴۲۰ھ / ۲۰۰۰ء
اشاعت	دوم
تعداد	ایک ہزار
قیمت	

ملنے کا پتہ:

۱۔ ادارہ مسعودیہ ۶/۲، ۵۔ای، ناظم آباد کراچی فون نمبر ۶۶۱۴۷۴۷
۲۔ مختار پبلی کیشنز، ۲۵ جاپان مینشن، ریگل، صدر کراچی فون نمبر ۷۷۲۵۱۵۰
۳۔ ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور
۴۔ مکتبہ رضویہ، آرام باغ روڈ کراچی
۵۔ شبیر برادرس، اردو بازار لاہور

انتساب

علمائے

نام

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم

سخنہائے گفتنی

ستمبر ۱۹۷۹ء میں راقم بریلی (بھارت) حاضر ہوا، وہاں مرشدی حضرتِ مفتیٔ اعظم محمد مصطفےٰ رضا خاں قدس اللہ سرّہٗ کی صحبت سے مستفیض ہوا اور آپ کے نواسے حضرت مولانا خالد علی خاں صاحب زید لطفہٗ کی عنایت سے اعلیٰ حضرت کے ۷۰ سے زیادہ مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کتب و رسائل اپنے ساتھ پاکستان لایا، ان رسائل میں انگریز مصنّف کے رسالہ لوگارثم پر اعلیٰ حضرت کا حاشیہ، اعلیٰ حضرت کے عرس (صفر ۱۴۰۰ھ / ۱۹۸۰ء) کے موقع پر ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا (کراچی) نے شائع کیا جس کو علمی حلقوں میں قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا، اسی سال احباب کے تعاون سے ادارۂ معارفِ رضا کا قیام عمل میں آیا جس نے اعلیٰ حضرت کے معارفِ علمیّہ پر معارفِ رضا کے نام سے ایک مجلہ شائع کیا جس کی ملک بھر میں پذیرائی ہوئی اور بیرونی ممالک میں بھی قدر کی گئی ——— جن حضرات نے راقم سے بھرپور تعاون کیا ان میں یہ قابلِ ذکر ہیں ——— حضرتِ علّامہ مولانا تقدس علی خاں صاحب (شیخ الجامعہ، جامعہ راشدیہ، پیر جو گوٹھ، سندھ)، استاذی مولانا شمس بریلوی، مولانا قاری محمد مصلح الدین صاحب علیہ الرحمہ مولانا محمد اطہر نعیمی صاحب، سید وجاہت رسول صاحب اور مولانا شاہ تراب الحق صاحب دامت عنایتہم ——— راقم ان حضرات کا شکریہ ادا کرنے کے الفاظ نہیں پاتا، اللہ تعالےٰ ان محسنین کو اجرِ عظیم عطا فرمائے، آمین۔

ناسپاسی ہوگی اگر اس موقع پر میں ایک ایسی علمی شخصیت کا تذکرہ نہ کروں جن کے بارے میں میں برملا کہتا ہوں کہ اعلیٰ حضرت کی ہمہ گیر شخصیت کو علمی حلقوں میں متعارف

کرانے میں جتنی خدمات ان کی ہیں، وہ نہ ضبطِ تحریر میں آسکتی ہیں اور نہ ہی ان کو کسی پیمانے سے تولا جاسکتا ہے۔ میرا اشارہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کی طرف ہے، ڈاکٹر صاحب نے اعلیٰ حضرت کی ہشت پہلو شخصیت کے بہت سے گوشوں کو نہ صرف اہلِ علم کے سامنے بحسن وخوبی پیش کیا بلکہ جدید ذہن کو مدِ نظر رکھتے ہوئے علمی اور تحقیقی انداز میں وہ کچھ فراہم کردیا ہے جس سے ایک طرف نوجوان نسل کو امام احمد رضا کی شخصیت کو سمجھنے میں مدد ملے گی اور دوسری طرف حال و مستقبل کے ریسرچ اسکالرز (محققین) یقیناً اس سے استفادہ کریں گے ـــــــ وہ اب تک امام احمد رضا پر ۲۰ سے زیادہ مقالات اور کتب و رسائل قلمبند کرچکے ہیں۔

علمی اور تحقیقی کام ہر ایک کے بس کی بات نہیں، یہ کام وہی کرسکتا ہے جس کا ذہن حقیقت کا کھوج لگانے کے لئے ہمہ وقت مصروف ہو، جو حقیقت پسند ہو، جو کسی تحریر کو منظرِ عام پر لانے سے پہلے تمام ضروری و معتبر شواہد و دلائل جمع کرنا اپنا اولین فرض سمجھے، جو روایات سے ہٹ کر دلائل پر زیادہ اعتبار کرتا ہو، جو حقیقت کو عقیدت پر نچھاور نہ کرتا ہو۔ بحمد اللہ! ڈاکٹر صاحب کسی بھی موضوع پر قلم اٹھانے سے پہلے تمام مذکورہ اصول و قواعد کی پابندی کرنا لازمی خیال کرتے ہیں جس کے بغیر نہ کوئی تحریر دلنشیں ہوسکتی ہے اور نہ معیاری ـــــــ تحقیقی اور علمی میدان کے یہی لازوال اصول ان کی تحریر کی جان ہیں۔

پروفیسر صاحب کی پُرخلوص اور علم سے لبریز باتیں، ان کا ہمدردانہ رویّہ اور دلنشین اندازِ تخاطب، ان کی حقیقت افروز علمی و تحقیقی تحریریں اور اندازِ بیان، ان کی پُرکشش شخصیت، ان کی تواضع و انکساری، علمیت اور ماہرانہ رائے، ان کی فطری خوش طبعی، اخلاص و دیانت، حق گوئی اور انصاف پر مبنی گفتگو نے راقم کو بے حد متاثر کیا ہے، میرے دل میں ان کی قدر اس وجہ سے بھی ہے کہ انہوں نے عقیدت سے ہٹ کر حقیقت کو اپنا شعارِ زندگی بنایا ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ پروفیسر صاحب کی علمی خدمات کے صلے میں ان کو رحمتوں سے مالامال کرے، آمین۔
حضرت مولانا خالد علی خاں کی عنایت و کرم کا اوپر ذکر کرچکا ہوں، ۱۹۸۱ء میں موصوف نے

جناب شفیع جانی، جناب حاجی عبدالغفار صاحب، جناب عبدالحمید صاحب جناب عبداللطیف قادری صاحب، جناب انور بھائی صاحب، جناب مولانا محمد جمیل احمد نعیمی صاحب۔ ادارہ ان تمام حضرات کا تہہ دل سے شکر گزار ہے اور میں بارگاہِ رب العزت میں ان حضرات کے لیئے دعا گو ہوں۔ اے اللہ! ان کو اپنی بے پناہ رحمتوں سے نواز، اپنی پناہ میں رکھ، ان پر اپنا فضل و کرم فرما، ان کے رزق میں، مال میں، دولت و صحت میں، علم و فکر میں، اولاد میں برکت و ترقی عطا فرما۔ راقم الحروف اپنے دوسرے کرم فرماؤں کے لیئے بھی دست بدعا ہے جنہوں نے کسی نہ کسی عنوان سے میری ہمت افزائی فرمائی اور اس نیک کام میں میرے ساتھ بھرپور تعاون کیا۔ اے اللہ! ان سب کو اپنے حبیب لبیب سرورِ کائنات، محسن انسانیت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل و وسیلے سے کامیابیاں عطا فرما، ان کے حوصلوں میں مزید استقامت و پختگی عطا فرما۔ آمین۔ بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم وآلہ واصحابہ اجمعین۔

احقر سید ریاست علی قادری رضوی
ڈائریکٹر
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
کراچی (پاکستان)

۱۳ / شوال المکرم ۱۴۰۳ھ
۱۴ / اگست ۱۹۸۳ء

حرفِ آغاز

عالمِ اسلام میں امام احمد رضا کی جس طرح پذیرائی ہوئی اس کا کچھ اندازہ فتاوی الحرمین،
حسام الحرمین، الدولۃ المکیہ اور الاجازات المتینہ وغیرہ کے مطالعہ سے ہوتا ہے ———
الصوارم الھندیہ، مقالاتِ یومِ رضا، فاضلِ بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں، المیزان،
انوارِ رضا، امام احمد رضا اربابِ علم و دانش کی نظر میں، مجدّد الائمہ، جہانِ رضا، خیابانِ رضا
وغیرہ کتب بھی عالمِ اسلام میں امام احمد رضا کی عظمت و رفعت کو مزید اُجاگر کرتی ہیں ———
اس خصوص میں امام احمد رضا کی تصنیف الدولۃ المکیہ نہایت ممتاز ہے اس پر بکثرت
علمائے اسلام نے تقاریظ لکھی ہیں جن میں بہت سی شائع ہو گئیں اور کچھ غیر مطبوعہ
بریلی میں محفوظ رہیں، حسنِ اتفاق کہ غیر مطبوعہ اصل تقاریظ کا یہ علمی ذخیرہ پاکستان میں
دستیاب ہو گیا۔ راقم نے ۱۹۸۱ء کے اوائل میں ان تقاریظ کی تدوین کا کام شروع کیا
اور اب بحمد اللہ تعالیٰ یہ تقاریظ نیز امام احمد رضا کی دوسری تصانیف کی ۷ سے زیادہ
نادر و نایاب فلمیں شائع کی جا رہی ہیں، ساتھ ہی امام احمد رضا کی حیات اور کارناموں
پر ایک مقالہ بھی شامل کیا جا رہا ہے۔

ایک بات قابلِ توجہ ہے، علمائے اسلام نے تقاریظ اس انداز سے
لکھی ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ امام احمد رضا سے ان حضرات کے برسوں سے مراسم تھے
حالانکہ امام احمد رضا خاں کا حرمین شریفین میں قیام مجموعی طور پر چند ماہ رہا ہے حقیقت
یہ ہے کہ ان حضرات نے امام احمد رضا کی شخصیت و علمیت سے متاثر ہو کر اپنے اپنے

تأثرات قلمبند کئے اور ایک ہندی عالم کے بارے میں اس طرح دل کھول کر اظہارِ خیال کیا جیسے وہ ان کے ساتھ برسوں رہا ہو۔ بلاشبہ حرمین شریفین میں کسی کا اس طرح مرکزِ نگاہ بن جانا بجائے خود فضلِ عظیم ہے، یہاں تو بڑے بڑے علماء و لیاء علامانہ پھرتے ہیں۔

تقاریظ کے فائل میں تقریباً ۴۶ تقاریظ ہیں جو سعودی عرب، شام اور مصر و عراق کے علماء نے لکھی ہیں، ان میں بعض تقاریظ اصل ہیں اور بعض نقول، راقم نے ۳۸ مقرظین کی خود نوشت تقاریظ کا انتخاب کیا ہے، نقول کو نظر انداز کر دیا گیا ہے —— قارئینِ کرام کی سہولت کے لئے عربی تقاریظ کا اردو میں خلاصہ قلمبند کر دیا گیا ہے، یہ کام راقم کے کرمفرما فاضلِ جلیل مولانا عبدالرحمٰن تنوی (خطیب جامع مسجد ہاشم آباد، ٹھٹھہ، سندھ) نے مکمل فرمایا، اللہ تعالےٰ موصوف کو جزائے خیر عطا فرمائے اور دارین میں سرفراز فرمائے، آمین۔

محترم سید ریاست علی قادری نگرانِ اعلیٰ ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کا ہم کو ممنون ہونا چاہیئے کہ موصوف کی عنایت سے ہم کو یہ تقاریظ ملیں —— انہوں نے پاکستان میں پہلی بار محققین کے لئے اتنا مواد فراہم کر دیا ہے جس کا وہم و گمان بھی نہ تھا اور جس کا سنبھالنا مشکل ہو گیا، وہ ۱۹۸۰ء میں بریلی گئے اور وہاں سے نبیرۂ امام احمد رضا مولانا خالد علی خاں (مہتمم دار العلوم مظہرِ اسلام۔ بریلی) کی عنایت سے امام احمد رضا کے چالیس قلمی حواشی لائے جن میں جیمز برائڈ کے رسالہ لوگارتھم (مطبوعہ لندن ۱۸۷۸ء) کے اردو ترجمے پر امام احمد رضا کا فارسی حاشیہ جو تشریحی و تنقیدی و تخلیقی نوٹس پر مشتمل ہے، ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا، کراچی نے شائع کیا ہے جس کے بانی سید صاحب موصوف ہی ہیں (حاشیہ رسالہ لوگارتھم کے صرف ایک صفحہ پر علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد کے پروفیسر ابرار حسین صاحب نے مستقل مقالہ قلمبند کیا ہے جو معارفِ رضا (مطبوعہ کراچی ۱۹۸۱ء) میں شائع ہوا ہے) —— متذکرہ بالا چالیس قلمی حواشی کے علاوہ ۱۹۸۱ء میں مولانا خالد علی خاں نے مختلف علوم و فنون پر امام احمد رضا

کی بہت سی قلمی اور مطبوعہ تصانیف اور رسائل کہیں جن کی تعداد دوسو سے متجاوز ہے، یہ سارا ذخیرہ سید ریاست علی قادری کے پاس ہے۔ موصوف کی عنایت سے راقم کو بھی اس علمی ذخیرے کی زیارت نصیب ہوئی۔ اس ذخیرے میں ایک فائل نظر سے گذری جس میں امام احمد رضا کے عربی رسالہ الدولۃ المکیہ پر علمائے اسلام کی اصل تقاریظ محفوظ تھیں، انہی تقاریظ میں سے بعض تقاریظ کے عکس آپ کے سامنے پیش کئے جا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ عقیدت مندانِ امام احمد رضا کو مزید ہمت و حوصلہ عطا فرمائے تاکہ آپ کی دوکتب و رسائل جلد از جلد منظرِ عام پر لاسکیں جن کا اہلِ علم و فکر کو عرصے سے انتظار ہے۔ مولائے کریم ہم سب کو مسلکِ اہلِ سنت و جماعت کی خدمت کی لگن عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین، رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین۔

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ
پرنسپل
گورنمنٹ ڈگری کالج ٹھٹھہ (سندھ)

الحمد للہ

مشمولات
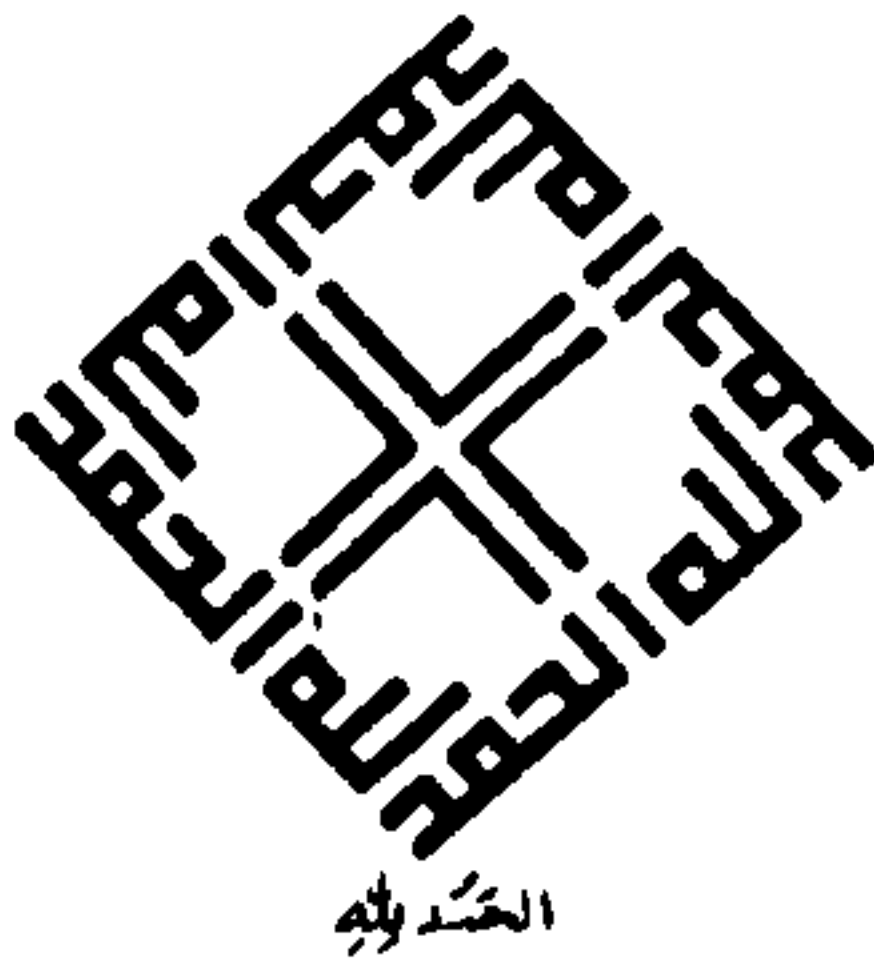
إن الله لا يغير ما بقوم حتى يغيروا ما بأنفسهم (القرآن الحكيم)

افتتاحیہ

عالمِ اسلام میں امام احمد رضا کا پہلا تعارف اس وقت ہوا جب وہ ۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ء میں اپنے والد ماجد مولانا محمد نقی علی خاں کے ہمراہ حج بیت اللہ کے لئے حرمین شریفین حاضر ہوئے، اس موقع پر مفتیٔ شافعیہ حسین بن صالح جمل اللیل مکی نے بغیر کسی سابقہ تعارف کے امام احمد رضا کی پیشانی دیکھ کر بے ساختہ فرمایا :-

انی لاجد نور اللہ من ھذا الجبین

"میں اس پیشانی میں اللہ کا نور محسوس کر رہا ہوں"

اس کے ساتھ اور واقعات بھی پیش آئے جن کی تفصیل آگے آتی ہے ——
عالمِ اسلام میں اس مجمل تعارف کے تقریباً ۲۲ سال بعد ۱۳۱۷ھ / ۱۸۹۹ء میں قدرے تفصیلی تعارف اس وقت ہوا جب ردِ ندوہ میں امام احمد رضا کا فتوٰے تصدیق و توثیق کے لئے علماءِ اسلام کے سامنے پیش ہوا اور انہوں نے اپنی تصدیقات عنایت فرمائیں، پھر چھ برس بعد ۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۵ء میں پچھلے تعارفوں کی تکمیل ہوتی، جب امام احمد رضا دوسری بار حج بیت اللہ کے لئے حرمین طیبین حاضر ہوئے اور وہاں علماء نے آپ سے فتوے لئے اور سندیں حاصل کیں اور آپ کی عربی تصانیف، المستند المعتمد اور الدولۃ المکیہ پر تقاریظ لکھیں اور تصدیقات ثبت کیں، ایک نہیں بلکہ ۷۰، ۸۰ علماءِ اسلام نے اپنے تأثرات بڑی فراخ دلی کے ساتھ تحریر فرمائے۔ تفصیلات آگے آتی ہیں
الغرض امام احمد رضا کی شخصیت و علمیت جس کا تعارف ۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ء

میں ہوا تھا، ۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء تک ۳۰ سال کے اندر اندر دور و نزدیک اس کا چرچا ہونے لگا، علمائے اسلام نے امام احمد رضا سے جس وابستگی اور شیفتگی کا ثبوت دیا، وہ باعثِ حیرت ہے ـــــــ چند تأثرات ملاحظہ ہوں :۔

حافظ کتب الحرم شیخ اسمٰعیل بن خلیل مکی جو مکہ معظمہ کے ایک جیّد عالم تھے، ایک مکتوب میں امام احمد رضا کو لکھتے ہیں :۔

لکن الفقیر اعد نفسی ثالث اولادکم [1]

"لیکن فقیر آپ کی اولاد میں خود کو تیسرا بیٹا شمار کرتا ہے۔"

یہی بزرگ امام احمد رضا کی تصنیف الدولۃ المکیہ پر تصدیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں :۔

شیخنا العلامۃ المجدد [2]

اور امام احمد رضا کی دوسری تصنیف المستند المعتمد پر تقریظ لکھتے ہوئے، لکھتے ہیں :۔

بل اقول لو قیل فی حقہ انہ مجدد ھٰذا القرن لکان حقا وصدقا [3]

شیخ موسیٰ علی شامی الازہری احمدی دردیری الدولۃ المکیہ پر اپنی تقریظ میں لکھتے ہیں :۔

امام الائمۃ المجدد لھٰذہ الامۃ [4]

اور حسین بن علامہ سید عبدالقادر طرابلسی الدولۃ المکیہ ہی پر تقریظ لکھتے ہوئے لکھتے ہیں :۔

---

[1] مکتوب محررہ ۱۳۳۰ھ/۱۹۱۲ء

[2] احمد رضا خاں : الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ، مطبوعہ کراچی ۱۳۷۵ھ/۱۹۵۵ء، ص ۶

[3] احمد رضا خاں : حسام الحرمین، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء، ص ۵۱

[4] احمد رضا خاں : الدولۃ المکیہ، ص ۲۴۲

حامی ملۃ المحمدیۃ الظاہرۃ ومجدد
المائۃ الحاضرۃ [1]

امام احمد رضا کے معاصرین میں حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مولانا رحمٰن علی اپنی فارسی تصنیف تذکرۂ علمائے ہند میں امام احمد رضا کے حالات میں لکھتے ہیں :-

" و در سال نود و پنجم صدی مذکور (۱۲۹۵ھ) بمعیت والدِ ماجد خود بہ زیارتِ حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً، مشرف شدہ از اکابرِ علمائے آں دیار اعنی سید احمد دحلان مفتی شافعیہ و عبدالرحمٰن سراج مفتی حنفیہ سندِ حدیث و فقہ و اصول و تفسیر و دیگر علوم یافتہ ــــــــــ

روزے نمازِ مغرب بمقامِ ابراہیم علیہ السلام خواند، بعد نماز امامِ شافعیہ حسین بن صالح جمل اللیل بلا تعارفِ سابق، دستِ صاحبِ ترجمہ گرفتہ بخانہ خود برد و تا دیر پیشانی وے گرفتہ فرمود :-

انی لاجد نور اللہ من ہذا الجبین

پس سندِ صحاح ستہ و اجازتِ سلسلۂ قادریہ بہ دستخطِ خاص دادہ فرمودند کہ نامِ تو ضیاء الدین احمد است ــــــــ وسندِ مذکور تا امام بخاری علیہ الرحمہ یازدہ وسائط اند و ہم در مکہ معظمہ بہ ایمائے شیخ جمل اللیل موصوف شرح رسالۂ جوہرۂ مضیہ در بیانِ مناسکِ حج مذہبِ شافعیہ کہ از تصانیفِ شیخ سابق الوصف است' اندر دو یوم نوشتہ و نامِ آں النیرۃ الوضیہ فی شرح الجوہرۃ المضیہ مقرر کردہ پیشِ شیخ برد، شیخ بہ تحسین و آفرین وے لب کشاد، در مدینہ طیبہ مفتی شافعیہ یعنی صاحبزادۂ مولانا محمد بن محمد غرب ضیافتِ صاحبِ ترجمہ کرد ــــــــ

---

[1] احمد رضا خاں : الدولۃ المکیہ ، ص ۸۲

بعد نمازِ عشار صاحبِ ترجمہ در مسجدِ خیف تنہا توقف نمود، در آں جا بشارتِ مغفرت یافتہ [1]

ترجمہ) "۱۲۹۵ھ میں اپنے والدِ ماجد کے ہمراہ حرمین شریفین حاضر ہوئے اور وہاں کے اکابر علمار مفتی شافعیہ سید احمد دحلان، مفتی حنفیہ عبدالرحمٰن سراج سے حدیث و فقہ و اصول و تفسیر اور دوسرے علوم میں سند لی۔

ایک روز نمازِ مغرب مقامِ ابراہیم علیہ السلام پر ادا کی، نماز کے بعد امامِ شافعیہ حسین بن صالح جمل اللیل نے سابقہ تعارف کے بغیر مولانا احمد رضا خاں کا ہاتھ پکڑا اور اپنے گھر لے گئے، وہاں دیر تک آپ کی پیشانی تھامے رہے اور فرمایا :-

"میں اس پیشانی میں اللہ کا نور پاتا ہوں"

اس کے بعد امامِ شافعیہ نے آپ کو صحاح ستہ میں اور سلسلۂ قادریہ میں اپنے دستخطِ خاص سے اجازت مرحمت فرمائی اور فرمایا کہ تمہارا نام ضیاء الدین احمد رکھا، سندِ مذکورہ میں امامِ بخاری علیہ الرحمہ تک گیارہ واسطے ہیں۔

مکہ معظمہ میں شیخ جمل اللیل موصوف کے ایما پر مذہبِ شافعیہ میں مناسکِ حج پر ان کے رسالے جوہرۂ مضیہ کی دو روز میں شرح لکھی اور اس کا نام النیرۃ الوضیہ فی شرح الجوہرۃ المضیہ رکھا، جب یہ شرح شیخ موصوف کے پاس لے گئے تو شیخ نے تحسین و آفرین کہی۔

مدینہ طیبہ میں مفتی شافعیہ صاحبزادہ مولانا محمد بن محمد عرب نے آپ کی دعوت کی، اسی روز نمازِ عشار کے بعد مسجدِ خیف میں تنہا قیام کیا

---

[1] رحمٰن علی، تذکرہ علمائے ہند (فارسی)، مطبوعہ لکھنؤ ۱۳۳۲ھ/۱۹۱۴ء، ص ۱۵، ۱۶

اور یہاں آپ کو مغفرت کی بشارت ملی :۔

خود امام احمد رضا نے یہ حالات اپنی تصنیف النیرۃ الوضیہ فی شرح الجوہرۃ المضیہ میں اس طرح لکھے ہیں :۔

" ۱۲۹۵ھ میں فقیر سراپا تقصیر عبد المصطفیٰ احمد رضا حنفی قادری برکاتی بریلوی غفر اللہ لہ ۔۔۔۔۔۔ ہمراہی رکاب ۔۔۔۔۔ حضرت مولانا مولوی محمد نقی علی خاں صاحب قادری برکاتی مدظلہم العالی ۔۔۔۔ خلف ۔۔۔۔ حضرت مولانا مولوی محمد رضا علی خاں صاحب قادری قدس سرہ العلی نعمت حاضری بلدۂ معظمہ مکہ مکرمہ ۔۔۔۔۔۔ ہاتھ آئی حسن اتفاق کہ ایک روز جناب مولانا سیدی حسین بن صالح جمل اللیل علوی فاطمی قادری مکی امام و خطیب شافعیہ سے مقام ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے قریب کہ فقیر رکعات طواف اور وہ جناب امامت نماز مغرب سے فارغ ہوئے تھے، ملازمت حاصل ہوئی ۔ سبحان اللہ! عجب بزرگ خوش اوقات و برکات ہیں ۔ اکثر حرب ، جاوہ و داغستان وغیرہا بلاد نزدیک و دور کے ہزاروں آدمی ان کے بلکہ ان کے مریدوں کے مرید اور بشرف بیعت ، سلسلۂ تلمذ سے مستفید ہیں ۔

اول نیاز میں حد سے زیادہ لطف فرمایا ، فقیر کا ہاتھ دست مبارک میں لئے دولت خانہ تک کہ نزدیک باب صفا واقع ہے ، لے گئے اور تا قیام مکہ معظمہ حاضری کا تقاضا فرمایا ، فقیر حسب وعدہ حاضر ہوا ، مسائل حج میں ایک ارجوزہ اپنا مسمی بالجوہرۃ المضیہ فقیر کو سنایا ، پھر فرمایا ، اکثر اہل ہند اس سے مستفید نہیں ہو سکتے ، ایک تو زبان عربی دوسرے مذہب شافعی اور ہندی اکثر حنفی ، میں چاہتا ہوں کہ تو اسکی بزبان اردو نثر شرح اور اس میں مذاہب حنفیہ کی توضیح کر دے ، فقیر نے

باعثِ اجرِ جزیل و ثوابِ جمیل سمجھ کر قبول کیا، اگرچہ وہاں نہ فرصت تھی اور نہ کتابیں پاس۔

روزِ اول دو بیت کے متعلق صرف تفصیل مسائل میں تین ورق طویل سے زائد لکھے گئے، جب بطور انموذج حاضر کئے، جناب مولانا نے فرمایا میرا مقصد تطویل اور اس قدر تفصیل نہیں کہ عوام اس سے کم منتفع و متمتع ہوتے ہیں، صرف ہمارے کلام کا ترجمہ و خلاصہ مطلب اور جہاں حنفیہ کا اختلاف ہو ان کا بیانِ مذہب ہو جائے ——— فقیر نے امتثالِ امر لازم اور یہی امر فرصت حاصلہ کے ملائم دیکھ کر بتاریخ ہفتم ذی الحجہ (۱۲۹۵ھ) روزِ جاں افروز دوشنبہ یہ مختصر جملے لکھ دئے اور النیرۃ الوضیہ فی شرح الجوہرۃ المضیہ سے ملقب کئے۔[1]

---

[1] احمد رضا: النیرۃ الوضیہ فی شرح الجوہرۃ المضیہ، مطبوعہ لکھنؤ ۱۳۰۷ھ / ۱۸۹۰ء، ص ۲-۳

(نوٹ) الجوہرۃ المضیہ، عربی میں منظوم رسالہ ہے اور النیرۃ الوضیہ اس کی اردو شرح اور الطرۃ الرضیہ النیرۃ الوضیہ کے حواشی ہیں، اس کے محشی بھی امام احمد رضا ہیں، یہ تینوں یک جا، مطبع انوار محمدی لکھنؤ میں ۱۳ رجمادی الآخرہ ۱۳۰۷ھ کو طبع ہوئے ——— راقم کو یہ مطبوعہ نسخہ محترم ریاست علی قادری کی عنایت سے ملا، اس کی تفصیل یہ ہے:-

صفحہ ۱ سے ۷ تک الجوہرۃ المضیہ مع شرح النیرۃ الوضیہ، پھر زیارت حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق امام احمد رضا نے اپنے رسالے البارقۃ الشارقۃ علی مارقۃ المشارقۃ کا خلاصہ شامل کیا ہے، یہ صفحہ ۲۷ سے ۳۲ تک پھیلا ہوا ہے پھر امام احمد رضا کے حواشی الطرۃ الرضیہ صفحہ ۳۳ سے ۴۷ تک پھیلے ہوئے ہیں۔

امام احمد رضا نے حواشی باندازِ جدید آخر میں جمع کئے ہیں جس طرح آجکل تحقیقی مقالات میں درج کئے جاتے ہیں، امام احمد رضا کی طبعِ ایجاد پسند نے وہ طرز ایجاد کیا جو آجکل رائج ہے ——— ان کی نگارشات دور جدید کے معیارات سے بہت اونچی ہیں ہمارے محققین نے ہنوز کما حقہ توجہ نہیں کی۔ مسعود

الغرض حرمین شریفین میں امام احمد رضا کا جو ابتدائی شاندار تعارف ہوا اس نے مستقبل کے لئے راہ ہموار کردی اور پھر علماء عرب امام احمد رضا کی نگارشات سے برابر مستفید ہوتے رہے اور اپنے اپنے تاثرات قلمبند کرتے رہے، اس سلسلے میں امام احمد رضا کی مندرجہ ذیل تصانیف خاص طور پر قابل توجہ ہیں:۔

۱۔ فتاوی الحرمین برجف ندوۃ المین (۱۲۹۴ھ/۱۸۷۷ء)

۲۔ المستند المعتمد فی بناء نجاۃ الابد (۱۳۲۰ھ/۱۹۰۲ء)

۳۔ الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ (۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء)

۴۔ الاجازۃ الرضویہ لمبجل مکۃ البہیہ (۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء)

۵۔ الاجازات المتینہ لعلماء بکۃ والمدینہ (۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء)

۶۔ کفل الفقیہ الفاہم فی احکام قرطاس الدراہم (۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء)

۷۔ الفیوض الملکیہ لمحب الدولۃ المکیہ (۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷ء)

ان میں بعض تصانیف کے بارے میں مجملاً یہاں عرض کیا جاتا ہے تاکہ عالم اسلام سے امام احمد رضا کے تعلق پر روشنی پڑسکے اور عالم اسلام کی طرف سے ان کے افکار کی پذیرائی کے متعلق حقائق معلوم ہوسکیں۔

۱۔ فتاوی الحرمین، ندوۃ العلماء (بھارت) کے بارے میں امام احمد رضا کے ۲۸ سوالات کے جوابات پر مشتمل ہے۔ یہ جوابات بقول امام احمد رضا ۲۰ گھنٹے میں قلمبند کئے گئے، یعنی ۱۶ رشوال ۱۳۱۷ھ کو بعد نماز صبح سے ۱۷ رشوال ۱۳۱۷ھ طلوع فجر سے پہلے پہلے مسودہ اور مبیضہ مکمل کرلیا گیا۔ امام احمد رضا اپنے عربی اشعار میں اس کی تفصیل یوں بیان فرماتے ہیں ؎

فما هو الا شغل عشرین ساعة

وعنها الی السجدات والاکل یفقد

فما کان ذا الا بتوفیق ربنا
له الحمد حمدا دائما یتأبد [1]

یہ استفتاء و فتویٰ تقریباً ۴۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ جب یہ علمائے حرمین کے سامنے پیش کیا گیا تو مکہ معظمہ کے ۱۶ اور مدینہ منورہ کے ۷ علماء اعلام نے اسکی تصدیق و توثیق فرمائی۔ حافظ کتب الحرم شیخ اسمٰعیل بن خلیل مکی کی تصدیق ۲ صفحات پر مشتمل ہے جس میں سوالات پر بحث اور جوابات کی تصدیق کے علاوہ امام احمد رضا کو ان کے علم و فضل کی بناء پر خراجِ عقیدت پیش کیا ہے اور بلند القاب و آداب سے نوازا ہے [2]

۴۔ شاہ فضل رسول بدایونی (م ۱۲۸۹ھ/۱۸۷۲ء) کی عربی تصنیف المعتقد المنتقد (۱۲۷۰ھ/۱۸۵۳ء) پر امام احمد رضا نے المعتمد المستند کے نام سے عربی میں تعلیقات و حواشی کا اضافہ کیا ہے [3] ۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء میں یہ علمائے حرمین کے سامنے پیش کیا گیا جس پر ۳۷ علماء نے اپنی اپنی تقاریظ اور تصدیقات ثبت کیں [4] ان تعلیقات میں امام احمد رضا نے اپنے بعض معاصرین کی قابلِ اعتراض نگارشات کا تعاقب کیا ہے اور اپنا مطمحِ نظر پیش کیا ہے۔ اسی پس منظر میں ۱۳۲۶ھ/۱۹۰۵ء کو امام احمد رضا نے ایک کتاب تمہید ایمان بآیات قرآن تصنیف فرمائی جس میں قرآنی آیات و احادیثِ نبویہ کی روشنی میں شانِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی جھلک دکھائی ہے۔

۵۔ الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ چند سوالات کے جوابات پر مشتمل ہے جو قیام مکہ معظمہ کے زمانے میں ۱۳۲۳ھ کو پیش کئے گئے تھے۔ اس کتاب کے دو حصے ہیں،

---

[1] عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری : رسائلِ رضویہ، ج ۱، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۴ء، ص ۴۰

[2] فتاوی الحرمین : رسائلِ رضویہ، ج ۱، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۴ء میں شامل ہے، عربی متن کے ساتھ ساتھ اردو ترجمہ بھی کر دیا گیا ہے، تفصیلات کے لئے اس طرف رجوع کریں۔

[3] یہ متن اور حواشی لاہور اور استانبول سے شائع ہو گئے ہیں۔ مسعود

[4] تفصیلات کے لئے مطالعہ فرمائیں حسام الحرمین، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۵ء۔ مسعود

پہلے حصے میں مسئلۂ علمِ غیب پر فاضلانہ بحث کی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے علمِ غیب ثابت کرتے ہوئے بڑے معقول اور دل نشیں انداز سے اپنا موقف بیان کیا ہے دوسرے حصے میں دیگر چار سوالات ہیں۔

جب یہ کتاب علمائے عرب کے سامنے پیش کی گئی تو انہوں نے بڑی پذیرائی کی اور تقریباً ۷۷ علماء نے اس پر اپنی تصدیقات لکھیں[1] —— پیش نظر کتاب انہیں تقاریظ کی تقریب رونمائی سمجھئے —— اس لئے ضروری ہوا کہ اس کتاب میں مندرج مسئلۂ غیب سے متعلق امام احمد رضا کا خلاصہ پیش کر دیا جائے کیونکہ یہی مسئلہ وجہ نزاع واختلاف ہے لیکن اگر حقیقۃً سمجھ لیا جائے تو کم از کم ایک معقول انسان اختلاف نہیں کر سکتا۔ امام احمد رضا کے افکار کا خلاصہ یہ ہے :۔

۱۔ علمِ ذاتی محیط، اللہ کے لئے ہے، علمِ عطائی غیر محیط مخلوق کے لئے۔

۲۔ علمِ مخلوقات متناہی، علمِ الٰہی غیر متناہی —— دونوں میں نسبت ناممکن، کجا مساوات کا دعویٰ۔

۳۔ علمِ ذاتی واجب للذات اور علمِ عطائی ممکن۔

---

[1] سب سے پہلے افتائے حرمین کا نازہ عطیہ (۱۳۲۸ھ/۱۹۱۰ء) بریلی سے عنوان سے الدولۃ المکیہ کا خلاصہ شائع ہوا اور اس میں ۲۰ تقاریظ کا خلاصہ شامل کیا گیا —— بعض مخالفین نے الدولۃ المکیہ کی عدمِ اشاعت کی وجہ سے عوام وخواص میں اس کے مندرجات کے متعلق غلط فہمیاں پھیلا دی تھیں اس لئے ضروری ہوا کہ فوری طور پر اس کا خلاصہ مع تقاریظ پیش کر دیا جائے چنانچہ مندرجہ بالا عنوان سے ۱۹ شعبان ۱۳۲۸ھ کو یہ خلاصہ مدرسہ اہل سنت وجماعت منظر اسلام (بریلی) کے اجلاس میں تقسیم کیا گیا، الدولۃ المکیہ کا اصل متن اور تقاریظ بعد میں بریلی سے شائع ہوئے چنانچہ ۱۳۷۴ھ/۱۹۵۵ء میں پہلی بار کراچی (پاکستان) سے الدولۃ المکیہ کا جو متن شائع ہوا ہے اس میں علمائے عرب کی ۶۰ تقاریظ اور امام احمد رضا کے حواشی شامل ہیں پھر ۱۹۷۶ء میں کراچی ہی سے دوسرا ایڈیشن شائع ہوا، اس میں تقاریظ نہیں، صرف متن اور حواشی ہیں۔

مسعود

۴۔ وہ ازلی، یہ حادث ——— وہ غیر مخلوق، یہ مخلوق ——— وہ زیر قدرت نہیں، یہ زیرِ قدرتِ الٰہی ——— وہ واجب البقاء، یہ جائز الفناء ——— اس کا تغیر محال، اس کا ممکن۔

۵۔ علمِ کُل اللہ کو سزاوار ہے اور علمِ بعض رسول اللہ کو ——— مگر بعض بعض میں فرق ہے ——— پانی کی بوند بھی 'بعض' ہے اور سمندر کے مقابلے میں دریا، بھی بعض ہے ——— تو بعض بعض میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

۶۔ مخالفین کا بعض، بغض و توہین کا ہے اور ہمارا 'بعض' عزت و تمکین کا جس کی قدر خدا ہی جانے اور جن کو عطا ہوا۔

۷۔ جس طرح علمِ ذاتی پر ایمان لانا ضروری ہے، اسی طرح علمِ عطائی پر ایمان لانا ضروری ہے کہ قرآنِ کریم نے دونوں علوم کی خبر دی ہے ——— پورے قرآن پر ایمان لانے والا دونوں علوم میں سے کسی علم کا منکر نہیں ہو سکتا جو منکر ہے وہ پورے قرآن پر ایمان نہیں لایا اور جو پورے قرآن پر ایمان نہیں لایا اس کا حکم معلوم۔

۸۔ کسی عالم کے علم کی اس لئے نفی کرنا کہ وہ استادوں کے پڑھائے سے پڑھا ہے، کسی صاحبِ عقل سے متوقع نہیں ——— صاحبِ عقل اس کے علم کا اعتراف کرے گا اور کبھی یہ کہہ کر اس کے علم کو ہلکا نہ کرے گا کہ اس کے علم میں کیا خوبی ہے، یہ تو پڑھائے سے پڑھا ہے اور سب اسی طرح پڑھتے ہیں۔

الغرض امام احمد رضا خاں، حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو متناہی غیر محیط، خالق، زیرِ قدرتِ الٰہی اور حادث مانتے ہیں مگر اسی کے ساتھ آپ کی وسعتِ علم کو وہی نسبت دیتے ہیں جو ایک سمندر کو پانی کی بوند سے ہوتی ہے بلکہ اس سے بھی کہیں کم۔

الدولۃ المکیہ ۱۳۲۳ھ میں مکہ معظمہ میں تصنیف فرمائی، ہندوستان

واپسی کے بعد ۱۳۲۵ھ میں اس پر حواشی تحریر فرمائے جس کا تاریخی عنوان یہ ہے:-
الفیوض الملکیہ لمحب الدولۃ المکیہ[۱] (۱۳۲۵ھ)

۵، ۴ الاجازات الرضویہ لمبجل مکۃ البہیہ (۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء) اور الاجازات المتینیہ لعلماء بکۃ والمدینہ (۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء) ان سندات پر مشتمل ہیں جو امام احمد رضا نے علمائے اسلام کو عنایت فرمائیں، اس میں وہ خطوط بھی شامل ہیں جو علمائے اسلام نے امام احمد رضا کو لکھے[۲]

۶- کفل الفقیہ الفاہم فی احکام قرطاس الدراہم (۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء) کی تفصیل یہ ہے کہ قیام مکہ معظمہ کے زمانے میں امام مسجد الحرام مولانا عبداللہ میرداد اور ان کے استاد مولانا حامد محمود جداوی نے نوٹ کے متعلق ایک استفتاء امام احمد رضا کے سامنے پیش کیا، امام احمد رضا نے اس کے جواب میں ڈیڑھ دن سے کم مدت میں عربی میں رسالہ کفل الفقیہ الفاہم تحریر فرمایا۔ جب یہ رسالہ علمائے حرمین کے سامنے پیش کیا گیا تو انہوں نے قدر کی نگاہ سے دیکھا اور اس کی نقلیں لیں، مثلاً شیخ الائمہ احمد ابو الخیر میرداد حنفی، قاضی مکہ شیخ صالح کمال حنفی، حافظ کتب الحرم سید اسمٰعیل بن خلیل حنفی، مفتی حنفیہ شیخ عبداللہ صدیق وغیرہم ـــــ امام احمد رضا سے قبل آپ کے استاذ الاساتذہ مفتی اعظم مکہ معظمہ مولانا جمال بن عبداللہ بن عمر حنفی سے بھی نوٹ کے متعلق سوال کیا گیا تھا کہ اس پر زکوٰۃ ہے یا نہیں لیکن انہوں نے جواب سے اعراض فرمایا مگر امام احمد رضا نے شافی جواب دیا جس پر مفتی حنفیہ عبداللہ بن صدیق پھڑک اٹھے۔

الغرض امام احمد رضا کی شخصیت حرمین شریفین اور عالم اسلام میں جانی پہچانی تھی اور ان کے علم و فضل کا عوام و خواص میں چرچا تھا جس کا اندازہ

---

[۱] الفیوض الملکیہ کا ایک قلمی نسخہ سید ریاست علی قادری (کراچی) اور مولانا خالد علی خاں (بریلی) کی عنایات سے راقم کو ملا، اس کے بعض صفحات کا عکس اس کتاب میں شامل کیا جا رہا ہے۔ مسعود

[۲] یہ دونوں مجموعے، رسائل رضویہ، ج ۲، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء میں شائع ہوگئے ہیں۔ مسعود

آگے چل کر امام احمد رضا کے حالاتِ زندگی اور ان تقاریظ سے ہوگا جن کے عکس اس کتاب کے آخر میں پیش کیے جارہے ہیں۔

۲۱ر جمادی الثانیہ ۱۴۰۱ھ

۲۷ر اپریل ۱۹۸۱ء

احقر محمد مسعود احمد
پرنسپل
گورنمنٹ ڈگری کالج، ٹھٹھہ (سندھ)
(پاکستان)

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

ابتدائیہ

(اشاعت دوم ۱۴۲۰ھ / ۲۰۰۰ء)

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

☆

ایک وہ زمانہ تھا جب سرزمین عرب میں بلکہ دنیائے اسلام میں اہل سنت وجماعت کی حکومت تھی اور امام احمد رضا خاں بریلوی کا شہرہ دور ونزدیک پھیلا ہوا تھا، یہود ونصاریٰ کے تعاون اور حمایت سے نئی حکومت قائم نہ ہوئی تھی اور کفر وشرک کے بہانے اہل سنت وجماعت کا قتل عام نہ ہوا تھا--- تو اہل سنت وجماعت کے اقتدار کے زمانے میں حرمین شریفین اور دنیائے عرب کے علماء نے امام احمد رضا خاں بریلوی کی علمی اور فکر خیز کتاب "الدولة المكيه بالمادة الغيبيه" (۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۵ء) پر تقاریظ لکھیں پیش نظر کتاب کی تقریب اشاعت انہیں تقاریظ کی گویا تقریب رونمائی تھی جو ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی کے بانی جناب سید ریاست علی قادری کی کوشش سے ۱۹۸۳ء میں پہلی بار منظر عام پر آئی، عرب محققین نے ان تقاریظ سے روشنی حاصل کی چنانچہ جامعہ ازہر شریف، قاھرہ کے فاضل ڈاکٹر حازم محمد احمد محفوظ مصری (استاد شعبہ زبان اردو وترجمہ) نے مندرجہ ذیل عنوان سے ایک مستقل کتاب لکھی:۔ "الامام احمد رضا والعالم العربی" (مطبوعہ لاہور، کراچی ۱۹۹۸ء) اس طرح امام احمد رضا بریلوی کا نام ۸۰، برس کے بعد دنیائے عرب میں پھر جانا پہچانا جانے لگا۔ امام احمد رضا کے نام مندرجہ ذیل علماء کرام کے عربی خطوط ملتے ہیں :۔

(۱) علامہ شیخ عبدالقادر کردی (۲) علامہ شیخ سید اسمٰعیل مکی (۳) علامہ شیخ مامون البری مدنی۔(۱)

امام احمد رضا بریلوی کے بہت سے عرب خلفاء تھے۔(۲) مکہ مکرمہ کے مندرجہ ذیل خلفاء پر ایک فاضل سید اے۔ایچ۔شاہ نے وقیع مقالات قلم بند کئے ہیں :۔

(۱) علامہ شیخ احمد خضراوی ہاشمی (۳) (۲) شیخ عبداللہ ابوالخیر میرداد

موصوف کے ساتھ ساتھ ان کے والد ماجد شیخ احمد ابوالخیر میرداد اور میرداد خاندان

کے ۱۴ علماء کرام کے حالات بھی لکھے ہیں جو فل اسکیپ سائز کے ۸۰ صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں---- فاضل موصوف نے امام احمد رضا اور مفتی مالکیہ شیخ حسین مکی الازہری کے خاندان پر بھی سیر حاصل لکھا ہے جو ۱۰۰- صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔ امام احمد رضا کے عرب اساتذہ :

(۱) شیخ عبدالرحمٰن سراج حنفی۔(۴) (۲) علامہ سید حسین بن صالح جمل اللیل شافعی۔(۵)

پر بھی فاضل موصوف نے مقالات لکھے ہیں ---- فاضل موصوف نے مفتی اعظم محمد مصطفیٰ رضا خاں (ابن امام احمد رضا خاں) کے خلیفہ سید محمد بن علوی مالکی بن عباس مالکی (مصنفہ شیخ محمد علی مغربی مترجمہ شیخ افتخار احمد قادری) پر بہت ہی مفید حواشی بھی لکھے ہیں۔ شیخ محمد بن علوی مالکی(۶) نے اپنی کتاب ''الطالع السعید المنتخب من السلسلات و اسانید'' (مطبوعہ سعودی عرب) میں امام احمد رضا بریلوی کا ذکر کیا ہے(۷) ---- دنیائے عرب میں اب بہت سی ایسی کتابیں شائع ہو گئی ہیں جن سے امام احمد رضا بریلوی کے عرب اساتذہ، خلفاء اور محبین کے حالات معلوم کئے جا سکتے ہیں مثلاً

(۱) محمد علی مغربی : اعلام الحجاز، جدہ ۱۹۸۵ء (۲) سید انس یعقوب کتبی مدنی: اعلام من ارض النبوة ،جدہ ۱۹۹۳ء (۳) حسن عبدالحئی قزاز: اهل الحجاز بعبقهم التاریخی ، جدہ ۱۹۹٤ء (۴) عمر عبدالجبار: سیرو تراجم بعض علمائنافی القرآن الرابع عشر للهجرة،جدہ ۱۹۸۲ء (۵) ڈاکٹر بکرمی شیخ امین : الحرکته الادبیة فی المملکة العربیة السعودیة ، بیروت ۱۹۸۵ء (٦) زهیر محمد جمیل کتبی مکی : رجال من مکة المکرمه، جدہ ۱۹۹۲ء وغیرہ

سب سے اہم کام ازہر یونیورسٹی، قاھرہ میں ہو رہا ہے، دو حضرات امام احمد رضا پر ایم۔ فل کر چکے ہیں۔ ان میں ایک مولانا مشتاق احمد شاہ ہیں جن کے مقالہ کا عنوان **''الامام احمدرضا و اثر ہ فی الفقه الحنفی''** دوسرے مولانا ممتاز احمد سدیدی ہیں جن کے مقالہ کا عنوان تھا **''الشیخ احمد رضا خان البریلوی الهندی شاعراً عربیاً''**

جامعہ ازہر، قاھرہ کے فاضل ڈاکٹر سید حازم محفوظ مصری سے ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی نے رجوع کیا، ۱۹۹۸ء میں امام احمد رضا کانفرنس، کراچی میں ان کو بلایا، انہوں نے ایک دقیع مقالہ پیش کیا، امام احمد رضا کی طرف ان کی خاص توجہ نے جامعہ ازہر میں ایک انقلاب برپا کر دیا، انہوں نے جامعہ ازہر کے اساتذہ اور محققین کو حقائق سے باخبر کیا اور

ان سے امام احمد رضا پر لکھوایا۔ اہل سنت وجماعت پر ڈاکٹر سید حازم کا عظیم احسان ہے۔ جو کام برسوں میں نہ ہو سکتا تھا انہوں نے دو تین سال میں کر ڈالا۔ انہوں نے خود بھی کام کیا سب سے پہلے انہوں نے امام احمد رضا کے عربی کلام کو جمع کر کے "**بساتین الغفران**" کے عنوان سے چھپوایا(۸)---- پھر ایک تحقیقی مقالہ "**الامام الا کبر المجدد محمد احمد رضا خان والعالم العربی**" (۹) قلم بند کیا جس کی خوب پذیرائی ہوئی۔ اس کے بعد امام احمد رضا کے ۸۰-ویں عرس پر جامعہ ازہر، قاھرہ سے یادگاری مجلّہ شائع کیا جس کا عنوان ہے

"**الکتاب التذ کاری----مولد الامام احمد رضا خاں(قاھرہ ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء)**

اس میں عربی اور اردو میں مقالات ہیں۔ عربی مقالات ان حضرات کے ہیں :

(۱) فاضل جلیل ڈاکٹر حسین مجیب المصری(۱۰) (۲) ڈاکٹر عبدالمنعم خفاجی

(۳) ڈاکٹر قطب یوسف زید (۴) ڈاکٹر رزق مرسی ابو العباس (۵) ڈاکٹر حازم محمد احمد محفوظ

اردو سیکشن میں ان حضرات کے مقالات ہیں :

(۱) ڈاکٹر حازم محمد احمد محفوظ مصری (۲) پروفیسر نبیلہ اسحاق چودھری (۳) وجاہت رسول قادری

ڈاکٹر حازم صاحب نے یادگاری مجلّہ کے مقدمہ میں امام احمد رضا پر آئندہ لکھے جانے والے تقریباً ۲۰-مقالات کے عنوانات دیئے ہیں۔ ڈاکٹر حازم صاحب نے ایک اور اہم کام کیا ہے۔ امام احمد رضا کے مشہور سلام کو منثور کیا پھر ڈاکٹر حسین مجیب المصری نے اس کو منظوم کیا، یہ عربی سلام بعنوان "**المنظومة السلامیة فی مدح خیر البریة**"(۱۱)

ڈاکٹر حازم صاحب ایک اور اہم کام کر رہے ہیں، وہ امام احمد رضا خاں بریلوی کے دیوان حدائق بخشش کا عربی نثر میں ترجمہ کر رہے ہیں اور ڈاکٹر حسین مجیب المصری اس کو منظوم کر رہے ہیں، تقریباً ۴۰۰-اشعار کا ترجمہ کر چکے ہیں۔ ڈاکٹر حسین مجیب المصری نے اس منظوم ترجمہ کا عنوان یہ تجویز کیا : "**صفوة المدیح(فی النبی و آل البیت والصحابه والاولیاء)**

بقول ڈاکٹر حازم مصری "**وبدن ادنیٰ شك عمل علمی کبیر**" اور اس کا سہرا بھی ڈاکٹر حازم صاحب کے سر ہے کیونکہ ڈاکٹر حسین مجیب المصری سے امام احمد رضا کا تعارف کرانے والے وہی ہیں جس کا موصوف نے **المنظومة السلامیة** کی تقدیم اس طرح اعتراف کیا۔

"**ولولاه ما کان لی ان اعرف ماعرفت ولا اکتب ما کتبت**"

(ترجمہ) اگر وہ نہ ہوتے میں وہ نہ جانتا جو یں نے جانا اور وہ نہ لکھتا جو میں نے لکھا:

جامعہ ازہر، قاھرہ، کے ڈاکٹر نجیب جمال (استاد زائر کلیۃ اللغات والترجمہ) نے امام احمد رضا کے نعتیہ کلام کا مختصر انتخاب بعنوان "نظارہ روئے جاناکا" مرتب کیا ہے جو ۱۹۹۹ء میں رضا اکیڈمی، لاہور نے شائع کر دیا۔ ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کراچی کے صدر، صاحب زادہ سید وجاہت رسول قادری اور جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور کے شیخ الحدیث علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری نے ۱۹۹۹ء میں قاھرہ (مصر) کا دورہ کیا اور وہاں علمی حلقوں میں امام احمد رضا کا بھرپور تعارف کرایا (۱۲)

یہ ایک طویل نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے۔ الحمد للہ جزیرۃ عرب میں امام احمد رضا کا اثر تھا، اب پھر عود کر تا جارہا ہے، دلوں میں محبت پوشیدہ ہے، جہاں پابندیاں ہیں وہاں بھی محبت کی مہک آرہی ہے۔ ۱۹۰۹ء میں بنگلہ دیش سے کچھ علماء گئے، جب امام احمد رضا کی نسبت سے انہوں نے تعارف کرایا تو مفتی سعد اللہ مکی پھڑک گئے سید محمد بن علوی مالکی نے خوب پذیرائی کی۔(۱۳) ۱۹۹۳ء میں راقم مدینہ منورہ حاضر ہوا تو وہاں بعض حلقوں میں اس نسبت سے جو پذیرائی کی گئی وہ ناقابل بیان ہے۔ امام احمد رضا کی شخصیت کی تاثیر نے تو عیسائی غیر مسلموں کو بھی گرویدہ بنالیا---ڈاکٹر احمد یوسف انڈریوز کے مقالے کو دیکھ کر اس تاثیر کا اندازہ ہوتا ہے،(۱۴) جو حضرات امام احمد رضا سے اختلافات رکھتے ہیں ان کو بھی سنجیدگی سے امام احمد رضا کا مطالعہ کرنا چاہیے، مطالعہ ہی غیر محبوب کو محبوب بنا دیتا ہے اور سچ کو جھوٹ سے الگ کر دیتا ہے۔ مولیٰ تعالیٰ ہم کو علم و حکمت سے مشرف فرمائے اور علم و حکمت کے چراغ روشن کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ **آمین بجاہ سید المرسلین رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وازواجہ واصحابہ اجمعین۔**

حواشی وحوالہ جات

(۱) محمد شہاب الدین رضوی: علمائے عرب کے خطوط فاضل بریلوی کے نام، ممبئی، ۱۹۹۶ء

(۲) محمد صادق قصوری نے اپنی کتاب تذکرۂ خلفائے اعلیٰ حضرت (کراچی ۱۹۹۲ء) میں امام احمد رضا کے عرب وافریقہ کے ۲۸ خلفاء کا ذکر کیا ہے۔ (ص ۳۵-۱۹)

(۳) معارف رضا، کراچی ۱۹۹۹ء ص ۲۰۳-۲۱۵

(۴) معارف رضا، کراچی، ۱۹۹۸ء، ص ۱۶۵-۱۸۹

(۵) ایضاً

(۶) آپ کے صاحب زادے شیخ علوی مالکی ۱۹۹۹ء میں کراچی تشریف لائے، دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ کراچی میں طلبہ کو درس حدیث دیا، مختصر تقریر فرمائی، امام احمد رضا بریلوی اور آپ کے صاحبزادے مفتی محمد مصطفیٰ رضا خاں سے اپنی روحانی اور علمی نسبتوں کا ذکر کیا اور مہتمم دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ علامہ مفتی محمد جان نعیمی کو سند حدیث عطا فرمائی، راقم بھی اس محفل میں موجود تھا لیکن راقم نے تو ۱۹۹۴ء میں دولت کدے پر مدینہ منورہ میں زیارت کی، اپنے دست مبارک سے علوفہ کھلایا، کتابیں عنایت فرمائیں اور ازراہ شفقت وکرم خرقۂ لباس پہنایا، مسعود

(۷) محمد بن علوی مالکی : الطالع السعید، ص ۹، ۱۰۲

(۸) "بساتین الغفران" رضا دارالاشاعت، لاہور اور ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی کے تعاون سے شائع ہوئی۔

(۹) الامام الاکبر المجدد محمد رضا خاں والعالم العربی، رضا فاؤنڈیشن لاہور نے ۱۹۹۸ء میں شائع کی۔

(۱۰) ڈاکٹر حسین مجیب المصری، مصر کے جلیل القدر استاد اور فاضل ہیں، ۱۹۱۶ء میں قاھرہ میں پیدا ہوئے۔ جامعہ ازہر (قاھرہ)، جامعہ عین الشمس، (قاھرہ) جامعہ بغداد، جامعہ حلوان وغیرہ میں درس دیتے رہے۔ شمالی امریکہ، جنوبی امریکہ، یورپ، ترکی، ایران وغیرہ کی ۲۶- جامعات آپ کے علمی فیض سے مستفیض ہوئیں آپ نے گیارہ زبان میں پڑھایا۔ تصانیف میں ۶۸ کتابیں ہیں اردو، عربی، فارسی، میں ۶-دواوین بھی ہیں۔ آپ مختلف ممالک سے اعزازات بھی حاصل کر چکے ہیں۔ آپ عظیم شخصیت کے مالک ہیں۔ مسعود

(۱۱) یہ سلام منظوم ۱۵۷ صفحات پر مشتمل ہے۔ ایک فاضلانہ تقدیم ہے (۷۔۷۷) پھر سلام پر گفتگو ہے (۸۷-۱۰۵) اس کے بعد عربی منظوم سلام ہے (۱۰۷-۱۳۶) آخر میں سلام کا اردو متن ہے (۱۳۷-۱۵۰) پھر مراجع ہیں (۱۵۰-۱۵۴)

(۱۲) اس دورے کے تفصیلی حالات ماہنامہ "معارف رضا"، کراچی شمارہ فروری ۲۰۰۰ء کے اداریہ میں مطالعہ کئے جا سکتے ہیں جو صدر ادارہ تحقیقات امام احمد رضا نے تحریر فرمائے ہیں۔ اس کے علاوہ قاھرہ میں امام احمد رضا پر تحقیقی کام کی مزید تفصیلات ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری (آفس سیکریٹری ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا) کی کتاب "امام احمد رضا اور جامعۃ الازہر" (مطبوعہ لاہور ۱۹۹۹ء) میں مطالعہ کی جا سکتی ہیں۔ مسعود

(۱۳) عبد المصطفیٰ اعظمی : معمولات الابرار بمعانی الآثار، لکھنؤ ۱۳۸۴ھ، ص ۲۰، ۳۰، ۲۹۸، ۳۰۶

(۱۴) ماہنامہ "معارف رضا" کراچی، شمارہ جنوری، فروری، ۲۰۰۰ء

حیات امام احمد رضا
پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

(١)

امام احمد رضا علیہ الرحمہ نسباً پٹھان، مسلکاً حنفی، مشرباً قادری اور مولداً بریلوی تھے۔ آپ کے والد ماجد مولانا نقی علی خاں علیہ الرحمہ (م ١٢٩٧ھ/١٨٨٠ء) اور جد امجد مولانا رضا علی خاں علیہ الرحمہ (م ١٢٨٢ھ/١٨٦٦ء) اپنے عہد کے جلیل القدر علماء و عرفاء میں شمار کئے جاتے تھے۔[1] امام احمد رضا بریلوی نے اپنے نعتیہ دیوان حدائقِ بخشش (١٣٢٥ھ/١٩٠٧ء) میں ان دونوں حضرات کا اس طرح ذکر کیا ہے ؎

احمدِ ہندی رضا ابنِ نقی ابنِ رضا (٢)

امام احمد رضا کی ولادت باسعادت ١٠ شوال المکرم ١٢٧٢ھ مطابق ١٤ جون ١٨٥٦ء کو بریلی (یو۔پی، بھارت) میں ہوئی، "محمد" نام رکھا گیا مگر جدِ امجد علیہ الرحمہ نے "احمد رضا" نام تجویز کیا اور یہی مشہور ہوا، تاریخی نام "المختار" (١٢٧٢ھ/١٨٥٦ء) ہے۔[3]

امام احمد رضا نے اپنی حیرت انگیز ذکاوت اور حق جل مجدہ کی عنایت کی بدولت ١٣ سال ١٠ ماہ اور ٥ دن میں علومِ درسیہ سے فراغت پائی (٤) امام احمد رضا

---

[1] رحمٰن علی: تذکرہ علمائے ہند، مطبوعہ کراچی ١٣٨١ھ، ص ٩٨، ١٩٣، ٥٣١

[2] احمد رضا خاں: حدائقِ بخشش (١٣٢٥ھ)، مطبوعہ کراچی، ص ٥٨

[3] رحمٰن علی، تذکرہ علمائے ہند، ص ٩٨

[4] احمد رضا خاں، الاجازات الرضویہ لمبجل مکۃ البہیہ (١٣٢٤ھ) مطبوعہ لاہور ١٣٩٦ھ، ص ٣٠٨ (مشمولہ رسائلِ رضویہ، مرتبہ محمد عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری، ج ٢)

نے اپنی تعلیم وتدریس، تصنیف وتالیف اور دیگر امور پر اپنی عربی تصنیف الاجازات الرضویہ (۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء) میں روشنی ڈالی ہے، ہم وہیں سے ضروری اقتباسات کا ترجمہ وتلخیص نقل کرتے ہیں، اصل میں یہ وہ سندِ اجازت ہے جو امام احمد رضا نے علمارِ حرمین شریفین کو عطا فرمائی :-

(ترجمہ وتلخیص)

۱- ان تمام علوم کی اجازت دیتا ہوں جنہیں میں نے اساتذۂ کرام سے پڑھا ---------- علم قرآن، علم حدیث، اصولِ حدیث، فقہ حنفی، کتب فقہ جملہ مذاہب، اصولِ فقہ، جدلِ مہذب، علم تفسیر، علم العقائد والکلام، علم نحو، علم صرف، علم معانی، علم بیان، علم بدیع، علم منطق، علم مناظرہ، علم فلسفہ، علم تکسیر، علم ہیئت، علم حساب، علم ہندسہ ———— یہ اکیس علوم ہیں جنہیں میں نے والد قدس سرہ الماجد سے حاصل کیا۔

۲- ان علموں کی بھی اجازت دیتا ہوں جنہیں میں نے اساتذہ سے بالکل نہیں پڑھا، پر نقاد علمارِ کرام سے مجھے ان کی اجازت ہے۔

۳- اور وہ پورے دس علوم ہیں :
قرارت، تجوید، تصوف، سلوک، اخلاق، اسمار الرجال، سیر، تواریخ، لغت، ادب مع جملہ فنون ---------- ان علوم میں جتنے متن، جتنی شرحیں، جتنے حواشی اور جتنے رسائل علمارِ متقدمین اور متاخرین نے تصنیف کیے ہیں، ان سب کی اجازت ہے۔

۴- میں ان سب کی اپنے مشائخ کرام سے روایت کرتا ہوں مثلاً :

(۱) میں سیدنا الشاہ آل الرسول الاحمدی سے راوی ہوں ———— وہ حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی سے روایت کرتے ہیں اور وہ اپنے والد شاہ ولی اللہ دہلوی سے۔

(۲) میں اپنے والدِ ماجد مولانا محمد نقی علی خان سے راوی ہوں ———— وہ

اپنے والد مولانا محمد رضا علی خاں، وہ مولانا خلیل الرحمن محمد آبادی سے، وہ محمد السندی سے اور وہ محمد عبد العلی لکھنوی سے۔

(۳) میں شیخ العلما سید احمد بن زینی دحلان مکی سے راوی ہوں، وہ شیخ عثمان الدمیاطی وغیرہ سے۔

(۴) میں مفتی احناف شیخ عبد الرحمن سراج مکی سے راوی ہوں اور وہ مولانا جمال بن عبد اللہ بن عمر المکی سے۔

(۵) میں سید حسین بن صالح جمل اللیل المکی سے راوی ہوں اور وہ شیخ عابد السندی المدنی سے۔

(۶) میں اپنے مرشد سید ابو الحسین احمد النوری سے راوی ہوں۔

میں ان علموں کی بھی اجازت دیتا ہوں جنہیں میں نے کسی افادہ بخش استاد سے حاصل نہیں کیا، نہ پڑھ کر، نہ سن کر، نہ باہمی گفتگو سے ----------

یہ علوم تعداد میں چودہ ہیں :-

ارثماطیقی، جبر و مقابلہ، حساب ستینی، لوغارثمات، علم التوقیت، مناظرہ و مرایا، علم الاکر، زیجات، مثلث کروی، مثلث مسطح، ہیئات جدیدہ، مربعات، جفر، زائچہ۔

۶- وہ چودہ علوم جو فقیر کو محض نظر و فکر سے حاصل ہوئے ہیں، ان کے ساتھ یہ پانچ بھی شامل ہیں :-

فرائض، حساب، ہیئت، ہندسہ، تکسیر

تو گویا یہ انیس علوم ایسے ہیں جن کی تعلیم صرف آسمانی فیض سے مجھے حاصل ہوئی، یونہی نظم عربی، نظم فارسی، نظم ہندی، نثر عربی، نثر فارسی، نثر ہندی کا انشار، خط نسخ، خط نستعلیق ---------- اور مولیٰ تعالیٰ کے آسان فرمانے سے قرآن مجید کی تلاوت مع التجوید کی تعلیم بھی کسی استاد سے حاصل نہیں کی۔

۷- پہلے ۱۹ اور یہ ۹، کل ۲۸ فنون بنتے ہیں جنہیں میں نے رب تعالیٰ کے

الہامی فیض سے حاصل کیا۔ اللہ کی پناہ، میں نے یہ باتیں فخر اور خواہ مخواہ کی خودستائی کے طور پر بیان نہیں کیں بلکہ منعمِ کریم کی عطا فرمودہ نعمت کا ذکر کیا ہے (۱)

امام احمد رضا نے جن علوم و فنون کا ذکر کیا ہے ان میں سے ۲۶ وہ ہیں جو اپنے والدِ ماجد اور دوسرے اساتذہ سے حاصل کئے اور ۲۸ وہ ہیں جو محض مطالعہ کے ذریعے حاصل کئے، اس طرح آپ نے کل ۵۴ علوم و فنون حاصل کئے، یہ امتیاز نہ صرف معاصرین میں بلکہ سابقین میں بھی امام احمد رضا کو حاصل ہے۔

پھر یہی نہیں کہ آپ اس قدر علوم و فنون سے محض واقف تھے بلکہ ہر فن میں آپ نے کوئی نہ کوئی تصنیف یادگار چھوڑی ہے (۲) اور مختلف کتابوں پر حاشیے بھی لکھے ہیں، چند حواشی کا امام احمد رضا نے اس طرح ذکر کیا ہے:-

"میں نے ان جملہ علوم کی بڑی بڑی کتابوں پر حواشی بھی لکھے ہیں، حاشیہ نویسی کا سلسلہ زمانۂ طالب علمی سے اب تک جاری ہے کیونکہ اس وقت میرا یہ دستور رہا کہ جب کوئی کتاب پڑھی، اگر وہ میری ملک میں ہے تو اس پر حواشی لکھ دئے (۳) اگر اعتراض ہو سکتا ہے تو اعتراض لکھ دیا اور اگر مضمون پیچیدہ ہے تو اس کی پیچیدگی دور کر دی

۱؎ الاجازۃ الرضویہ لمبجل مکۃ البہیہ (۱۳۲۳ھ) مشمولہ رسائلِ رضویہ، ج ۲، مرتبہ مولانا محمد عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری مطبوعہ ۱۳۹۶ھ، ص ۲۹۹ تا ۳۰۷ و ۳۱۳ تا ۳۱۵ (ملخصاً)

۲؎ امام احمد رضا کی تصانیف کی تفصیلات کے لئے مندرجہ ذیل مآخذ سے رجوع کریں:

(۱) انوارِ رضا، مکتبہ حنفیہ لمیٹڈ، لاہور، ۱۳۹۷ھ، ص ۳۲۵ تا ۳۴۸۔

(۲) مختلف علوم و فنون پر تقریباً ۲۵۰ قلمی تصانیف و حواشی سید ریاست علی قادری صاحب کے پاس کراچی میں محفوظ ہیں۔ مسعود

۳؎ یہاں امام احمد رضا کی شانِ تقویٰ نظر آتی ہے کہ کتاب آپ کی ملک ہوتی تو اس پر حواشی وغیرہ لکھتے اور مستعار ہوتی تو نہ لکھتے، فی زمانہ مستعار کتابوں پر لکھنے میں اہلِ علم بھی احتیاط نہیں کرتے۔ مسعود

——— حنفی اصولِ فقہ کی کتاب مسلم الثبوت پر، صحیح بخاری کے نصفِ اول پر، صحیح مسلم اور جامع ترمذی پر شرح، رسالہ قطبیہ پر حاشیہ، امورِ عامہ اور شمس بازغہ پر اکثر حواشی اس وقت لکھے جب کہ طالب علمی کے زمانے میں اپنے سبق کے لیے مطالعہ کرتا تھا، علاوہ ازیں تیسیر شرح جامع صغیر پر، شرح چغمینی اور تصریح پر، اوقلیدس کے تین مقالوں اور الزیجد الاحد پر اور علامہ شامی کی ردالمحتار پر بھی حواشی لکھے، ان سب میں پچھلی یعنی ردالمحتار کے حواشی سب سے زیادہ ہیں، مجھے امید ہے کہ اگر انہیں کتاب سے الگ کر دیا جائے تو دو جلدوں سے بڑھ جائیں گے حالانکہ ان میں اپنی دوسری کتابوں، اپنے فتاویٰ اور اپنی تحریرات کا حوالہ دے کر اشارات بھی کئے گئے ہیں۔" (۱)

امام احمد رضا کو علومِ منقولہ کے علاوہ علومِ معقولہ، خصوصاً ریاضیات میں جو مہارت حاصل تھی اس کا کچھ اندازہ اس واقعہ سے ہوتا ہے جو ایک ریٹائرڈ جج سید اصغر علی شاہ صاحب نے نقل کیا ہے، وہ لکھتے ہیں :-

" مولانا سید سلیمان اشرف صاحب صدر شعبۂ دینیات (مسلم یونیورسٹی علی گڑھ) بڑے جید عالم تھے اور ہم سب طلبہ جناب مولانا صاحب کی بے حد عزت کرتے تھے، ان کے بارے میں ایک واقعہ قابلِ تحریر ہے، کہ جناب ڈاکٹر سر ضیاء الدین احمد صاحب (وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ) سے ریاضی کا ایک مسئلہ حل نہ ہو سکا اور ڈاکٹر صاحب ممدوح نے جرمنی کے سفر کا قصد کیا تاکہ وہاں جا کر اس مسئلے کا حل تلاش کریں جب

---

(۱) احمد رضا خاں : الاجازات الرضویہ ، رسائل رضویہ، ج ۲ ، ص ۳۰۹

نوٹ : ردالمحتار کا یہ عربی حاشیہ جدالممتار کے نام سے حیدرآباد دکن (بھارت) سے شائع ہونے والا ہے، اس کی تقریباً پانچ قلمی مجلدات سید ریاست علی صاحب قادری، (کراچی) کے پاس محفوظ ہیں۔ مسعود

مولانا سید سلیمان اشرف کو اس امر کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے ڈاکٹر صاحب کو مشورہ دیا کہ بجائے جرمن کے بریلی کا سفر اختیار کریں اور مولانا احمد رضا خاں مرحوم و مغفور سے اس مسئلے کا حل دریافت کریں اس پر ڈاکٹر صاحب کو بہت حیرت ہوئی لیکن مولانا سلیمان اشرف صاحب نے ان کو مجبور کیا اور اپنے ساتھ بریلی لے گئے، ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کا تعارف مولانا احمد رضا خاں صاحب سے کرایا۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنا غیر حل شدہ مسئلہ ریاضی بیان کیا اور اسی وقت پہلی ملاقات میں وہ مسئلہ حل ہوگیا۔ اب تو ڈاکٹر صاحب کی مسرت کی کوئی انتہا نہ تھی، اس وقت تک مغربی تعلیم کا اثر ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب پر بہت زیادہ تھا اور وہ سمجھتے تھے کہ مولوی صاحبان کو تو محض عربی کی لیاقت ہوتی ہے اور دیگر مضامین کے بارے میں ان کی معلومات بہت گھٹیا قسم کی ہوتی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس واقعہ کے بعد ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب نے داڑھی رکھائی اور پابندی سے نماز پڑھنے لگے۔

خود ڈاکٹر صاحب کی ریاضی کی لیاقت مسلمہ تھی ایک دفعہ ان کی پرو وائس چانسلری کے زمانے میں ریاضی کے ایک پروفیسر صاحب نے ایک ورلڈ پرابلم کے بارے میں جناب ڈاکٹر صاحب سے رجوع کیا، ڈاکٹر صاحب کو یہ معلوم نہ تھا کہ یہ ورلڈ پروبلم (WORLD PROBLEM) ہے اور ابھی تک اس کا حل دریافت نہیں ہوا ہے۔

ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب نے کمال یہ کیا کہ بلا کسی خاص تیاری کے اپنے دفتر کی میز پر بیٹھے بیٹھے اور بلا کسی کتاب سے مدد لئے، اس پرابلم کو منٹوں میں حل کر دیا اور یہ ایک حیرت انگیز کارنامہ انہوں نے انجام دیا لیکن ہمارے مولانا احمد رضا خاں صاحب علم ریاضی میں ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب سے بھی بازی لے گئے بجز اسکے

کیا کہا جائے کہ ان کی قوتِ ایمانیہ نے ان کا ساتھ دیا" [۱]

(ج)

امام احمد رضا متقدمین اہلِ سنت و جماعت کے مسلک پر قائم تھے اور اس استقامت کے ساتھ کہ زمانہ کا کوئی انقلاب ان کو متاثر نہ کر سکا حالانکہ ان کے معاصرین میں اکثر، زمانے کی رَو میں بہہ گئے اور تاریخی عمل کی زد میں آ گئے مگر امام احمد رضا نے اپنی بے پناہ ہمت و استقامت اور حق تعالیٰ کی رحمت و عنایت سے تاریخ کے دھارے کو موڑ دیا، زمانہ سے ٹکر لی، اسلام کی خاطر اپنی جان و مال اور ناموس و شہرت کو داؤ پر لگا دیا اور بالآخر وہی کچھ ہوا جو ان کے مولیٰ نے چاہا، بیشک ع

ایام کا مرکب نہیں، راکب ہے قلندر

(د)

اتباعِ سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں وہ اپنی مثال آپ تھے، ہر عمل میں رضائے حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم پیشِ نظر رہتی تھی ——— راقم الحروف کو ایک نادر و نایاب عکس دیکھنے کا اتفاق ہوا جو نہ معلوم کس حکمت سے لوگوں نے لیا ہوگا ——— اس عکس میں امام احمد رضا کے ساتھ ایک اور محدث وقت تشریف فرما ہیں مگر قابلِ توجہ بات یہ ہے کہ امام احمد رضا کے عمامے کے بَل، سنتِ نبوی کے مطابق دائیں سے بائیں ہیں جب کہ دوسرے بزرگ کے عمامے کے بل بائیں سے دائیں ہیں ———

عمامہ وہ سنتِ عظیمہ ہے جس کے متعلق حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب یہ سنت مٹ جائے گی، اسلام کی ساکھ ختم ہو جائے گی، سو آج ہم اپنی

---

[۱] سید اصغر علی شاہ: "مسلم یونیورسٹی کی گولڈن جوبلی (۱۹۲۵ء) اور اس کے بعد کے کچھ دن"، مشمولہ العلم (کراچی) شمارہ اپریل تا ستمبر ۱۹۷۵ء، ص ۱۷۷۔

نوٹ:۔ یہ حوالہ پروفیسر ڈاکٹر ابوالعلیٰ بہر کی عنایت سے ملا، راقم ان کا ممنون ہے۔ مسعود

آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں ——— امام احمد رضا نے اس سنّت کی شدت کے ساتھ پیروی کی جب کہ ان کے عہدِ مبارک میں ان کے مخالف علماء سرکشی و بغاوت میں اس حد تک بڑھ گئے تھے کہ برسرِ عام علماء کے سروں سے صافے اتروا کر کھدر کی وہ ٹوپی پہنائی جو گاندھی سے منسوب کی جاتی تھی ——— اس طرح انہوں نے اپنے ہاتھوں سے شعارِ اسلام کو مٹا کر، شعارِ کفر کو قائم کیا[1] انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(ھ)

حدیث میں آتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا[2] امام احمد رضا کی زندگی بھی لفظِ انتقام سے خالی ہے حالانکہ ان کے مخالفین نے ان کے ساتھ وہ کچھ کیا جو نہ کرنا چاہئے تھا۔ امام احمد رضا کے خلقِ عظیم کا اندازہ ان کلمات سے ہوتا ہے جو آپ نے علماءِ عرب کو بیعت اور بعض ادعیہ و عملیات کی اجازت دیتے وقت سندِ اجازت میں تحریر فرمائے :-

بحمد اللہ تعالیٰ داب ھذا الحقیر وداب مشائخی بجمیل الھمم فانا اذا ظلمنا واذانا احد من اخواننا اھل السنۃ لا ناخذ السیف قط بایدینا وانما نجتزی بالجنۃ[3]

" بحمد اللہ تعالیٰ اس عبدِ حقیر کی اور میرے عالی ہمت مشائخ کی یہی عادت ہے کہ اگر سُنّی بھائیوں میں کوئی ہم پر ظلم کرے یا ایذاء پہنچائے تو ہم اپنے ہاتھوں میں ان دعاؤں کو تلواریں بنا کر نہیں پکڑتے بلکہ انہیں بطور ڈھال استعمال کرتے ہیں "

---

[1] محمد مسعود احمد : تحریکِ آزادیٔ ہند اور السواد الاعظم، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۹ھ، ص ۱۳۴

[2] محمد امیر شاہ : انوارِ غوثیہ شرح شمائل ترمذی شریف، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ، ص ۴۸۴

[3] احمد رضا خاں: الاجازۃ الرضویہ لمبجل مکۃ البہیہ، مشمولہ رسائلِ رضویہ، ج ۲، ص ۳۲۰

(و)

تقویٰ اور احتیاط شرعی میں امام احمد رضا نے جو اہتمام رکھا، وہ خود ان کے زمانے میں عنقا ہوتا جا رہا تھا اور آج تو یہ تقویٰ دیکھنے میں نہیں آتا، آنکھیں ترس گئیں اس سلسلے میں یہ واقعہ قابلِ توجہ ہے :-

"امام احمد رضا نے اپنے خلیفہ مولانا غلام احمد فریدی سنبھلی (م ۱۳۶۲ھ/۱۹۴۳ء) کو سندِ اجازت بیعت دینے کے لئے کتابت کرائی، یہ ۱۹ رذی الحجہ ۱۳۲۷ھ کو لکھی گئی، اس لئے اس میں اجازت کی یہی تاریخ لکھ دی گئی سلہ

وکان ذٰلک لتاسع عشر من ذی الحجۃ الحرام -

لیکن امام احمد رضا نے یہ اجازت نامہ ۲۰ رذی الحجہ ۱۳۲۷ھ کو عنایت فرمایا، اس لئے اپنے دستِ مبارک سے ۱۹ رذی الحجہ کو کاٹ کر ۲۰ رذی الحجہ تحریر فرمایا :-

وکان ذٰلک لعشرین خلون من ذی الحجۃ الحرام -

ایک دن کا آگے پیچھے ہو جانا بظاہر کوئی بڑی بات نہیں مگر نگاہِ شریعت میں بہت بڑی بات ہے، دنیا بھر کی جامعات میں جو سندات جاری کی جاتی ہیں ان پر بالعموم وہ تاریخ نہیں ہوتی جس تاریخ پر وہ دی جاتی ہیں تو جو بات امام احمد رضا کی نگاہ میں اتنی کھٹک رہی تھی وہ ہماری جامعات و مدارس کی روایت بن کر رہ گئی ہے۔

(ز)

اتباعِ سنتِ سنیہ اور تقویٰ شعاری کا یہ ادنیٰ اعجاز ہے کہ انسان اپنے اندر

سلہ مولانا غلام احمد فریدی کے صاحبزادے مولانا غلام محی الدین فریدی نعیمی کی عنایت سے یہ سند مطالعہ کی گئی اور اس کا عکس بھی محفوظ کر لیا گیا۔ مسعود

بے پناہ طاقت و قوت محسوس کرتا ہے، جری اور بے باک ہو جاتا ہے، خدا کے سوا کسی کا خوف اس کے فکر و شعور پر مسلط نہیں ہوتا ——— بے خوفی اور جرأت و بے باکی کی بہت سی مثالیں امام احمد رضا کی زندگی میں ملتی ہیں مگر یہاں یہ ایک مثال کافی ہے:۔

جس زمانے میں امام احمد رضا حرمین شریفین میں مقیم تھے (۱۳۲۳ھ/ ۱۳۲۴ھ) ایک نمازِ جمعہ میں خطیب نے ایک بدعت تازہ ایجاد کی اور یہ دعائیہ کلمات اضافہ کئے :

وارض عن اعمام نبیک الاطائب حمزۃ والعباس وابی طالب [1]

جس وقت امام احمد رضا کے کانوں میں یہ آواز آئی، آپ نے بے ساختہ فرمایا :

اللّٰھم ھٰذا منکر [2]

اور اس بات کی ذرہ برابر پرواہ نہ کی کہ حرمین شریفین میں ائمہ و خطباء کا تقرر حکومتِ وقت کرتی ہے اور وہ وہی خطبے پڑھتے ہیں جو حکومت کے ایماء پر جاری کئے جاتے ہیں، اس لئے ان پر تنقید حکومت پر تنقید سمجھی جا سکتی ہے جو کسی ناگہانی آفت کا پیش خیمہ بن سکتی ہے ——— مگر نہیں امام احمد رضا نے سب خدشوں کو نظر انداز کر کے وہی کہا جو ان کا دل کہتا تھا ؂

حیات کیا ہے؟ خیال و نظر کی مجذوبی
خودی کی موت ہے اندیشہ ہائے گوناگوں

---

[1] احمد رضا خاں : الملفوظ، ج ۲ (۱۳۳۸ھ)، مطبوعہ کراچی، ص ۲۲ (مرتبہ مفتی محمد مصطفےٰ رضا خاں)

[2] ایضاً : ص ۲۲

(ح)

پاک وہند کی سیاست میں تحریکِ خلافت (۱۹۱۹ء) اور تحریکِ ترکِ موالات (۱۹۲۰ء) کے زمانے میں جس خشیتِ الٰہی اور مخلوق سے بے خوفی کا مظاہرہ فرمایا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ علماءِ ہند کی ایک بڑی جماعت نے کفار و مشرکینِ ہند سے موالات کی حمایت کی لیکن امام احمد رضا نے اس کی شدید مخالفت کی [۱]۔ ہجومِ علماء میں چند ایک کے سوا امام احمد رضا ہی اکیلے آگے نظر آتے ہیں ——— امام احمد رضا کی مومنانہ بصیرت نے ۱۹۲۰ء میں جو کچھ دیکھا، بعد کے آنے والے سالوں میں ہر ایک نے وہی دیکھا اور وہی محسوس کیا۔

حافظِ کتبِ حرم شریف علامہ سید اسمٰعیل بن خلیل عہد امام احمد رضا کے بعض علماء کی بصیرت سے محرومی پر تعجب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

والعجب من هٰذه الديار اعنی الديار الهندية كانت سابقا مجمع كثرة الفضلاء والعلماء والاٰن صارت ماوی كثرة الجهلاء والاغبياء [۲]

"ہندوستان کے شہروں سے تعجب ہے کہ ایک وقت وہ تھا کہ وہ کثرتِ فضلاء و علماء کے مجمع تھے اور اب کثرتِ جہلاء و اغبیاء کے ٹھکانے ہو گئے۔"

---

[۱] تفصیلات کے لئے مطالعہ کریں راقم کا مقالہ فاضلِ بریلوی اور ترکِ موالات، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۷ھ، نیز راقم کا دوسرا مقالہ تحریکِ آزادیٔ ہند اور السواد الاعظم، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۹ھ

[۲] احمد رضا خاں: فتاویٰ الحرمین برجف ندوۃ المین (۱۳۱۷ھ) مشمولہ رسائلِ رضویہ، ج ۱، مرتبہ محمد عبد الحکیم اختر شاہجہانپوری، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ، ص ۱۴۴۔

امام احمد رضا اور زبانِ عربی

(ا)

امام احمد رضا گو عجمی تھے مگر ان کی فطرت عربی تھی اور مزاج حجازی ——— وہ ایک ایسے عالم تھے جن کو ہندی ہوتے ہوئے عربی کہا جا سکتا تھا ——— عربی جاننا اور بات ہے اور عربی ہونا اور بات ——— پاک و ہند کے بہت سے علماء عربی جانتے تھے مگر یہ بات شاذ و نادر ہی کسی میں ہوگی کہ وہ عجمی ہوتے عربی محسوس ہوں ——— ایسا معلوم ہوتا ہے کہ روزِ ازل ہی سے احمد رضا کی فطرتِ سلیمہ میں عربی ودلیعت کردی گئی تھی ——— امام احمد رضا کی تصانیف[1]، مکاتیب[2]، سندات اجازت[3] اور اشعار[4] وغیرہ سے عربی زبان میں ان کی مہارت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے ——— ان کی ہزار سے زیادہ عربی، فارسی اور اردو تصانیف ہیں مگر ماسوائے چند ایک کے سب کتابوں کے نام عربی اور تاریخی ہیں ——— ان کے فکر و شعور پر عربی کی چھاپ لگی ہوئی تھی ——— امام احمد رضا کی پہلی تصنیف عربی زبان میں سامنے

---

[1] احمد رضا خاں : جد الممتار حاشیہ رد المحتار، مطبوعہ حیدر آباد دکن ۱۳۹۹ھ

[2] محمد عبد الکریم قادری : اطائب الصیب علی ارض الطیب (۱۳۱۹ھ)، مشمولہ رسائلِ رضویہ ج ۱، ص ۲۸۵، ۳۴۴۔

[3] احمد رضا خاں : الاجازات المتینۃ لعلماء بکۃ والمدینۃ (۱۳۲۴ھ) مشمولہ رسائلِ رضویہ ج ۲، ص ۲۳۷ - ۴۰۴۔

[4] (ا) ڈاکٹر حامد علی خاں : امام احمد رضا کی عربی شاعری، مشمولہ انوارِ رضا، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ، ص ۵۳۳ - ۵۴۶۔

(ب) مفتی سید شجاعت علی : مجدد الامۃ، مطبوعہ کراچی ۱۳۹۹ھ، ص ۷

آئی ——— اس کا عنوان ہے:

صفوۃ النهایة فی اعلام الحمد والهدایة [1]

اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ ۱۳ برس کی عمر میں ۱۲۸۵ھ میں یہ کتاب تصنیف فرمائی، اسی لیے عرض کیا گیا کہ گو وہ عجمی تھے مگر حقیقۃً عربی تھے ——— انہوں نے اپنا سنہ ولادت اور سنہ وفات آیاتِ قرآنی سے نکال کر یہ بتایا ہے کہ ان کو قرآن مجید اور زبانِ قرآن سے کس قدر انس و محبت ہے ——— مندرجہ ذیل آیتوں میں پہلی آیت سے سنِ ولادت نکلتا ہے اور دوسری آیت سے سنِ وفات:-

(ا) اولئك كتب فى قلوبهم الايمان و ایدهم بروح منه [2] (۱۲۷۲ھ)

(ب) ویطاف علیهم بآنیة من فضة واکواب [3] (۱۳۴۰ھ)

امام احمد رضا عربی نظم و نثر پر ایسے قادر تھے کہ بلا تکلف لکھتے چلے جاتے ——— ہندوستان کے رہنے والے عربی نژاد اور ہندی نژاد عربی دانوں کی بھی ان کے سامنے پیش نہ چلتی اور وہ ساکت و صامت ہو جاتے چنانچہ ایک عربی نژاد عالم مولوی طیب صاحب (پرنسپل مدرسہ عالیہ رامپور) نے ۱۴ جمادی الثانیہ ۱۳۱۹ھ کو امام احمد رضا کے رسالے ازالۃ العار (۱۳۱۶ھ) کا تعاقب کرتے ہوئے عربی میں ایک خط لکھا، امام احمد رضا نے ۲۰ جمادی الآخرہ ۱۳۱۹ھ کو اس کا معقول جواب دیا، مولوی طیب صاحب

---

[1] امام احمد رضا کی زندگی میں ان کے خلیفہ مولانا ظفر الدین رضوی نے امام احمد رضا کی ۱۳۲۷ھ تک کی معلوم تصانیف کی تفصیلات کو اپنی کتاب المجمل المعدد لتالیفات المجدد میں جمع کیا تھا، یہ کتاب مطبع حنفیہ، پٹنہ سے شائع ہوئی، صفحہ ۵ پر صفوۃ النہایہ کا ذکر ہے۔ مسعود

[2] القرآن الحکیم: سورۃ المجادلہ، ۲۲ - ظفر الدین رضوی، حیاتِ اعلیٰحضرت (۱۹۳۸ء) مطبوعہ کراچی، ص ۱

[3] ایضاً: سورۃ الدہر، ۱۵ - حسنین رضا خاں، وصایا شریف، مطبوعہ ۱ ص ۲۱

نے دوسرا اعتراض کیا، امام احمد رضا نے ۲ شعبان المعظم ۱۳۱۹ھ کو اس کا جواب ارسال کیا،
مولوی طیب صاحب تین ماہ تک خاموش رہے، چنانچہ امام احمد رضا نے ۵ ذی قعدہ
۱۳۱۹ھ کو تیسرا خط لکھا جس پر مولوی طیب صاحب نے جواب بھیجنے کا وعدہ کیا،
اس کے جواب میں امام احمد رضا نے چوتھا خط ۹ ذلیقعدہ ۱۳۱۹ھ کو ارسال کیا مگر
مولوی طیب صاحب نے حسبِ وعدہ جواب ارسال نہ کیا جس پر امام احمد رضا نے
پانچواں خط ۱۱ ذلیقعدہ ۱۳۱۹ھ کو ارسال کیا —— یہ ساری خط و کتابت عربی
میں ہوئی اور بالآخر مولوی طیب صاحب خاموش ہو گئے۔

قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ مولوی طیب صاحب کے تینوں خطوط مجموعی طور پر
۲۹ سطروں پر مشتمل ہیں جن میں املا، اور صرف و نحو کی دس غلطیاں ہیں، مولانا سید عبدالکریم
قادری مجیدی نے ان کی نشاندہی کی ہے، برخلاف اس کے امام احمد رضا کے عربی
خطوط، عربی زبان پر ان کی مہارت کے شاہدِ عادل ہیں[1]

(ب)

نہ صرف امام احمد رضا بلکہ آپ کے خلفاء بھی زبانِ عربی میں مجتہدانہ نظر رکھتے
تھے چنانچہ آپ کے خلیفہ پروفیسر سید سلیمان اشرف بہاری (م ۱۳۵۲ھ) صدر شعبۂ
دینیات، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ نے عربی زبان پر المبین کے نام سے ایک فاضلانہ کتاب
لکھی تھی جو ۱۳۴۶ھ میں علی گڑھ سے شائع ہوئی اور پھر ۱۳۹۶ھ میں لاہور سے
شائع ہوئی —— اس کتاب میں فاضل مصنف نے مدیر الہلال (قاہرہ) جرجی زیدان
کے افکارِ باطلہ کا تعاقب کیا ہے اور عربی زبان کی عظمت کو اس کی دست برد سے
بچا کر وہ مقام بخشا ہے جو دیدنی بھی ہے اور شنیدنی بھی، یہی نہیں بلکہ فاضل مصنف نے

---

[1] مولوی طیب صاحب کے تین عربی خطوط اور امام احمد رضا کے پانچ عربی خطوط رسالہ
اطائب الصیب علیٰ ارض الطیب میں شائع ہو چکے ہیں، یہ رسالہ رسائلِ رضویہ، ج ۱ (مرتبہ مولانا
عبدالحکیم شاہجہانپوری مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء، ص ۲۴۴ تا ۲۸۵) میں شامل ہے۔) مسعود

مستقل فن مدون فرمادیا جس کے آثار اگلوں کی تصانیف میں کہیں کہیں نظر آتے ہیں۔
جب یہ کتاب مشہور مستشرق پروفیسر براؤن نے مطالعہ کی تو بیساختہ کہا:۔

" مولانا نے اس عظیم موضوع پر اردو میں یہ کتاب لکھ کر ستم کیا،
عربی یا انگریزی میں ہوتی تو کتاب کا وزن اور بڑھ جاتا۔" لہ

اور جب شاعرِ مشرق ڈاکٹر اقبال نے مطالعہ کی تو خود مصنف سے فرمایا:

" مولانا! آپ نے عربی زبان کے بعض ایسے پہلوؤں پر بھی
روشنی ڈالی ہے جن کی طرف میرا ذہن پہلے کبھی منتقل نہیں ہوا تھا" ٢ه

نواب حبیب الرحمٰن شروانی (صدر الصدور ریاست حیدر آباد دکن) نے
اس کتاب کے دیباچے میں لکھا ہے:۔

" جو مضامین المبین میں پڑھے، کبھی اس کا واہمہ بھی نہ ہوا تھا
کہ زبان عربی ان حقائق و معارف سے مالا مال ہے" ٣ه

(ج)

امام احمد رضا جس بیساختگی اور بے تکلفی کے ساتھ عربی نثر لکھا کرتے تھے
اسی بیساختگی کے ساتھ عربی اشعار کہتے تھے، ان کی تصانیف، فتاویٰ، مکتوبات،
ملفوظات، سندات اجازت وغیرہ میں عربی اشعار کثرت سے بکھرے پڑے
ہیں ـــــ مثلاً ان کی تصنیفِ لطیف الاجازۃ الرضویہ لمبجل مکۃ البہیہ
(۱۳۲۴ھ) میں بہت سے عربی اشعار ملتے ہیں ٤ه اسی طرح ملفوظات میں بھی بعض

لہ (ا) سلیمان اشرف : المبین ، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۸ھ ، ص ۳۷

(ب) محمود احمد قادری : تذکرہ علمائے اہلسنت ، مطبوعہ کانپور ۱۳۹۱ھ ، ص ۱۰۰

٢ه رشید احمد صدیقی : گنجہائے گرانمایہ ، مطبوعہ حیدر آباد دکن ، ص ۳۳

٣ه سلیمان اشرف ، المبین ، ص ۹

٤ه احمد رضا خاں : رسائل رضویہ ، ج ۲ (مرتبہ محمد عبد الحکیم اختر شاہجہانپوری مظہری) ، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ

ص ۲۸۲ ، ۲۸۶ ، ۲۸۸ ، ۲۹۰ اور ۲۹۲ -

مقامات پر عربی اشعار نظر آتے ہیں، مثلاً الملفوظ (۱۳۳۸ھ)، ج ۲ میں امام احمد رضا لکھتے ہیں کہ وہ محرم الحرام ۱۳۲۴ھ میں مکہ معظمہ میں علیل ہوئے تو حافظ کتب حرم شیخ اسمٰعیل بن خلیل روزانہ بلاناغہ عیادت کے لئے آتے تھے لیکن دو روز مسلسل خلاف معمول آنا نہ ہوا تو امام احمد رضا نے ان کو پرچے پر یہ شعر لکھ کر بھیجے ؎

هذان يومان ما فزنا بطلعتكم

ولو قدرنا جعلنا الرأس قدما

قالوا لقاء خليل للعليل شفاء

الا تحبون ان تبروا لنا سقمنا

عودتمونا طلوع الشمس كل ضحى

وهل سمعتم كريما يقطع الكرما [1]

- یہ دو دن ایسے گزرے کہ دیدار نصیب نہ ہوا، اگر ہم میں طاقت ہوتی تو سر کے بل آتے۔
- لوگ کہتے ہیں کہ وصلِ یار بیماری کے لئے شفا ہے، کیا آپ ہماری بیماری کیلئے شفا نہیں چاہتے؟
- آپ نے ہمیں عادی بنا دیا ہے کہ ہر چاشت کو سورج طلوع کرے اور آپ نے کہیں سنا ہے کہ کریم نے کرم کرنا چھوڑ دیا ہے؟

امام احمد رضا کے خلیفہ مفتی ضیاء الدین احمد مدنی نے جب امام احمد رضا کی عربی حمد منظوم علماءِ مصر کو سنائی تو وہ پھڑک گئے اور سب نے بیک زبان کہا کہ یہ اشعار کسی فصیح اللسان عربی شاعر کے معلوم ہوتے ہیں [2]، آئیے آپ بھی اس حمد کے چند اشعار سماعت فرمائیں ؎

---

[1] احمد رضا خان: الملفوظ (۱۳۳۸ھ)، مطبوعہ کراچی، ج ۲، ص ۱۸

[2] انوارِ رضا، مطبوعہ شرکت حنفیہ لمیٹڈ، لاہور ۱۳۹۷ھ، ص ۵۳۸

الحمد للمتوحد | بجلاله المتفرد
وصلوته دوماً على | خير الانام محمد
والآل والاصحاب هم | مأواى عند شدائد
وبمن اتى بكلامه | وبمن هدى وبمن هدى [1]

۱- خدائے یکتا کی حمد و ثنا رہے، وہ اپنی عظمت و بزرگی میں یکتا و یگانہ ہے۔
۲- تمام مخلوق میں سب سے اعلیٰ انسان سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر خدا کی رحمت ہمیشہ نازل ہوتی رہے۔
۳- اور ان کی آل و اصحاب پر رحمت نازل ہوتی رہے جو سختیوں میں میرا ٹھکانہ ہیں۔
۴- بارگاہِ الٰہی میں وہ میرا وسیلہ ہیں جو اللہ کا کلام لائے جنہوں نے راہِ راست کی طرف راہنمائی کی اور جن کے ذریعہ مخلوق کی ہدایت ہوئی۔

پیر عبدالغنی علیہ الرحمہ کی وفات (۴ ارشوال ۱۳۳۶ھ) پر امام احمد رضا نے ۱۰ اشعار پر مشتمل عربی میں ایک قطعۂ تاریخ تحریر فرمایا تھا، اس کے چند اشعار ملاحظہ ہوں ؎

الموت حق یا له من جاء
متیقن والناس فی انساء
انساهم الانساء فی اجالهم
مع ما یرون من ایة بولاء
النقص من اموالهم وثمارهم
والاخذ بالباساء والضراء

---

[1] انوارِ رضا، شرکت حنفیہ لمیٹڈ، مطبوعہ لاہور، ص ۵۳۹

عجبا لخافية غدت مخفية
وبدت من الخضراء والغبراء
الطفل شب وشاب وهو کما بدا
یلهو و یلعب ناسیا لقضاء
رقم الرضا تاریخه متفائلا
عبد الغنی بجنة علیاء [1]

۱۔ "موت حق ہے، عجب اس آنے والی سے جو یقینی ہے اور لوگ اس سے بھلاوے میں ہیں۔
۲۔ ان کی موت میں ڈھیل نے انہیں بھلا دیا حالانکہ پے در پے اس کی نشانیاں دیکھ رہے ہیں۔
۳۔ ان کے مالوں اور پھلوں میں کمی اور سختی اور آزار کی گرفت،
۴۔ عجب اس نہاں یا عیاں سے کہ پوشیدہ رہی حالانکہ آسمان و زمین سے ظاہر ہو رہی ہے۔
۵۔ بچہ جوان ہوا، بوڑھا ہوا اور روزِ ازل کی طرح کھیل کود میں ہے قضا کو بھولا ہوا ہے۔
۶۔ رضا نے فال کے طور پر اس کی تاریخ لکھی، عبدالغنی، بہشتِ بریں میں ہیں۔

ہندوستان کے مشہور محقق و نقاد قاضی عبدالودود (بیرسٹر بانکی پور، پٹنہ) کے والدِ ماجد قاضی عبدالوحید صاحب، امام احمد رضا کے خلیفہ تھے، ۲۰ ربیع الاول ۱۳۲۶ھ کو انہوں نے وصال فرمایا۔ امام احمد رضا وصال سے قبل ۱۸ ربیع الاول کو

---

[1] ماہنامہ الرضا (بریلی) شمارہ ذیقعدہ ۱۳۳۶ھ، ص ۳، (مخزونہ انجمن ترقی اردو پاکستان، کراچی)

پٹنہ پہنچ گئے اور جنازے میں شریک تھے، مہتمم رسالہ تحفۂ حنفیہ (پٹنہ) مولانا ضیاء الدین علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ جنازے کے ہمراہ جاتے ہوئے راستے ہی میں امام احمد رضا نے مندرجہ ذیل تاریخیں کہیں ؎

یا اکرم الخلق انت الکریم	اکرم القاضی عبد الوحید
قال الرضا فی الداعین ارخ	ارحم القاضی عبد الوحید [۱]

(۱۳۲۶ھ)

وھب المتقون من جنات وعیون [۲]

(۱۳۲۶ھ)

مولانا مفتی محمد برہان الحق جبلپوری کے جدِ امجد مولانا شاہ محمد عبد الکریم علیہ الرحمہ کی وفات پر یہ قطعۂ تاریخ ارشاد فرمایا ؎

قیل مات الزکی عبد الکریم	قلت کلا بل احتظی بدوام
حی عن بینہ فکیف یموت	انما المیت ھالک الاوھام
ایموت الذی لہ خلف	سلم اللہ مثل عبد السلام
جبل الدین راسخ بقلمہ	فی جبلفور شامخ الاعلام
قلت تاریخ عیشہ الابدی	دام عبد الکریم خلد کرام [۳]

کتاب الطاری الداری لہفوات عبد الباری (۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء) مطبوعہ بریلی میں بھی تقریباً ۲۰ عربی اشعار ہیں۔

ڈاکٹر حامد علی (لیکچرار شعبہ عربی، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ) نے امام احمد رضا کی عربی شاعری پر ایک وقیع مقالہ لکھا ہے اور بعض اہم مآخذ کی نشاندھی کی ہے [۴]

---

[۱] ماہنامہ تحفۂ حنفیہ (پٹنہ) شمارہ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ، ص ۴۱

[۲] ایضاً

[۳] مکتوب مفتی محمد برہان الحق، محررہ ۲۰ جولائی ۱۹۷۶ء/۲۱ شوال ۱۳۹۶ھ، از جبل پور

[۴] ملاحظہ فرمائیں انوارِ رضا، مطبوعہ لاہور ، ص ۵۳۳ - ۵۴۳

مولانا محمود احمد قادری (استاد مدرسہ احسن المدارس قدیم، کانپور) بھی مندرجہ ذیل عنوان پر کام کر رہے ہیں :-

"امام احمد رضا اور ان کا عربی کلام"

مولانائے موصوف نے اپنے ایک مکتوب (محررہ ۱۵ر فروری ۱۹۷۵ء) میں امام احمد رضا کے عربی کلام کے بارے میں چند معلومات بہم پہنچائی ہیں اور لکھا ہے :-

"امام احمد رضا اور ان کا عربی کلام" اس عنوان پر میں نے کام شروع کر دیا ہے ---------- حدائق بخشش (حصہ پنجم) عربی کلام پر مشتمل ہے، میرے استاد مولانا حامد علی خاں رام پوری (ایم۔ اے پی۔ ایچ۔ ڈی، شعبۂ عربی، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ) نے اپنے مقالے:

"ہندوستان کے عربی گو شعراء"

میں جس پر ان کو (ڈاکٹریٹ کی) ڈگری تفویض ہوئی ہے اعلیٰ حضرت کا کچھ کلام جمع کیا ہے۔" [۱]

امام احمد رضا نے آمال الابرار کے نام سے ایک عربی قصیدہ بھی لکھا تھا [۲] مولانا عبد الباری فرنگی محلی علیہ الرحمہ کے نام امام احمد رضا کے مکتوبات میں بھی بہت سے عربی اشعار مل جاتے ہیں [۳] الغرض امام احمد رضا کے عربی کلام کا ایک عظیم ذخیرہ ان کی مصنفات میں موجود ہے۔

---

[۱] مکتوب محررہ ۱۵ر فروری ۱۹۷۵ء از کانپور، بنام حکیم محمد موسیٰ امرتسری، صدر مرکزی مجلسِ رضا، لاہور (پاکستان)

[۲] ماہنامہ الرضا (بریلی) شمارہ ذی الحجہ ۱۳۳۶ھ۔

[۳] محمد مصطفےٰ رضا خاں : الطاری الداری (۱۳۳۹ھ)، ج ۳، مطبوعہ بریلی، ص ۷۷

امام احمد رضا اور فصاحت و بلاغت

امام احمد رضا عربی نظم و نثر دونوں میں یگانۂ روزگار تھے، ان کی فصاحت و بلاغت کی خود علمائے عرب نے گواہی دی ہے اور اہلِ زبان سے بڑھ کر کس کی گواہی ہوگی ——— ؟

عالم جلیل شیخ احمد ابو الخیر میرداد (والد ماجد امام مسجد حرام، مکہ معظمہ) نے جب امام احمد رضا کا رسالہ کفل الفقیہ الفاہم فی احکام قرطاس الدراہم مطالعہ فرمایا تو امام احمد رضا کو علم و فصاحت میں بے مثل قرار دیتے ہوئے فرمایا :-

الحمد للّٰہ علی وجود مثل ھذا الشیخ فانی لم ار مثلہ فی العلم والفصاحۃ و سعۃ الباع من حسن سبک العبارۃ [1]

---

[1] مکتوب سید اسمٰعیل بن خلیل (حافظ کتب حرم) مکہ معظمہ، محررہ ۱۲ رجب المرجب ۱۳۲۴ھ بنام امام احمد رضا خاں (مشمولہ رسائل رضویہ، ج ۲، ۱۳۹۶ھ، ص ۲۶۲)

(نوٹ) کفل الفقیہ اور فتاویٰ رضویہ کے بارے میں صاحب نزہۃ الخواطر لکھتے ہیں :-

"یند رنظیرہ فی عصرہ فی الاطلاع علی الفقہ الحنفی وجزئیاتہ یشھد بذلک مجموع فتاوٰیہ وکتابہ کفل الفقیہ الفاھم فی احکام قرطاس الدراھم الذی الفہ فی مکۃ سنۃ ثلاث و عشرین و ثلاثمائۃ والف۔

(نزہۃ الخواطر، مطبوعہ حیدر آباد دکن ۱۳۹۰ھ، ج ۸، ص ۴۱)

لیڈن یونیورسٹی (ہالینڈ) کے شعبۂ علوم اسلامیہ کے پروفیسر جے، ایم، ایس بلیان نے کفل الفقیہ کا مطالعہ کیا تو راقم کو لکھا :-

"جہاں تک کفل الفقیہ کا تعلق ہے احمد رضا خاں کے دلائل کا مودودی کے دلائل سے تقابل کیا جانا چاہیے کیونکہ دونوں نے سود کا رد کیا ہے مگر کیا ایک ہی قسم کی بنیادوں پر ؟"

(مکتوب انگریزی محررہ ۲۳ مارچ ۱۹۷۹ء بنام راقم الحروف محمد مسعود احمد)

سید مامون البری مدنی نے امام احمد رضا کو 'جادو نگار' اور شیخ علی بن حسین مکی نے 'مرصع کار' قرار دیا ہے اور لکھا ہے :-

(ل) صاحب القلم الاسحار والکلم الفائق لطفها

نسیم الاسحار [1]

"جن کا قلم جادو کی طرح فریفتہ کرتا ہے جن کی باتوں کا لطف نسیم سحر پر فوقیت رکھتا ہے"۔

(ب) ابدی معانی المشکلات بیانه

ببدیع منطقة الجواهر نظمت [2]

" مشکلات اس سے کھلے اس کا بیان ایسا بدیع، جس کی لڑیوں سے ہے جواہر کو زیب و زینت"

اور شیخ سعید بن محمد (مدرس مسجد حرام، مکہ معظمہ) نے لکھا ہے کہ امام احمد رضا کی سطریں کیا ہیں گویا موتیوں کی لڑیاں ہیں :

کانها جواهر تکونت من الفاظ عذاب و

مواهب لا تدرك بید اکتساب [3]

"گویا وہ گوہر ہیں کہ شیریں لفظوں سے بنے، وہی عطیے ہیں کہ زورِ بازو سے نہیں ملتے"۔

شیخ حامد احمد محمد جداوی مکی فرماتے ہیں :-

فوجد تها شذرة من عسجد و جوهرة

من عقود در و یاقوت و زبرجد [4]

---

[1] مکتوب سید مامون البری مدنی، محررہ محرم الحرام ۱۳۲۶ھ، بنام احمد رضا خاں۔

[2] احمد رضا خاں : حسام الحرمین مطبوعہ لاہور ۱۳۹۵ھ، ص ۷۳

[3] احمد رضا خاں : رسائل رضویہ (مرتبہ محمد عبد الحکیم اختر شاہجہانپوری المظہری) ج ۲، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ، ص ۲۲۶

[4] احمد رضا خاں : حسام الحرمین، ص ۱۰۱

"تو میں نے اسے خالص سونے کا ٹکڑا پایا اور موتیوں اور یاقوت اور زبرجد کی لڑیوں سے ایک جوہر"

امام احمد رضا کے فتاویٰ العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ کی جلد پنجم کا حصہ اول ۱۳۹۲ھ میں لاہور سے شائع ہوا ہے، امام احمد رضا نے عربی میں اس کا مقدمہ لکھا ہے اور یہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ اس مقدمے میں ۹۰ کتبِ فقہ کے نام بے تکان سلکِ مروارید کی مانند اس طرح آئے ہیں کہ مقدمہ کی معنویت مجروح تو کیا ہوتی اور دوبالا ہو گئی ——— ناموں کو عبارت میں اس طرح کھپا دینا کوئی آسان کام نہیں، یہ وہی کر سکتا ہے جس کو فقہ کے ساتھ ساتھ ادب پر بھی مکمل عبور حاصل ہو۔

عبدالرزاق بن عبدالصمد قادری نے امام احمد رضا کی زبان و بیان کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

و یذعن لفصاحتها کل ناظم و ناثر [1]

"اور سب ناظم و ناثر اس کی فصاحت کے آگے گردن جھکائے ہوئے ہیں۔"

اور شیخ اسعد بن دہان مکی نے تو یہاں تک لکھا ہے:۔

العلامة الذی افتخرت به الاواخر علی الاوائل و الفهامة الذی ترک ستیانه سحبان باقل [2]

"وہ علامہ جس کے سبب پچھلے، اگلوں پر فخر کرتے ہیں اور جلیل فہم والا جس نے اپنے بیانِ روشن سے سحبانِ فصیح البیان کو باقل بے زبان کر چھوڑا۔"

---

[1] احمد رضا خان: رسائلِ رضویہ، ج ۱، ص ۱۵۸

[2] احمد رضا خان: حسام الحرمین، ص ۷۹

اور شیخ علی بن حسین مکی نے "رب البلاغۃ" کے خطاب سے نوازا ہے ۔

ذا خبرۃ مولی المعارف والھدٰی

رب البلاغۃ من بہ الدنیا تباھت ۔ [1]

"رب بلاغت کا، معارف کا، ہدیٰ کا مولیٰ ، صاحبِ علم کہ دنیا کا ہے ناز و نزہت ۔"

امام احمد رضا کا مقامِ فقاہت

(ا)

امام احمد رضا کے فرزند مولانا حامد رضا خاں (م ۱۳۶۲ھ) نے لکھا ہے کہ امام احمد رضا :-

"بعد وصال حضرت اقدس والد ماجد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تمام اقطار ہندو بنگال و برہما حتیٰ کہ چین، امریکا و افریقہ و عدن وغیرہا سے مرجع افتاء ہوئے ۔" [1]

خود امام احمد رضا فتاوٰی رضویہ میں لکھتے ہیں :-

"فقیر کے یہاں علاوہ .... دیگر مشاغلِ کثیرہ دینیّہ کے کارِ فتوٰی اس درجہ وافر ہے کہ دس مفتیوں کے کام سے زائد ہے، شہر و دیگر بلاد و امصار جملہ اقطار ہندوستان و بنگال و پنجاب و ملیبار، برما و ارکان و چین و غزنی و امریکہ و افریقہ حتٰے کہ سرکار حرمین محترمین سے استفتاء آتے ہیں اور ایک وقت میں پانچ پانچ سو جمع ہو جاتے ہیں ۔" [2]

---

[1] حامد رضا خاں : سلامۃ اللہ لاہل السنۃ (۱۳۳۲ھ) ، مطبوعہ بریلی ، ص ۵۴، ۵۵

[2] احمد رضا خاں : العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ ، ج ۴ ، ص ۱۴۹

ہندوستان، چین، افریقہ، امریکہ اور عرب سے آنے والے یہ استفتار اس امر کی غمازی کرتے ہیں کہ امام احمد رضا اپنے معاصرین میں یگانہ و یکتا تھے اور علمائے عرب بھی ان کی فقاہت کے معترف تھے۔

(ب)

فتاوی الحرمین (۱۳۱۷ھ)، الدولۃ المکیہ (۱۳۲۳ھ)، حسام الحرمین (۱۳۲۴ھ) اور کفل الفقیہ الفاہم (۱۳۲۴ھ) کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ علمائے حرمین کی نظر میں امام احمد رضا کا مقامِ فقاہت کتنا بلند تھا، اتنا بلند کہ معاصرین میں کوئی ان کا ہم پلہ نہ ہوگا ——— آئیے علمائے حرمین کے تأثرات ملاحظہ کیجیے:۔

(ا) شیخ آدم بن حجیری مکی فرماتے ہیں:۔

ودلت عباراتہا علی افضل القائل انہ قدوۃ الاماثل [۱]

"اس کی عبارت فضلِ مصنف پر دلیل ہے کہ وہ پیشوائے عمدگانِ جلیل ہے۔"

(ب) شیخ عبدالرحمٰن دہان مکی فرماتے ہیں:۔

الذی شہد لہ علماء البلد الحرام بانہ السید الفرد الامام [۲]

(ج) شیخ عبداللہ نابلسی مدنی فرماتے ہیں:۔

وھو لنادرۃ ھذا الزمان وعزۃ ھذا الدھر والاوان .... یتیمۃ الدھر بلا توان [۳]

---

[۱] احمد رضا خاں: رسائلِ رضویہ (مرتبہ محمد عبدالحکیم اختر) ج ۲، ص ۱۵۲

[۲] احمد رضا خاں: حسام الحرمین، مطبوعہ لاہور، ص ۸۳

[۳] احمد رضا خاں: الدولۃ المکیہ مطبوعہ کراچی، ص ۹۴-۹۶

(د) شیخ محمد مختار بن عطارد الجاوی المکی فرماتے ہیں :-

وان المؤلف من سلطان العلماء المحققین فی ھذا الزمان وان کلامہ کلہ حق صراح فکان من معجزات نبینا صلی اللہ علیہ وسلم اظہر اللہ تعالی علی ید ھذا الامام الاوحد [1]

" بیشک مؤلف اس زمانے میں علماء محققین کا بادشاہ ہے اور اسکی ساری باتیں سچی ہیں، گویا وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں سے ایک معجزہ ہے جو اس یگانہ امام کے دست مبارک پر حق تعالے نے ظاہر فرمایا۔"

(ھ) اخوند جان بخاری مجاور حرمین شریفین تحریر فرماتے ہیں :-

واواخرھم علی اقدام اوائلھم بل اتوا بما لم یظھر من اوائلھم وقبائلھم فھم فی الجد والاجتھاد ازید من اھالی

---

[1] احمد رضا خاں : الدولۃ المکیہ ، مطبوعہ کراچی ، ص ۲۷۰

امام احمد رضا کے خلیفہ مولانا ظفر الدین رضوی بہاری (م ۱۳۸۲ھ) نے امام احمد رضا کے افادات حدیث کو جمع کر کے اس کا نام الافادۃ الرضویہ رکھا، اس کا قلمی نسخہ مولوی محمود احمد قادری (مدرسہ احسن المدارس، کانپور) کے پاس ہے اور وہ اس پر نظر ثانی فرما رہے ہیں۔

علوم حدیث میں امام احمد رضا کے تبحر و تعمق کو دیکھنا ہو تو ان کا رسالہ الفضل الموہبی (معزہ مولانا افتخار احمد قادری مطبوعہ لاہور) مطالعہ فرمائیں۔ مفتی سید شجاعت علی قادری نے اپنی فاضلانہ کتاب مجدد الامۃ (مطبوعہ کراچی ۱۹۷۹ء/۱۳۹۹ھ، ص ۶۹-۹۸) رسالہ مذکورہ کے اہم اقتباسات نقل کئے ہیں۔ — مسعود

آکثر البلاد [1]

"ان کے پچھلے، اگلوں کے قدم بقدم چلے ہیں بلکہ وہ لائے جو اگلوں سے کم ظاہر ہوئے ہیں تو اکثر شہر والوں سے کوشش و اجتہاد میں بڑھ کر رہے"

(۹) شیخ محمد لیسین احمد الخیاری مدنی تحریر فرماتے ہیں :-

کیف لا وھو امام المحدثین [2]

"کیوں نہ ہو کہ وہ محدثین کے امام ہیں"

(۱۰)

مندرجہ بالا تاثرات سے اندازہ ہوتا ہے کہ علماء حرمین کی نظر میں امام احمد رضا 'قدوۃ الاماثل' تھے، 'یکتائے زمانہ' تھے، 'سلطان المحققین' تھے 'سلطان المجتہدین' تھے اور 'امام المحدثین' تھے ——— یہ کوئی مبالغہ نہیں، یہ ان لوگوں کے تاثرات ہیں جو امام احمد رضا کی شخصیت سے زیادہ ان کی نگارشات سے واقف تھے ——— بلاشبہ امام احمد رضا 'امام الفقہاء' اور 'امام المحدثین' تھے ——— ان کی حیرت انگیز قوت حافظہ صحابہ عظام اور ائمہ محدثین کرام کی یاد تازہ کر رہی ہے، بے شک وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ تھے جو چودھویں صدی ہجری میں ظاہر ہوا۔

امام احمد رضا کی قوتِ حافظہ کے سلسلے میں ان کے خلیفہ مولانا ظفر الدین رضوی لکھتے ہیں کہ قرآن شریف حفظ کرنے پر آئے تو روزانہ ایک پارہ حفظ کر کے تیس دن میں تیس پارے حفظ کر لئے [3]

---

[1] احمد رضا خاں : الدولۃ المکیہ ، مطبوعہ کراچی ، ص ۷۲

[2] احمد رضا خاں : رسائل رضویہ (مرتبہ محمد عبد الحکیم اختر) ج ۱ ، مطبوعہ لاہور ، ص ۱۴۸

[3] ظفر الدین رضوی ، حیاتِ اعلیٰ حضرت ، مطبوعہ کراچی ، ص ۳۶

مولانائے موصوف ایک اور واقعہ لکھتے ہیں کہ امام احمد رضا پیلی بھیت (یو۔پی۔انڈیا) میں اپنے دوست مولانا وصی احمد محدث سورتی (م ۱۳۳۴ھ) کے ہاں مقیم تھے وہاں کتاب عقود الدریہ فی تنقیح الفتاوی الحامدیہ کا ذکر نکل آیا، امام احمد رضا نے اس وقت تک مطالعہ نہ کی تھی چنانچہ محدث موصوف سے لیکر دونوں جلدیں ایک دن اور رات میں دیکھ کر واپس کر دیں، محدث موصوف نے دریافت کیا کہ کیا اس قدر مطالعہ کر لینا کافی ہو گیا تو امام احمد رضا نے جواباً فرمایا:۔

" اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امید ہے کہ دو تین مہینہ تک تو جہاں کی عبارت کی ضرورت ہو گی فتاویٰ میں لکھ دوں گا اور مضمون تو انشاء اللہ عمر بھر کے لئے محفوظ ہو گیا ۔"

اس قسم کی محیر العقول قوتِ حافظہ چودھویں صدی ہجری کیا، اس سے پہلے کی صدیوں میں بھی نظر نہیں آتی ماسوائے صدر اول خیر القرون سے اور اسکے قریبی زمانے کے۔ امام احمد رضا کی اسی حیرت انگیز قوتِ حافظہ کو دیکھ کر حافظ کتب حرم (مکہ معظمہ) سید اسمٰعیل بن خلیل نے یہاں تک فرما دیا کہ امام احمد رضا ایسے حضرات پر بھی سبقت لے گئے ہیں جن کو لاکھ لاکھ حدیثیں یاد ہیں چنانچہ وہ فرماتے ہیں:۔

التی لا یقدر علیٰ مثلہا اکثر الحفاظ [1]

" ایسی تصنیف پر وہ لوگ قادر نہیں جو حفاظِ علوم کہلائے ۔"

امام احمد رضا کی اسی محدثانہ شان کو دیکھتے ہوئے شیخ محمد یوسف مکی نے کہا تھا:۔

الذی افتخر بوجودہ الزمان [2]

" وہ جس کے وجود پہ زمانے کو ناز ہے ۔"

---

[1] احمد رضا خاں : رسائلِ رضویہ ، ج ۱ ، ص ۱۳۸

[2] احمد رضا خاں : حسام الحرمین ، ص ۸۵

(د)

امام احمد رضا اپنی فقیہانہ آن بان میں علمائے عرب وعجم پر سبقت لے گئے تھے، یہ کوئی مبالغہ نہیں حقیقت ہے۔ اس سلسلے میں یہ واقعہ قابلِ توجہ ہے۔

نوٹ کے بارے میں جو سوال علمائے مکہ نے امام احمد رضا سے کیا وہی سوال مفتی اعظم مکہ معظمہ شیخ جمال بن عبداللہ بن عمر حنفی سے زمانۂ ماضی میں کیا گیا تھا مگر وہ جواب نہ دے سکے اور صرف اتنا تحریر فرمایا :-

العلم امانۃ فی اعناق العلماء واللہ تعالیٰ اعلم [1]

"علم علماء کی گردنوں میں امانت ہے، اللہ سب سے زیادہ جاننے والا ہے ۔"

لیکن امام احمد رضا نے اس سوال کا شافی جواب دیا اور رسالہ کفل الفقیہ الفاہم تصنیف فرمایا۔ مفتی حنفیہ عبداللہ بن صدیق کے علم میں یہ بات تھی کہ سابق مفتی مکہ اس سوال کا جواب نہ دے سکے تھے چنانچہ جب انہوں نے کفل الفقیہ الفاہم مطالعہ فرمائی تو جواب پڑھ کر پھڑک گئے اور بے ساختہ فرمایا :-

این کان شیخ جمال بن عبداللہ من ھٰذا النص الصریح [2]

"شیخ جمال بن عبداللہ اس نصِ صریح سے کہاں غافل رہے ؟"

امام احمد رضا کی اسی فقیہانہ بصیرت کو دیکھ کر شیخ صالح کمال (سابق قاضی مکہ معظمہ) اپنے دورِ قضاۃ کے ایک ایک کر کے فیصلے سناتے۔ امام احمد رضا فیصلوں کی توثیق فرماتے تو خوش ہو جاتے اور رد فرماتے تو افسوس کرتے کہ غلط فیصلے کیوں کئے گئے ؟ [3]

[1] احمد رضا خاں : ملفوظات، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ ، ص ۱۳۷-۱۳۸

[2] احمد رضا خاں : الملفوظ ، ج ۲ ، مطبوعہ کراچی ، ص ۱۹

[3] ایضاً : ص ۲۱ (ملخصاً)

امام احمد رضا کے فتووں کی شان یہ تھی کہ جب حافظ کتبِ حرم شیخ اسمٰعیل بن خلیل نے مطالعہ کئے تو بے ساختہ پکار اٹھے :-

واللہ اقول والحق اقول انہ لو راٰھا ابوحنیفۃ النعمان لاقرت عینہ ولجعل مؤلفہا من جملۃ الاصحاب [1]

"قسم بخدا بالکل سچ کہتا ہوں کہ اگر ابو حنیفہ نعمان آپ کا فتاویٰ ملاحظہ فرماتے تو ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں اور اس کے مؤلف کو اپنے خاص شاگردوں میں شامل فرماتے۔"

(ھ)

یہ تو ۱۳۲۵ھ کی بات تھی، ۷۰ برس بعد ۱۳۹۵ھ میں جب ایک عرب فاضل کی نظر سے یہ فتوے گذرے تو وہ دل وجان سے گرویدہ ہو گئے ——— ذرا تفصیل ملاحظہ فرمائیں :-

ندوۃ العلماء (لکھنؤ) میں ۲۵ تا ۲۸ شوال ۱۳۹۵ھ ۸۵ سالہ جشنِ تعلیمی منایا گیا جس میں ملکی اور غیر ملکی مہمان شریک ہوئے، اس جشن میں کتابوں کی نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا تھا، ان کتابوں میں امام احمد رضا کا رسالہ خالص الاعتقاد بھی رکھا تھا، محمد بن سعود یونیورسٹی، ریاض (سعودی عرب) کے پروفیسر کلیۃ الشرعیہ شیخ عبد الفتاح ابو غدہ نے جب رسالہ خالص الاعتقاد دیکھا تو بے ساختہ دریافت کیا :-

این مجموعۃ فتاوی الامام احمد رضا البریلوی ؟

حاضرین نے بات سنی اَن سنی کر دی ——— الجامعۃ الاشرفیہ (مبارک پور، اعظم گڑھ) کے استاد مولانا محمد المبین اختر الاعظمی کو اس کی اطلاع ملی تو وہ پروفیسر موصوف سے

---

[1] احمد رضا خاں : رسائلِ رضویہ، ج ۲، ص ۲۵۸ (مکتوب سید اسمٰعیل بن خلیل محررہ ۲۶ ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ بنام امام احمد رضا خاں)

ان کی قیام گاہ پر ملاقات کے لئے حاضر ہوئے اور پوچھا کہ آپ امام احمد رضا سے کیسے متعارف ہوئے، جواباً پروفیسر موصوف نے فرمایا کہ وہ کسی سفر پر جا رہے تھے ان کے ہمسفر کے پاس فتاویٰ رضویہ تھا، میں نے ایک عربی فتویٰ پڑھ کر جو دیکھا تو مجھے محسوس ہوا کہ یہ شخص کوئی بڑا عالم اور اپنے وقت کا زبردست فقیہ تھا سلہ

ہندوستان کے مشہور پارسی ماہر قانون اور مسلم پرسنل لا ر کے مصنف پروفیسر ملا ۱۹۳۶ء میں جے پور کے پارسی سیکرٹری آف اسٹیٹ مسٹر کھمباٹا کے ہاں مہمان ہوئے، مسٹر کھمباٹا نے جے پور کے ایک اور ماہر قانون جج مولوی سید عبدالسلام خیال کو بھی اپنے ہاں مدعو کیا چنانچہ وہ اور ان کے صاحبزادگان کے اتالیق علامہ نور احمد قادری (جو اس وقت سفارتخانۂ انڈونیشیا، اسلام آباد میں "مؤرخِ پاکستان" کے لقب سے جانے پہچانے جاتے ہیں) مسٹر کھمباٹا کے ہاں گئے۔

جج صاحب نے پروفیسر ملا سے تعارف کے بعد فقہ اسلام سے متعلق استفسارات کئے۔ پروفیسر ملا نے ہندوستان میں فقہ حنفی کا ذکر کرتے ہوئے جو کچھ کہا وہ علامہ نور احمد قادری کی زبانی سنیے :-

" ہندوستان میں فقہِ حنفی کا تذکرہ کرتے ہوئے انہوں نے میرے سامنے جج صاحب سے کہا کہ ہندوستان کا بھی بڑا کارنامہ ہے، فقہِ حنفیہ میں بہت کچھ لکھا گیا اور بالخصوص دو کتابیں تو بہت ہی بڑی لکھی گئیں، ایک فتاویٰ عالمگیری اور دوسری فتاویٰ رضویہ "سلہ

پروفیسر ملا نے ایک استفسار کے جواب میں مزید کہا :-

سلہ محمد یٰسین اختر اعظمی : امام احمد رضا، اربابِ علم و دانش کی نظر میں، مطبوعہ الہ آباد، ص ۱۹۱-۱۹۲ (ملخصاً)

نوٹ : لیڈن یونیورسٹی، ہالینڈ کے پروفیسر جے۔ ایم۔ ایس بلجان (شعبۂ علوم اسلامیہ) کتب فتاویٰ کا مطالعہ کر رہے ہیں، فتاویٰ رضویہ بھی ان کے زیر مطالعہ ہے۔ مسعود

سلہ مکتوب علامہ نور احمد قادری، مکتوبہ ۷ رجنوری ۱۹۸۱ء از اسلام آباد

"علم فقہ کے سلسلے میں مولانا سورتی[1] سے گجرات میں اور مولانا امجد علی[2] سے اجمیر شریف میں استفادہ کیا ہے۔" [3]

(و)

علماءِ عرب میں امام احمد رضا کی عربی تصنیفات کے مطالعہ کا بے حد اشتیاق پایا جاتا ہے ——— ۷۰ برس پہلے جو ذوق و شوق تھا وہ آج بھی موجود ہے۔

حافظِ کتبِ حرم سید اسمٰعیل بن خلیل، امام احمد رضا سے ردالمحتار پر ان کا عربی حاشیہ طلب فرماتے ہوئے لکھتے ہیں :۔

وتحریراتکم السنی علی حاشیۃ ابن عابدین

لا یخفی جنابکم انی من المحتاجین الیہا ،

---

[1] مولانا وصی احمد محدث سورتی ۱۸۳۶ء میں راندیر (ضلع سورت، بھارت) میں پیدا ہوئے، ...اکابرینِ وقت سے تحصیلِ علوم فرمائی، مختلف مدارس میں درس دیا، ۱۳۰۰ھ میں پیلی بھیت (بھارت) میں مدرسۃ الحدیث قائم کیا، علوم و فنون کے علاوہ چالیس سال تک درسِ حدیث دیا، ۸ جمادی الاخریٰ ۱۳۳۴ھ / ۱۹۱۶ء کو پیلی بھیت میں وصال فرمایا۔ سنن نسائی، جلالین شریف، مشکوٰۃ شریف پر حواشی کے علاوہ بہت سی تصانیف آپ سے یادگار ہیں۔ امام احمد رضا کے آپ سے نہایت ...ی مخلصانہ تعلقات تھے خواجہ رضی حیدر نے "تذکرہ محدث سورتی" کے عنوان سے آپ کی سوانح لکھی جو کراچی سے شائع ہو گئی ہے

[2] مولانا امجد علی اعظمی، مشاہیر اہلِ سنت میں سے ہیں، آپ محدث سورتی کے شاگرد ہیں ...ور امام احمد رضا سے خلافت و اجازت حاصل ہے، دار العلوم معینیہ عثمانیہ، اجمیر شریف میں آپ نے ...نام پیدا کیا، مولانا حبیب الرحمٰن شیروانی آپ کو منتخب استادوں میں شمار کرتے تھے، ۱۳۶۷ھ ...میں آپ نے وصال فرمایا، بہارِ شریعت اور مجموعۂ فتاویٰ کی چار مجلدات آپ سے ...یادگار ہیں۔ مسعود

[3] مکتوب علامہ نور احمد قادری، مکتوبہ ۷ جنوری ۱۹۸۱ء، از اسلام آباد

مسعود

جعلکم اللہ من المحسنین [1]

" اور حضرت کو معلوم ہے کہ میں ان تحریرات کا محتاج ہوں جو آپنے حاشیۂ ابنِ عابدین پر افادہ فرمائے، اللہ تعالےٰ آپ کو محسنین میں شامل فرمائے۔"

اور مولانا سید مامون البری مدنی، امام احمد رضا کی عربی مصنفات کے مطالعہ کا اشتیاق ظاہر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

ونرجو ایضا من حضرتکم ان ترسلوا لنا بعضا من تالیفکم العربیۃ [2]

" آپ کی بارگاہ سے امید ہے کہ اپنی بعض تالیفاتِ عربیہ ارسال فرمائینگے۔"

علماءِ عرب کے مندرجہ بالا تأثرات کو پڑھ کر اور ان کے ذوق وشوق دیکھ کر بہ ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ امام احمد رضا کی عربی تصنیفات کو جلد از جلد منظرِ عام پر لایا جائے خصوصاً وہ جن کا تعلق علمِ حدیث اور علمِ فقہ سے ہے، نیز یہ بھی ضروری ہے کہ عالمِ اسلام کے کسی جامعہ کے فاضل امام احمد رضا کی فقاہت پر عربی میں ایک تحقیقی مقالہ پیش کریں تاکہ یہ عبقری عصر عالم آشکار ہو [3]

---

[1] مکتوب سید اسمٰعیل بن خلیل، محررہ ۱۶ ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ بنام امام احمد رضا۔

[2] مکتوب سید مامون البری مدنی، محررہ محرم الحرام ۱۳۲۶ھ، بنام احمد رضا

[3] (۱) ۱۹۷۸ء میں مولانا ارشد القادری (سیکرٹری جنرل ورلڈ اسلامک مشن، بریڈفورڈ، انگلستان) نے اطلاع دی تھی کہ مولانا حسن رضا خاں، پٹنہ یونیورسٹی (بھارت) سے امام احمد رضا کی فقاہت پر ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں، پھر ۱۹۷۹ء میں خود مولانا حسن رضا خاں کے مکتوب سے معلوم ہوا کہ ان کو ڈگری مل گئی ہے، حال ہی میں محمد آباد گوہنہ (اعظم گڑھ، بھارت) سے مولانا محمد احمد مصباحی نے اطلاع دی کہ یہ مقالہ اسلامک پبلی کیشنز سینٹر، پٹنہ نے شائع کر دیا ہے، مولانائے موصوف نے ازراہِ عنایت اسکی ایک جلد بھی ارسال فرمائی۔ یہ جلد بڑے سائز کے ۲۸۰ صفحات پر مشتمل ہے اور بعنوان "فقیہِ اسلام"

(بقیہ برصفحہ آئندہ)

مقامِ امام احمد رضا

بلاشبہ علم و فضل میں امام احمد رضا کا ان کے معاصرین میں کوئی ہم پلہ نہ تھا، اگر کوئی محقق بغیر کسی تعصب و تنگدلی کے معاصرین کے آثارِ علمیہ اور امام احمد رضا کے آثارِ علمیہ کا تقابلی مطالعہ کریں تو یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جائے گی کہ امام احمد رضا کا ان کے عہد میں کوئی ثانی نہ تھا اور پھر کثرتِ علوم پر امام احمد رضا کو جو عبور اور مہارت حاصل تھی اس کی نظیر اُن کے عہد میں کیا، ماضی میں بھی شاذ ہی نظر آتی ہے۔

علماءِ حرمین شریفین میں نہ صرف علمی حیثیت سے بلکہ شخصی حیثیت سے بھی امام احمد رضا کا پایہ بہت بلند تھا جس کا اندازہ اُن سنداتِ اجازتِ حدیث و بیعت سے ہوتا ہے جو امام احمد رضا نے علماءِ حرمین کو جاری کیں اور ان مکتوبات سے جو علمائے حرمین نے آپ کو بھیجے[1] نیز خود امام احمد رضا کے ملفوظات[2]، ان کے

—— اس میں شک نہیں کہ یہ مقالہ نہایت ہی وقیع ہے اور قابلِ مطالعہ، خصوصاً ان حضرات کے لئے جو امام احمد رضا کی فقاہت اور علمیت سے باخبر نہیں۔ مسعود

مفتی سید شجاعت علی قادری (دار العلوم نعیمیہ کراچی) نے مجدد الامہ کے نام سے امام احمد رضا کے عنوان سے ایک نہایت ہی دقیع مقالہ عربی زبان میں لکھا ہے جو ۱۳۹۹ھ میں کراچی سے شائع ہو گیا ہے۔ اس مقالے میں امام احمد رضا کی زندگی اور فکر سے متعلق تقریباً تمام پہلوؤں پر جامعیت کے ساتھ بحث کی گئی ہے، بلاشبہ عربی زبان میں امام احمد رضا پر یہ پہلی کامیاب تصنیف ہے لیکن اس کے بعد ضرورت ہے کہ امام احمد رضا کے ہر پہلو پر مذکورہ مستقل تصانیف پیش کی جائیں، ان کی زندگی ایک بحرِ ناپیدا کنار ہے۔ مسعود

[1] حامد رضا خاں: الاجازات المتینہ (مشمولہ رسائلِ رضویہ، ج ۲) ، ص ۲۵۶-۲۶۷

[2] احمد رضا خاں: الملفوظ ، ج ۲ ، مطبوعہ کراچی ، ص ۲ تا ۱۴

صاحبزادے کی نگارشات[1] اور علماءِ عرب کی تصدیقات کے مطالعہ سے بھی ہوتا ہے[2]۔
حافظِ کتبِ الحرم شیخ اسمٰعیل بن سید خلیل نے تو یہاں تک کہہ دیا :۔

(الف) بل اقول لو قیل فی حقہ انہ مجدد ھٰذا القرن لکان حقا وصدقا[3]

"بلکہ میں کہتا ہوں کہ اس کے حق میں یہ کہا جائے کہ وہ اس صدی کا مجدد ہے تو بیشک یہ بات سچی و صحیح ہو"

اور شیخ موسیٰ علی شامی ازہری احمدی دردیروی مدنی فرماتے ہیں :۔

(ب) امام الائمۃ المجدد لھٰذہ الامۃ[4]

"اماموں کے امام اور اس امتِ مسلمہ کے مجدد"

مجددِ امت، شخصی اور علمی دونوں خوبیوں کا جامع ہوتا ہے تو مندرجہ بالا اقتباسات امام احمد رضا کی جامعیتِ کاملہ کے آئینہ دار ہیں ـــــــ مجددِ وقت اپنے عہد کی اصلاح کے لئے آتا ہے اور چہار دانگِ عالم میں اس کا شہرہ ہوتا ہے ـــــــ آیئے دیکھیں مولانا سید مامون البری مدنی کیا فرما رہے ہیں :۔

(ج) فھو الحقیق بان یقال انہ فی عصرہ اوحد کیف و فضلہ اشہر من نار علیٰ علم[5]

"وہ اس لائق ہیں کہ کہا جائے کہ ان جیسا ان کے زمانے میں کوئی نہیں کیونکہ ان کا فضل و کمال اس آگ سے زیادہ مشہور ہے"

---

[1] حامد رضا خاں : کفل الفقیہ الفاہم ، مطبوعہ لاہور ، ص ۴ تا ۸
[2] احمد رضا خاں : رسائلِ رضویہ ، ج ۱ (۱۳۹۴ھ) ، ج ۲ (۱۳۹۶ھ) ، مطبوعہ لاہور
[3] احمد رضا خاں : حسام الحرمین ، مطبوعہ لاہور ، ص ۵۱
[4] احمد رضا خاں : الدولۃ المکیہ ، مطبوعہ کراچی ، ص ۲۶۴
[5] مکتوب سید مامون البری مدنی ، رسائل رضویہ ، ج ۱ ، ص ۱۳۶

جو پہاڑ کی چوٹی پر جلائی جاتی ہے"
اور مولانا تفضل الحق مکی، امام احمد رضا کے تعمق و تفکر اور دلائل و براہین کو دیکھ کر بے ساختہ پکار اُٹھتے ہیں :-

(د) الدالۃ علی رسوخ علوم المؤلف العالم العلامۃ الفھامۃ الذی ھو فی الاعیان بمنزلۃ العین فی الانسان [1]

"یہ جوابات بتا رہے ہیں کہ مؤلف عالم علامہ، فاضل فہامہ ہے اور عمائد میں ایسا ہے جیسے بدن میں آنکھ"

واقعی مجدد عصر کی حیثیت اپنے اعیان واقران میں ایسی ہی ہوتی ہے جیسے جسم انسان میں آنکھ بلکہ 'انسان' کی مناسبت سے یہ کہا جائے کہ آنکھ کی پتلی تو زیادہ مناسب ہوگا۔

اجلۂ علماء حرمین شریفین امام احمد رضا کی جو قدر و منزلت کرتے تھے اس کا کچھ اندازہ ان واقعات سے لگایا جاسکتا ہے۔

(ا) مکہ معظمہ میں شیخ الخطباء، کبیر العلماء مولانا شیخ احمد ابوالخیر میرداد ضعیفی کی وجہ سے امام احمد رضا کے پاس نہ آسکے چنانچہ انہوں نے یاد فرمایا اور امام احمد رضا کی زبانی رسالہ الدولۃ المکیہ سماعت فرمایا، رخصت ہوتے وقت امام احمد رضا نے ان کے زانوئے مبارک کو ہاتھ لگایا تو بے ساختہ ارشاد فرمایا :-

انا اقبل ارجلکم انا اقبل نعالکم [2]

"ہم آپ کے پیروں کو بوسہ دیں، ہم آپکی جوتیوں کو چومیں"

(ب) ۱۳۲۴ھ میں مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ روانگی سے ایک روز قبل امام احمد رضا نے

---

[1] احمد رضا خاں : رسائل رضویہ ، ج۱ ، ص۱۳۶
[2] احمد رضا خاں : الملفوظ ، ج۱ ، ص۱۰

وقت زیارتِ روضۂ انور میں یہ جملہ ارشاد فرمایا :۔

" روضۂ انور پر ایک نگاہ پڑ جائے پھر دم نکل آئے " ۱

اس وقت سابق قاضیٔ مکہ معظمہ شیخ صالح کمال موجود تھے، یہ سنتے ہی بے تابانہ انھوں نے فرمایا :۔

نعود ثم نعود ثم نعود ثم تسکون ۲

" ہرگز نہیں، روضۂ انور حاضر ہو کر پھر حاضر ہو، پھر حاضر ہو، پھر مدینہ طیبہ میں وفات نصیب ہو "

(۳) مولانا محمد کریم اللہ مہاجر مدنی اپنی عینی شہادت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں :۔

انی مقیم بالمدینۃ الامینۃ منذ سنین و یاتیہا من الہند الوف من العلمین فیہم علماء وصلحاء واتقیاء رأیتہم یدورون فی سکک البلد لا یلتفت الیہم من اہلہ ورأی العلماء والکبار العظماء الیک مہرعین وبالاجلال مسرعین ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء ۳

" میں سالہا سال سے مدینہ منورہ میں رہتا ہوں، ہندوستان سے ہزاروں انسان آتے ہیں، ان میں علماء، صلحاء، اتقیاء سب ہوتے ہیں میں نے دیکھا کہ یہ لوگ مدینہ طیبہ کی گلیوں میں گھومتے پھرتے ہیں، کوئی ان کی طرف پلٹ کر بھی نہیں دیکھتا لیکن ان کی مقبولیت کی عجب شان

---

۱ احمد رضا خاں : الملفوظ ، ج۲ ، ص ۲۳

۲ ایضاً : ص ۲۳

۳ محمد رضا خاں : رسائلِ رضویہ ، ص ۲۵۴

دیکھتا ہوں کہ بڑے بڑے علماء و بزرگ آپ کی طرف دوڑے چلے آرہے ہیں اور تعظیم بجالانے میں جلدی کر رہے ہیں۔"

امام احمد رضا کی محبوبیت اور مرجعیت کا جو اُس وقت عالم تھا، اس کے کچھ آثار اب بھی نظر آتے ہیں ——— آئیے مولانا غلام مصطفیٰ (مدرس مدرسہ عربیہ اشرف العلوم، راجشاہی، بنگلہ دیش) کی زبانی سنیے :-

(ا) ۱۳۷۹ھ میں حج بیت اللہ شریف کے موقع پر چند رفیقوں کے ساتھ مولانا سید محمد علوی (مکہ معظمہ) کے درِ دولت پر حاضر ہوئے، جب اپنا تعارف ان الفاظ میں کرایا :-

نحن تلامیذ تلامیذ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان البریلوی رحمۃ اللہ علیہ [1]

تو سید محمد علوی سروقد کھڑے ہو گئے اور ایک ایک سے معانقہ و مصافحہ کیا اور پھر فرمایا :-

نحن نعرفہ بتصنیفاتہ و تالیفاتہ حبہ علامۃ السنۃ و بغضہ علامۃ البدعۃ [2]

" ہم امام احمد رضا کو ان کی تصانیف اور تالیفات کے ذریعہ جانتے ہیں، ان سے محبت سنت کی علامت ہے اور ان سے عناد بدعت کی نشانی ہے۔"

(ب) اسی طرح مولانا غلام مصطفیٰ اپنے رفقاء کے ساتھ عمر رسیدہ بزرگ علامہ شیخ محمد مغربی الجزائری سے ملے اور ان سے اپنا تعارف کرایا تو وہ بھی اُٹھ کر

[1,2] غلام مصطفیٰ : سفر نامہ حرمین طیبین (بنگلہ دیش) مطبوعہ ۱۹۶۰ء، ص ۶۶
بدر الدین احمد رضوی : سوانح اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی، مطبوعہ لاہور، ص ۱۹۸

ایک ایک سے بغلگیر ہوئے اور مصافحہ کیا اور فرمایا :۔

"حضرت علامہ فاضل بریلوی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) میرے ہمعصر اور میرے دوست تھے، ہم آج بھی ان کے علم و فضل کے مداح ہیں اور ہمیشہ دعاؤں میں یاد رکھتے ہیں" لہ

(ج) ۸۰ سالہ بزرگ مولانا عبدالرحمٰن سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے امام احمد رضا کے تبرکات دکھائے جو اُن کے پاس محفوظ تھے اور فرمایا :۔

"میں اس وقت چھوٹا تھا اور ذی ہوش تھا، مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ علمائے حرم شریف جب اعلیٰ حضرت سے ملتے تو ان کی دست بوسی کرتے اور اتنا احترام فرماتے کہ میں نے اتنا احترام کسی ہندوستانی عالم کا نہیں دیکھا" ٢ہ

امام احمد رضا کے علمی آثار

(ا)

امام احمد رضا تصنیف و تالیف اور تحقیق و تدقیق کے میدان میں معاصرین و متاخرین پر گوئے سبقت لے گئے ہیں، ان کی مختصر سے مختصر تحریر بھی گنجینۂ علم و عرفان ہے۔ ان کا ہر فتوٰے ایک تحقیقی مقالہ کا حکم رکھتا ہے، ان کے فتوے (جو بارہ ضخیم مجلدات پر مشتمل ہیں) اگر ایک ایک کر کے جدید تدوینی تکنیک کے مطابق مدوّن کیے جائیں تو اپنے موضوع پر بہترین تحقیقی مقالات شمار کیے جا سکتے

لہ ایضاً : ص ۷۰ ، سوانح اعلیٰ حضرت ، ص ۳۰۰

٢ہ ایضاً : ص ۷۴ ، ایضاً ، ص ۳۰۲

ہیں جن کی تعداد سینکڑوں سے متجاوز ہوگی۔

امام احمد رضا کا ایک فتویٰ مسمیٰ بنام تاریخی شرح المطالب فی مبحث ابی طالب (۱۳۱۶ھ) ہے، یہ مشکل سے ۵۰ صفحات پر مشتمل ہوگا مگر اس میں ۳۰ کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے، اس دور میں جبکہ تحقیق کے اعلیٰ معیار قائم ہو چکے ہیں اتنے مختصر مقالے میں اس قدر حوالے شاذ ہی نظر آتے ہیں۔

یہ امر قابلِ توجہ ہے کہ امام احمد رضا نے تحقیق کا یہ اعلیٰ معیار اس وقت قائم کیا جبکہ کم از کم ہندوستان میں ایسی مثالیں نظر نہیں آتیں، امام احمد رضا کی ہر تصنیف، ہر تالیف، ہر فتویٰ، ہر رسالہ، ہر تحریر اعلیٰ ترین تحقیق کا نمونہ ہے ——— ان کا وجودِ مسعود عالمِ اسلام بالخصوص پاک و ہند کے لئے باعثِ فخر ہے۔

(ب)

امام احمد رضا کی کثیر تصانیف ان کی تبحر علمی، قوتِ حافظہ اور سرعتِ تحریر کی مرہونِ منت ہیں۔ تبحرِ علمی اور قوتِ حافظہ کا حال تو آپ اوپر پڑھ چکے، سرعتِ تحریر کا یہ حال تھا کہ ایک دو روز کے اندر اندر نہایت اعلیٰ درجہ کے تحقیقی رسالے لکھ لیا کرتے تھے جو عام حالات میں ایک ماہ سے کم مدت میں نہ لکھے جائیں چنانچہ جب ۱۳۱۶ھ میں ۲۸ سوالات پر امام احمد رضا کا فتویٰ علماءِ حرمین کے سامنے پیش ہوا اور ان کو یہ معلوم ہوا کہ یہ صرف دو راتوں کی تخلیق ہے تو وہ حیران رہ گئے چنانچہ مولانا اخوند جان بخاری مجاور حرمین اس فتوے پر تصدیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

الا یری الی ھٰذہ العجالۃ النافعۃ فانھا وان امکن تحریرھا من غیر المؤلف الالمعی النحریر لکنھا مما یستبعد اتمامھا فیما ذکرہ من زمان قصیر [1]

---

[1] احمد رضا خاں: رسائلِ رضویہ، ج ۱، مطبوعہ لاہور، ص ۱۵۰

"کیا اس مفید رسالے کو نہیں دیکھتے، محال ہے کہ ذکی الطبع اور ماہر علوم مصنف (امام احمد رضا) کے علاوہ کوئی لکھ سکے، مگر یہ بات بعید ہے کہ اتنی مختصر مدت میں کوئی ایسا رسالہ مکمل کر سکے۔"

اور اسی رسالے پر کیا منحصر ہے تقریباً ہر تحریر مختصر سے مختصر وقت میں تخلیق کی گئی ــــــ مثلاً الدولۃ المکیہ ساڑھے آٹھ گھنٹے[1] میں مکمل ہوئی اور کفل الفقیہ الفاہم دو دن[2] میں مکمل ہوئی۔

(۷۰)

امام احمد رضا کی تصانیف کی تعداد کے بارے میں مختلف زمانوں میں مختلف حضرات نے مختلف تعداد لکھی ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تصانیف میں دن بدن اضافہ ہوتا جاتا تھا اور ہر آنے والا لمحہ ایک نئی تصنیف کا پیغام لے کر آتا ــــــ مولانا رحمٰن علی نے ۱۳۰۵ھ میں اپنی کتاب تذکرہ علمائے ہند (فارسی) مرتب کی، اس میں امام احمد رضا کی تصانیف کے بارے میں لکھا ہے:۔

تصانیفِ وے تا ایں زماں ہفتاد و پنج مجلد رسیدہ اند[3]

---

[1] ۲۶ر اور ۲۷ر ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ

[2] ۲۱ر اور ۲۳ر محرم الحرام ۱۳۲۴ھ

[3] رحمان علی : تذکرہ علمائے ہند، مطبوعہ لکھنؤ ۱۳۳۲ھ، ص ۱۸

نوٹ:۔ ۱۳۵۷ھ میں امام احمد رضا کے خلیفہ مولوی ظفرالدین رضوی نے حیاتِ اعلیٰ حضرت مرتب کی اس میں مولانا رحمان علی کا ذکر کرتے ہوئے مولانائے موصوف لکھتے ہیں:۔

"مصنفِ تذکرۂ علمائے ہند کے علم کے مطابق اس زمانے کی تصانیف ہیں، درحقیقت اعلیٰحضرت کی تصانیف چھ سو سے زائد ہیں جن کا مفصل بیان حیاتِ اعلیٰ حضرت، جلد دوم میں آتا ہے۔"

(حیاتِ اعلیٰحضرت، ج ۱، مطبوعہ کراچی، ص ۱۳)

امام احمد رضا نے ۱۳۲۴ھ میں علمائے حرمین کو سنداتِ اجازت جاری کیں۔ پہلی اور دوسری سند میں امام احمد رضا نے اپنی تصانیف کی تعداد ۲۰۰ تحریر فرمائی ہے نیز لکھا ہے کہ فتاوٰے العطایا النبویہ فی الفتاوٰے الرضویہ کی سات جلدیں مکمل ہو چکی ہیں [۱]

محرم ۱۳۲۷ھ میں امام احمد رضا کے خلیفہ مولوی ظفر الدین رضوی نے مولانا عبد الجبار حیدر آبادی کی فرمائش پر ایک رسالہ مرتب کیا تھا جس کا عنوان تھا

المجمل المعدد لتالیفات المجدد (۱۳۲۷ھ)

یہ رسالہ مطبع حنفیہ، پٹنہ غالباً سنۂ مذکورہ ہی میں شائع ہوا، اس میں پچاس علوم و فنون پر امام احمد رضا کی ۳۵۰ تصانیف کا ذکر ہے، جن میں ۱۰۰ عربی میں ہیں، ۲۷ فارسی میں اور ۲۲۳ اردو میں۔

مولوی ظفر الدین رضوی نے رسالہ کے آغاز میں یہ صراحت کی ہے :-

" یہ مجموعہ مع ذیل لبعض تالیفات اصحاب و احباب محرم ۱۳۲۷ھ تک ساڑھے تین سو تصنیفیں ہیں، ہیں نہیں کہتا کہ سب اسی قدر ہیں بلکہ یہ صرف وہ ہیں جو اس وقت کے استفسار میں میرے پیشِ نظر ہیں فضلِ خدا سے امیدِ واثق ہے کہ اگر تفحص تام اور تمام قدیم و جدید بستوں پر نظر عام کی جائے تو کم بیش پچاس رسالے اور نکلیں ،، [۲]

جب یہ رسالہ دوبارہ ۱۳۹۴ھ میں لاہور سے شائع ہوا تو مولوی محمود احمد قادری (استاد مدرسہ احسن المدارس قدیم، کانپور) نے حکیم محمد موسیٰ امرتسری (صدر مرکزی مجلسِ رضا، لاہور) کو لکھا :-

---

[۱] احمد رضا خاں : رسائلِ رضویہ، ج۲، مطبوعہ لاہور، ص ۲۷۲، ۳۳۴

[۲] ظفر الدین رضوی ، المجمل المعدد لتالیفات المجدد (۱۳۲۷ھ)، مطبوعہ پٹنہ، ص ۴

"مجھے آپ نے پہلے باخبر نہیں فرمایا ورنہ میں المجمل المعدد کو المجمل المفصل کردیتا، اعلیٰ حضرت قبلہ کی تصانیفِ مطبوعہ کی پوری تعداد خانقاہ برکاتیہ مارہرہ شریف (انڈیا) میں محفوظ ہے، مولانا مختار الدین (صدر شعبۂ عربی مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ) کے کتب خانے میں کچھ مخطوطات اور کچھ مطبوعات ضرور موجود ہیں" [1]

۱۳۹۶ھ میں ماہنامہ المیزان، (بمبئی) کا شاندار امام احمد رضا نمبر شائع ہوا، اس میں پچاس سے زیادہ علوم پر امام احمد رضا کی ۵۴۸ کتابوں کے نام اور دوسری تفصیلات سامنے آئی ہیں[2]، انہیں تفصیلات کو پاکستان سے شائع ہونے والی ایک ضخیم کتاب انوارِ رضا میں بھی پیش کیا گیا ہے[3]

امام احمد رضا کے شہزادے مفتیِ اعظم مولانا محمد مصطفٰے رضا خاں کے تلمیذِ رشید علامہ مفتی محمد اعجاز ولی قادری رضوی نے امام احمد رضا کی تصانیف کی تعداد ۱۰۰۰ لکھی ہے، انہوں نے لکھا ہے :-

صاحب التصانیف العالیۃ والتالیفات الباھرۃ التی بلغت اعدادھا فوق الالف [4]

اور مولوی محمود احمد رضوی قادری (تلمیذ ڈاکٹر مختار الدین آرزو ابن مولوی ظفر الدین

---

[1] مکتوب مولانا محمود احمد قادری، محررہ ۱۵ رفروری ۱۹۷۵ء، بنام حکیم محمد موسیٰ امرتسری

[2] المیزان (بمبئی) امام احمد رضا نمبر ۱۹۷۶ء/۱۳۹۶ھ، ص ۳۰۶-۳۲۴

[3] انوارِ رضا (لاہور) مطبوعہ ۱۳۹۷ھ ص ۳۲۸-۳۴۸

نوٹ: مفتی شجاعت علی قادری نے اپنی تالیف مجدد الامہ (مطبوعہ کراچی ۱۳۹۹ھ کے ص ۱۹۳، تا ۲۰۶ امام احمد رضا کی ۱۶۴ کتابوں کی تفصیلات دی ہیں۔ مسعود

[4] فضل رسول بدایونی، المعتقد المنتقد (۱۲۷۰ھ) مع تعلیقات امام احمد رضا، المعتمد المستند (۱۳۲۰ھ) مطبوعہ لاہور ص ۲۶۶ (ضمیمہ از محمد اعجاز ولی خاں)

رضوی خلیفۂ امام احمد رضا) نے لکھا ہے :-

"آپ نے گیارہ برس کی عمر میں ہدایۃ النحو کی شرح لکھی، یہ آپکی پہلی تصنیف ہے، اس کے بعد ایک ہزار کتابیں پچاس موضوعات پر تحریر فرمائیں" [۱]

بہر کیف امام احمد رضا کے وصال کے بعد تحقیق سے معلوم ہوا کہ تصانیف کی تعداد ایک ہزار سے بھی متجاوز ہے، امام احمد رضا کی بہت سی تصانیف تو ابتک شائع بھی نہیں ہو سکیں، چنانچہ دار العلوم منظر اسلام (بریلی) میں موجود ۲۴ علوم پر ۲۵۰ قلمی کتابوں کی ایک فہرست ماہنامہ اعلیٰ حضرت (بریلی) میں شائع ہوئی تھی [۲]

امام احمد رضا کی تصانیف کی ایک جامع فہرست مبارک پور (اعظم گڑھ، انڈیا) میں مکمل کی گئی ہے۔ دار العلوم اشرفیہ کے استاد مولانا محمد یٰسین اختر اعظمی اپنی تالیف میں تحریر فرماتے ہیں :-

"فاضل بریلوی کی تصانیف کی تفصیلی فہرست پوری تحقیق اور تلاش و جستجو کے بعد مولانا عبد المبین نعمانی صاحب نے مرتب فرمائی ہے جو المجمع الاسلامی (مبارک پور) کے زیر اہتمام منظر عام پر آئیگی" [۳]

(۱)

امام احمد رضا کی بہت سی کتابیں پاکستان و ہندوستان میں چھپی ہیں مگر زبانِ عربی میں سرِ دست مندرجہ ذیل کتابیں دستیاب ہو سکتی ہیں :-

۱- الفضل الموہبی فی معنی اذا صح الحدیث فھو مذہبی (۱۳۱۳ھ)، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۷ھ

---

[۱] محمود احمد قادری : تذکرہ علمائے اہلسنت، مطبوعہ کانپور ۱۳۹۱ھ، ص ۴۶

[۲] ماہنامہ اعلیٰ حضرت (بریلی) شمارے اکتوبر و دسمبر ۱۹۶۲ء

[۳] محمد یٰسین اختر : امام احمد رضا ارباب علم و دانش کی نظر میں، مطبوعہ الہ آباد ۱۳۹۷ھ، حاشیہ، ص ۴۲

(معربہ مولانا افتخار احمد قادری)

۲۔ فتاوی الحرمین برجف ندوۃ المین (۱۳۱۷ھ)، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۷ھ

۳۔ المستند المعتمد (۱۳۲۰ھ)، مطبوعہ استانبول ۱۳۹۵ھ

۴۔ الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ (۱۳۲۳ھ)، مطبوعہ کراچی

۵۔ کفل الفقیہ الفاہم فی احکام قرطاس الدراہم (۱۳۲۴ھ)، مطبوعہ لاہور

۶۔ حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین (۱۳۲۴ھ)، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۵ھ

۷۔ الاجازات المتینہ لعلماء بکۃ والمدینہ (۱۳۲۴ھ)، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۹ھ

۸۔ اجلی الاعلام بان الفتوٰی مطلقاً علی قول الامام، مطبوعہ استانبول ۱۳۹۵ھ

۹۔ جد الممتار حاشیہ رد المحتار (زیر طبع ۱۳۲۴ھ)، حیدرآباد دکن ۱۳۹۹ھ

زبانِ عربی میں امام احمد رضا کی ۲۰۰ کتابوں میں سے یہ چند دستیاب ہیں، آخری کتاب جد الممتار کے بارے میں امام احمد رضا نے لکھا ہے :۔

ارجوان لو جردت تعلیقاتی من هو امشه بلغت مجلدین مع ان فیها ماهی ایملوات وحوالات علی اسفاری او علی فتاوی او تحریراتی [1]

" مجھے امید ہے کہ اگر انہیں کتاب سے الگ کر دیا جائے تو دو جلدوں سے بڑھ جائیں گے حالانکہ ان میں اپنی دوسری کتابوں، اپنے فتاوے اور اپنی تحریرات کا حوالہ دے کر اشارات بھی کیے گئے ہیں "

مولانا محمد یٰسین اختر اعظمی نے اپنے مکتوب (محررہ ۶ر اپریل ۱۳۷۹ھ/ ۱۹۷۹ء) میں یہ خبر دی ہے کہ جد الممتار حیدرآباد دکن میں چھپ رہی ہے، اس میں

---

[1] احمد رضا خاں : رسائل رضویہ ، ج ۲ ، مطبوعہ لاہور ، ص ۳۰۸

شک نہیں کہ یہ حاشیہ قابلِ مطالعہ ہوگا کیونکہ خود امام احمد رضا نے اس کا خصوصیت سے ذکر فرمایا ہے، اس کے علاوہ علماءِ عرب نے اس کے مطالعہ کا شوق و ذوق ظاہر کیا ہے جیسا کہ مذکور ہوا۔

امام احمد رضا پر کام کی رفتار

(ل)

امام احمد رضا کی عظیم اور ہمہ گیر شخصیت اس امر کی مقتضی ہے کہ عالمِ اسلام کی جامعات میں اس کی طرف پوری توجہ دی جائے اور محققین مختلف پہلوؤں پر تحقیقی مقالات قلمبند کریں ——— اب تک جو کام ہوا ہے وہ ناکافی ہے ——— اردو میں تو پھر بھی بہت کچھ ہوگیا، عربی اور انگریزی میں تحقیق و تلاش کی مزید ضرورت ہے۔ امام احمد رضا کی زندگی میں اور اس کے بعد بھی غیر منقسم ہندوستان کے صوبہ جات یو۔پی، بہار، بنگال، پنجاب وغیرہ میں کام ہوتا رہا ——— تقریباً نصف صدی بعد لاہور میں حکیم محمد موسےٰ امرتسری کی سرپرستی میں مرکزی مجلسِ رضا قائم ہوئی، ۱۹۷۰ء سے اس نے اپنی مساعی کو تیز تر کردیا اور امام احمد رضا پر اردو میں بہت سے علمی مقالات شائع کر کے علمی حلقوں میں امام احمد رضا کو متعارف کرایا، عربی اور انگریزی میں بھی ایک دو رسالے شائع کئے گئے اور ہنوز سلسلۂ اشاعت جاری ہے ——— ایک نہایت اہم کام امام احمد رضا کے تلمیذِ رشید سید محمد محدث کچھوچھوی کے فرزندِ ارجمند و جانشین مولانا سید محمد جیلانی (مدیر ماہنامہ المیزان، بمبئی) نے ہندوستان میں یہ کیا کہ مارچ ۱۹۷۶ء/۱۳۹۶ھ میں ۶۴۲ صفحات پر مشتمل المیزان کا ایک ضخیم امام احمد رضا نمبر شائع کیا جس میں امام احمد رضا کے مختلف پہلوؤں پر مختلف فضلاء نے اردو میں ۷۷ مقالات پیش کئے ہیں ——— دوسرا اہم کام

پاکستان میں یہ ہوا کہ امام احمد رضا کے خلیفہ حضرت سید ابوالبرکات سید احمد (م ۱۳۹۸ھ) کی سرپرستی میں قائم ہونے والے علمی ادارے ترکت حنفیہ لمیٹڈ (لاہور) سے انوارِ رضا کے نام سے ... صفحات پر مشتمل ایک عظیم مجموعۂ مقالات (۱۳۹۷ھ) شائع کیا، مقالات کی تعداد ۶۰ ہے، اس کے علاوہ اور حضرات نے بھی کام کیا ہے[۱]، مثلاً پاکستان میں مولانا محمد عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری مظہری، مفتی سید شجاعت علی قادری، جناب محمد صادق قصوری اور مولانا محمد مرید احمد چشتی سیالوی نے امام احمد رضا پر اردو میں قابل قدر کام کیا ہے[۲]، ہندوستان میں مولانا محمد یٰسین اختر اعظمی اور مولانا افتخار احمد قادری نے بھی کام کیا ہے[۳]

(ب)

عربی میں غالباً سب سے پہلے ازہر یونیورسٹی (قاہرہ) کے پروفیسر ڈاکٹر محی الدین الوائی

---

[۱] (ا) ڈاکٹر محمد اسد نے امام احمد رضا پر کتابیں کے عنوان سے ایک مقالہ مرتب کیا ہے جو انوار رضا (ص ۳۴۹-۳۵۲) میں شامل ہے، اس میں انہوں نے امام احمد رضا سے متعلق بعض مقالوں اور کتابوں کی ایک فہرست پیش کی ہے۔ مسعود

(ب) راقم بھی حیاتِ امام احمد رضا کے عنوان سے ایک مبسوط سوانح مرتب کر رہا ہے اور اس سلسلے میں تقریباً ۵۰۰ کتب و رسائل اور اخبارات جمع کئے ہیں۔ مسعود

[۲] جناب محمد صادق قصوری نے خلفائے اعلیٰحضرت کے نام سے دو جلدیں مرتب کی ہیں، اسی طرح مولانا محمد مرید احمد چشتی سیالوی نے پاکستان و ہندوستان کے بیشمار فضلاء کے تأثرات کو دو جلدوں میں جمع کیا ہے۔ یہ سارا مواد مرکزی مجلسِ رضا، لاہور میں منتظر طباعت ہے۔

[۳] مولانا محمد یٰسین اختر اعظمی نے امام احمد رضا ارباب علم و دانش کی نظر میں کے عنوان سے ایک کتاب مرتب کی ہے جو ۱۳۹۶ھ میں الٰہ آباد سے طبع ہو کر مبارک پور (انڈیا) سے شائع ہو گئی ہے مولانا افتخار احمد قادری نے امام احمد رضا کا رسالہ الفضل الموہبی، عربی میں منتقل کیا ہے، یہ رسالہ ۱۳۹۷ھ میں لاہور سے شائع ہو گیا ہے۔ مسعود

نے "مسلکاً" اہلِ حدیث ہوتے ہوئے امام احمد رضا پر ایک وقیع مقالہ لکھا جو مشہور جریدہ صوت الشرق (قاہرہ) کے فروری ۱۹۷۰ء کے شمارے میں شائع ہوا ——— جزوی طور پر مفتی محمد اعجاز ولی خاں نے المستند المعتمد، مطبوعہ لاہور میں امام احمد رضا کے حالات قلمبند کئے ہیں (ص ۲۶۵، ۲۷۴) اسی طرح مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری نے اجلی الاعلام مطبوعہ استانبول ۱۹۷۵ء میں امام احمد رضا کے مختصر حالات لکھے ہیں (ص ۲-۴) ——— اور غالباً مولانا افتخار احمد قادری نے بھی امام احمد رضا کے معتبر رسالے الفضل الموہبی، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۷ء میں بھی کچھ حالات قلمبند کئے ہیں ——— لیکن عربی زبان میں امام احمد رضا پر سب سے اہم کام مفتی سید شجاعت علی قادری نے کیا ہے، انہوں نے مجدد الامۃ کے نام سے ۲۱۸ صفحات پر مشتمل ایک کتاب لکھی ہے جس میں امام احمد رضا کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے، یہ کتاب ۱۳۹۹ھ میں کراچی سے شائع ہو گئی ہے، موصوف ہی نے ۱۳۹۲ھ سے قبل امام احمد رضا پر عربی میں ایک مقالہ بعنوان الاستاذ احمد رضا خاں بین الفقہاء والاصولیین تحریر فرمایا تھا لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ جب امام احمد رضا کی عظیم شخصیت کی طرف نظر جاتی ہے تو محسوس ہوتا ہے کہ عربی زبان میں ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔

مولانا محمد عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری مظہری نے امام احمد رضا کے بعض اردو اور عربی رسالوں کو یکجا کر کے رسائلِ رضویہ کے نام سے دو جلدوں میں مرتب کیا ہے، یہ دونوں جلدیں بالترتیب ۱۳۹۴ھ اور ۱۳۹۶ھ میں لاہور سے شائع ہو چکی ہیں، مفتی سید شجاعت علی قادری نے بھی امام احمد رضا کے بعض اردو رسائل کو مجموعۂ رسائلِ اعلیٰحضرت کے نام سے تین حصوں میں مرتب کیا ہے، یہ تمام حصے بالترتیب ۱۳۹۳ھ، ۱۳۹۵ھ میں کراچی سے شائع ہو چکے ہیں۔

(۷)

انگریزی میں امام احمد رضا پر کچھ زیادہ کام نہیں ہوا، راقم الحروف نے ایک مختصر تحقیقی مقالہ لکھا ہے جو لاہور سے ۱۳۹۷ھ میں شائع ہو گیا ہے ——— مغربی دنیا کو

امام احمد رضا کے متعلق کچھ نہیں معلوم، ۱۳۹۳ھ میں لیڈن یونیورسٹی (ہالینڈ) کے شعبۂ علوم اسلامیہ کے پروفیسر ڈاکٹر جے۔ ایم۔ ایس بلیان کو امام احمد رضا کے بارے میں خط لکھا تو انہوں نے جواباً لکھا :- (ترجمہ)

"مجھے یہ اعتراف ہے کہ میں احمد رضا خاں کے نام تک سے واقف نہیں۔" ؎۱

تعجب ہے کہ شعبۂ اسلامیہ کا کہنہ مشق اور جہاندیدہ استاد امام احمد رضا سے بے خبر ہے، اس کی اس بے خبری نے راقم کو انگریزی میں مقالہ پیش کرنے کی طرف متوجہ کیا ——— ۱۳۹۸ھ میں پروفیسر موصوف کو جب یہ مقالہ بھیجا گیا تو انہوں نے لکھا :- (ترجمہ)

"بلاشبہہ یہ بات تعجب خیز ہے کہ ڈبلیو۔ سی۔ اسمتھ کی کتاب ماڈرن اسلام اِن انڈیا اور ایم مجیب کی کتاب دی انڈین مسلمز میں امام احمد رضا خاں کا ذکر نہیں کیا گیا، بالعموم بریلوی تحریک کی طرف کم توجہ دی گئی ہے اور اس سلسلے میں ابھی بہت کچھ تحقیق کرنا ہے۔" ؎۲

پروفیسر موصوف ایک دوسرے خط میں مغربی فضلاء کی بے خبری پر اظہار افسوس کرتے ہوئے لکھتے ہیں :- (ترجمہ)

"یقیناً ابھی اس سلسلے میں بہت کچھ تحقیق کرنی ہے اور یہ بات قابلِ افسوس ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں اسلام کے بارے میں جو پیش رفت ہوئی ہے، ہمارے مغربی فضلاء و محققین عام طور پر اسے نظر انداز کر دیتے ہیں ——— میرے ملک (ہالینڈ) میں مصر کی طرف عام توجہ مرکوز ہے جبکہ آپ کے ملک پر ابھی تحقیقات نہ ہو سکیں۔" ؎۳

؎۱ مکتوب انگریزی محررہ ۱۲ اپریل ۱۹۷۳ء از لیڈن (ہالینڈ)
؎۲ مکتوب انگریزی محررہ ۲۸ دسمبر ۱۹۷۸ء از لیڈن (ہالینڈ)
؎۳ مکتوب انگریزی محررہ ۲۳ مارچ ۱۹۷۹ء از لیڈن (ہالینڈ)

کیلیفورنیا یونیورسٹی (برکلے، امریکہ) کے شعبۂ تاریخ کی فاضلہ ڈاکٹر باربرا مٹکاف نے ایک تحقیقی مقالہ لکھا ہے جس کا عنوان ہے :-

THE REFORMIST ULEMA:
MUSLIM RELIGIOUS LEADERSHIP
IN INDIA 1860—1900 (BERKELEY, 1974).

اس مقالے کے آٹھویں باب میں امام احمد رضا اور آپ کے مسلک کے بارے میں اظہارِ خیال کیا ہے جو ۱۹ صفحات پر پھیلا ہوا ہے، مقالے کا یہ حصہ حکیم محمد موسیٰ امرتسری (صدر مرکزی مجلسِ رضا، لاہور) کی وساطت سے جنوری ۱۹۷۹ء میں راقم کی نظر سے گذرا، فاضلہ موصوفہ نے محنت تو کی ہے مگر ضروری مواد کی کمی کی وجہ سے وہ موضوع کا حق ادا نہ کر سکیں، راقم نے بعض سفارشات لکھ کر بھیجی ہیں، امید ہے کہ وہ ان کی روشنی میں اپنے مقالے کے اس حصے میں ضروری ترمیم و اضافہ کر لیں گی ——— جناب غلام سرور رضا صاحب (صدر المنظمۃ الباکستانیہ للدعوۃ الاسلامیہ، لاہور) نے راقم کو لکھا تھا کہ وہ امام احمد رضا پر انگریزی میں ایک مبسوط مقالہ لکھنا چاہتے ہیں [1]

(د)

ملتِ اسلامیہ اور عالمِ اسلام پر امام احمد رضا کے بے شمار احسانات ہیں، خصوصاً دنیائے عرب پر، چودہویں صدی ہجری میں جزیرۃ العرب میں شاید ہی کوئی ایسا عبقری پیدا ہوا ہو جس نے اپنے پیچھے (۸۰۰ فارسی اور اردو کتب و رسائل کے علاوہ ۲۰۰ عربی کتب و رسائل یادگار چھوڑے ہوں، ہاں یہ فخر امام احمد رضا کو حاصل ہے ——— وہ ہندی ہوتے ہوئے عربی تھے ——— اگر یہ امام و فنِ جزیرۃ العرب میں پیدا ہوتا تو آج اس کی شہرت اقصائے عرب سے نکل کر اقصائے عالم

---

[1] مکتوب محررہ ۲۸ مارچ ۱۹۷۹ء

میں پھیل چکی ہوتی مگر وہ غلام ہندوستان میں پیدا ہوا اور اس کے حیرت انگیز علمی کارنامے غلامی کے ماحول میں دب کر رہ گئے، سچ ہے کہ احرار کی قدر و منزلت غلام نہیں کر سکتے ـــــــ اب جبکہ مسلمانوں کی بہت سی مملکتیں آزاد ہیں، ملتِ اسلامیہ کا فرض ہے کہ وہ امام احمد رضا پر تحقیق کر کے ان کے افکار و خیالات سے خود مستفید ہو اور اسے دنیا کے سامنے پیش کرے۔ سر دست اتنا ضروری ہے کہ امام احمد رضا کے قلمی علمی ذخائر کے عکس لے کر پاک و ہند کے کتب خانوں میں محفوظ کر لئے جائیں، بلاشبہ یہ ذخیرہ شعبہ ہائے علومِ اسلامیہ کے محققین کیلئے ایک نادر تحفہ ثابت ہوگا۔

اے عالمو! اے دانشورو! اور ہاں اے محققو! امام احمد رضا کی روح تم کو پکار رہی ہے ـــــــ چلو! بڑھو! اور جو کچھ کرنا ہے، کر گزرو! کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ علمی ذخیرہ انقلاباتِ زمانہ کی نذر ہو جائے اور ہم کفِ افسوس ملتے رہ جائیں۔

احقر محمد مسعود احمد	۲۱ جمادی الثانیہ سنہ ۱۴۰۱ھ
پرنسپل گورنمنٹ ڈگری کالج	۲۷ اپریل سنہ ۱۹۸۱ء
ٹھٹھہ، (سندھ)	
پاکستان	

مآخذ و مراجع

ابنِ عابدین، محمد امین بن عمر : عقود الدریہ فی تنقیح فتاویٰ الحامدیہ (۱۳۸۱ھ)

ابو الحسن علی ندوی : نزہۃ الخواطر وبہجۃ المسامع والنواظر مطبوعہ حیدرآباد دکن طباعت ثانی، ۱۳۹۰ھ

احمد رضا خاں، امام : الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ (۱۳۲۳ھ)

" " " : حدائقِ بخشش (۱۳۲۵ھ) مطبوعہ کراچی

" " " : رسائلِ رضویہ، ج ۱ (مرتبہ مولانا محمد عبدالحکیم اختر مظہری) مطبوعہ لاہور ۱۳۹۴ھ

" " " : رسائلِ رضویہ، ج ۲ (مرتبہ مولانا محمد عبدالحکیم اختر مظہری) مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ

" " " : الفیوض الملکیہ لمحب الدولۃ المکیہ (قلمی) ۱۳۲۵ھ

" " " : کفل الفقیہ الفاہم فی احکام قرطاس الدراہم (۱۳۲۴ھ) مطبوعہ لاہور

" " " : جد الممتار حاشیہ رد المحتار (قبل ۱۳۲۴ھ) مطبوعہ حیدرآباد دکن

" " " : حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین (۱۳۲۴ھ)، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۵ھ

" " " : النیرۃ الوضیئہ فی شرح الجوہرۃ المضیئہ (۱۲۹۹ھ)، مطبوعہ لاہور، مطبوعہ [illegible] ۱۳۰۸ھ

احمد رضا خاں، امام : المعتمد المستند بناء نجاۃ الابد (۱۳۲۰ھ)، مطبوعہ لاہور، مطبوعہ استانبول ۱۳۹۵ھ

" " " : الفضل الموہبی فی معنی اذا صح الحدیث فہو مذہبی (۱۳۱۳ھ) مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ

" " " : اجلی الاعلام ان الفتویٰ مطلقاً علیٰ قول الامام، مطبوعہ استانبول ۱۳۹۵ھ

" " " : العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ، ج ۵، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۲ھ

" " " : الاجازۃ الرضویہ لمبجل مکۃ البہیہ (۱۳۲۳ھ) مشمولہ رسائل رضویہ، ج ۲، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ۔

" " " : فتاوی الحرمین برجف ندوۃ المین (۱۳۱۶ھ)، مشمولہ رسائل رضویہ، ج ۱، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۴ھ

" " " : الملفوظ، ج ۲، مطبوعہ کراچی

" " " : ضوء النہایہ فی اعلام الحمد والہدایہ (۱۲۸۵ھ) (قلمی)

" " : الاجازات المتینہ لعلماء بکۃ والمدینہ (۱۳۲۴ھ) مرتبہ مولانا حامد رضا خاں، مشمولہ رسائل رضویہ، ج ۲۔ مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ

: شرح المطالب فی مبحث ابی طالب (۱۳۱۶ھ) مشمولہ رسائل رضویہ، ج ۲۔ مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ

[illegible] : سوانح اعلیٰحضرت حضرت امام احمد رضا بریلوی، مطبوعہ [illegible]

حسین احمد دیوبندی، مولوی : سفرنامہ شیخ الہند، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ

رحمان علی، مولانا : تذکرہ علمائے ہند (ترجمہ اردو محمد ایوب قادری)، مطبوعہ کراچی ۱۳۸۱ھ

" " " : تذکرہ علمائے ہند (فارسی)، مطبوعہ لکھنؤ ۱۳۳۲ھ

رشید احمد صدیقی، پروفیسر : گنجہائے گرانمایہ، مطبوعہ حیدرآباد دکن

سلیمان اشرف، سید : المبین، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ

شرکت حنفیہ : انوارِ رضا، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ

شجاعت علی، سید مفتی : مجدد الامہ، مطبوعہ کراچی ۱۳۹۹ھ

" " " : مجموعۂ رسائل، حصہ اول، مطبوعہ کراچی

" " " : مجموعۂ رسائل، حصہ دوم، مطبوعہ کراچی ۱۳۹۳ھ

" " " : مجموعۂ رسائل، حصہ سوم، مطبوعہ کراچی ۱۳۹۵ھ

ظفر الدین رضوی، مولانا : حیاتِ اعلیٰ حضرت (۱۳۵۷ھ)، مطبوعہ کراچی

" " " : المجمل المعدد لتالیفات المجدد، مطبوعہ پٹنہ ۱۳۲۷ھ

" " " : الافادات الرضویہ (قلمی) مرتبہ مولوی محمود احمد قادری

عبدالحی لکھنوی، حکیم : نزہۃ الخواطر و بہجۃ المسامع والنواظر، جلد ہشتم، مطبوعہ حیدرآباد دکن ۱۳۹۰ھ

غلام مصطفیٰ، مولانا : سفرنامہ حرمین طیبین، مطبوعہ بنگلہ دیش

محمد امیر شاہ، مولانا : انوارِ غوثیہ شرح شمائل ترمذی شریف، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ

محمد مسعود احمد، پروفیسر : فاضل بریلوی اور ترکِ موالات، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۱ھ

" " " : فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۴ھ

" " " : [illegible] (گناہِ بے گناہی)، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ

محمد مسعود احمد، پروفیسر : تحریکِ آزادیٔ ہند اور السواد الاعظم، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۹ھ
" " " : کلام الامام (قلمی، مولفہ ۱۹۷۸ء)
محمد جیلانی، مولانا سید : المیزان (امام احمد رضا نمبر) مطبوعہ بمبئی ۱۳۹۶ھ
محمد صادق قصوری : غلغلۂ اعلیٰ حضرت (قلمی) (مخزونہ حکیم محمد موسیٰ امرتسری، لاہور)
یٰسین اختر مصباحی مولانا : امام احمد رضا اہلِ علم و دانش کی نظر میں، مطبوعہ الہ آباد ۱۳۹۹ھ

محمد مصطفیٰ رضا خاں، مولانا : الطاری الداری لہفوات عبد الباری (۱۳۳۹ھ)، مطبوعہ بریلی۔
مرید احمد چشتی مولانا : خیابانِ رضا و جہانِ رضا (زیرِ طبع) لاہور

امام احمد رضا

اور

علمائے اسلام

اشاریہ علمائے اسلام

مکہ معظمہ

مدینہ منورہ

۱۴- محمد یعقوب رجب، مدرس حرم نبوی — ذی القعدہ ۱۳۲۹ھ/ ۱۹۱۱ء — ۱۳۸

۱۵- محمد یسین بن سعید، ″ — رمضان المبارک ۱۳۲۹ھ/ ۱۹۱۱ء — ۱۳۹

۱۶- محمود بن صبغۃ المدراسی المدنی — ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۳۱ھ/ ۱۹۱۳ء — ۱۴۰

۱۷- محمد علی عبدالرحمٰن تونل مدرس حرم نبوی — یکم ربیع الاول ۱۳۳۱ھ/ ۱۹۱۳ء — ۱۴۱

۱۸- مصطفیٰ ابن التابعی التونسی المالکی مدرس حرم مدنی — [illegible] شوال ۱۳۳۰ھ/ ۱۹۱۲ء — ۱۴۲

۱۹- موسیٰ علی السنانی الازہری الاحمدی الدردیری المدنی — یکم ربیع الاول ۱۳۳۰ھ/ ۱۹۱۲ء — ۱۴۳

۲۰- ہدایۃ اللہ بن محمود بن محمد سعید السندی البکری — ۲۴ [illegible] ۱۳۳۰ھ/ ۱۹۱۲ء — ۱۴۴

۲۱- یسین احمد الخیاری، مدرس حرم نبوی — ۱۴ ذی القعدہ ۱۳۲۹ھ/ ۱۹۱۱ء — ۱۴۵

۲۲- یوسف بن اسمٰعیل النبہانی — صفر ۱۳۳۱ھ/ ۱۹۱۳ء — ۱۴۶

شام

۲۳- احمد رمضان ———— ۱۴۷

۲۴- عبدالحمید بن بکری العطار الشافعی الشیخ ———— ۱۴۸

۲۵- محمد آفندی الحکیم — ۷ صفر ۱۳۳۲ھ/ ۱۹۱۴ء — ۱۴۹

۲۶- محمد امین سوید الدمشقی — ۱۶ ربیع الثانی ۱۳۳۱ھ/ ۱۹۱۳ء — ۱۵۰

۲۷- محمد امین السفرجلانی وامام ومدرس جامع مسجد سنجقدار — ۲۴ صفر ۱۳۲۷ھ/ ۱۹۰۹ء — ۱۵۱

۲۸- محمود بن سعید العطار ———— ۱۵۲

۲۹- محمد تاج الدین بن محمد بدرالدین الحسنی — ۹ ربیع الثانی ۱۳۳۱ھ/ ۱۹۱۳ء — ۱۵۳

۳۰۔ محمد عارف بن محی الدین ابن احمد ———————— ، ۱۵۴

الشہیر بالجلبی۔ رمضان المبارک ۱۳۲۹ھ / ۱۹۱۰ء ، ۱۵۵

۳۱۔ محمد عطاء اللہ، شیخ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ / ۱۹۱۵ء ، ۱۵۶

۳۲۔ محمد القاسمی، شیخ، مدرس مدرسہ سبحانیہ ۲ رمضان المبارک ۱۳۲۹ھ / ۱۹۱۱ء ، ۱۵۷

۳۳۔ محمد یحییٰ القاسمی النقشبندی ۲۱ صفر ۱۳۲۷ھ / ۱۹۰۹ء ، ۱۵۸

۳۴۔ محمد یحییٰ المکتبی الحسنی، مدرس ———————— ، ۱۵۹

مدرسہ دار الحدیث۔ ۷ صفر ۱۳۲۷ھ / ۱۹۰۹ء ، ۱۶۱

۳۵۔ مصطفیٰ بن محمد آفندی الشطی الحنبلی۔

شیخ مدرسۃ البدرائیہ ———————— ، ۱۶۴

مصر

۳۶۔ ابراہیم المعطی السقا الشافعی۔ ———————— ، ۱۶۸

(مدرس جامعہ ازہر، قاہرہ)

۳۷۔ عبد الرحمٰن المدخلن المصری الحنفی ———————— ،

(مدرس جامعہ ازہر، قاہرہ)

عراق

۳۸۔ محمد سعید بن عبد القادر قادری نقشبندی

(مدرس اول فی مدرسۃ حضرۃ الامام الاعظم)

عکس تقاریظ

الحمد لله الذي ارسل سيدنا محمدا رحمة للعالمين واطلعه على علوم الأولين والآخرين وخصه
بعلم المكاشفات والغيب حتى آمن بذلك من طهر قلبه من الشك والريب صلى الله عليه وعلى آله
وصحبه والتابعين ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين اما بعد فقد اطلعت على الرسالة المسماة
بالدولة المكية بالمادة الغيبية مؤلفها علامة الزمان وفريد الأوان ومنبع العرفان
وملحوظ انظار سيد ولد عدنان جناب حضرة مولانا الشيخ احمد رضا خان اطال الله عمره ونفع به
كل موفق فهيم ومن يرتدع به كل افاك اثيم فوجدتها رسالة محررة تحرير الذهب قاضية
على منكريها بالوبال والعطب وليس فيها ما يزعمه اهل الاغترار والريب من المساواة بين
علم الله وعلم رسوله في الغيب اجاز الله مؤلفها بجزيل افضاله وكثر في المسلمين من امثاله
بجاه فخر رسله العظيم ابي القاسم من هو للرسل والانبياء فاتح وخاتم صلى الله عليه وآله
وصحبه [illegible] والحمد لله رب العالمين كتبه الفقير الى مولاه الغني احمد [illegible] ابن السيد احمد المكي
محمد بن عبد الله حافظ [illegible]
خادم فتوى الحنفية

مشق "ج و ع" بخط ثلث [illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على اشرف المرسلين
سيدنا محمد وعلى آله وصحبه اجمعين اما بعد فقد لما لعت
هذا الكتاب المسمى بالدولة المكية بالمادة الغيبية تأليف
العالم العامل السني الكامل الشيخ احمد رضا خان الهندي
البريلوي فوجدته اجل برهان ساطع واقوى حسام
قاطع لظهور المتمرد بين برادل دليل راغما انوف الملحدين
وكل ما جاء به في هذه الرسالة من النصوص فهو حق وصدق
صادر عن جمع النصوص ومن ناظر المؤلف في جميع ما كتبه فهو محجوج
ومدفوع بما لا مزيد عليه وجزى الله عنا خيرا المؤلف والشيخ ثم
الشيخ يوسف النبهاني فقد كفانا المئونة في كتابيه شواهد الحق
في الاستغاثة بسيد الخلق صلى الله عليه وسلم وحجة الله على العالمين
في معجزات سيد المرسلين سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم فعليك
بمراجعة الكتابين تهتدي تكن من الموقنين ولا حاجة الى جلب
النصوص فلم يبق لكل احد من المسلمين الا الرضا والقبول وبه اعلمت
الواقف عليه والله أسال ان يكثر من امثال المؤلف الشيخ احمد
رضا خان وجزى الله علماء المسلمين عنا خيرا واجزل لهم اجرا
بجاه سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم وعلى آله وصحبه اجمعين
كتبه الفقير الى عفو ربه ورضوانه الحسين بن محمد بن علي بن
عمار بن الطيب بن علي بن محمد بن علي بن ريان بن علي بن محمد
ابن نصر بن احمد بن يحيى بن احمد بن عبد الله بن عبد الواحد بن
عبد الكريم بن عمر بن محمد بن عبد السلام بن مشيش بن ابي بكر
ابن علي بن حرمة بن عيسى بن سلام بن مزوار بن حيدرة بن محمد بن
ادريس بن ادريس بن عبد الله الكامل بن الحسن المثنى بن الحسن بن علي
ابن ابي طالب رضي الله عنهم اجمعين وعنا بهم آمين ١٥
في صفر الخير ١٣٢٤ في المدينة المنورة بانوار ساكنها عليه الصلاة والسلام

[signature/seal]

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه اجمعين

امابعد فاهدى فضيلة سيدى الاستاذ المحترم الشيخ محمد كريم الله جزيل السلام مع صبا رضاه ودعائه على الدوام اعرض اخذنا اول تلغراف وثانى تلغراف بخصوص الدولة الملكيه وقال فضيلة الاستاذ الشيخ عبد الحميد افندى العطار ارسلها الى فضيلة المفتى افندى لاجل ان يقرظ عليها وان شاء الله تعالى قريبا يأخذها ويعطينا اياها ونرسلها لكم مع بلوغ سلامنا الى من يلوذ بجنابكم ومن عند حضرة شيخنا ووزيره الشيخ محمد تاج الدين افندى وحضرة الشيخ عبد الحميد افندى العطار يهدى والسلام

۱۸ رجب

الذلى

بسم الله الرحمن الرحيم ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم

الحمد لله رب العالمين القاهر القوي المتين القامع لجيش الضلالة المتعنتين بالعلماء العاملين الذين حازوا قصب السبق في كل وقت وحين الهادين من ضل بفهمه السقيم الى الصراط المستقيم بادلة واضحة كالشموس ينتعش بها الفكر وتحيى بها النفوس والصلاة والسلام على سيدنا محمد الرحمة المشرقة شمسها في كل زمان وعلى آله واصحابه السادة الاعيان صلاة وسلاما دائمين نستمنح بهما الحفظ والامان اما بعد

اعلم ان معرفة الحقيقة المحمدية قد عجز عنها سائر البرية وقد ورد عنه صلى الله تعالى عليه وسلم انه قال يا ابابكر والذي بعثني بالحق لم يعلم حقيقتي غير ربي ولذا قال سيدنا اويس القرني رضي الله تعالى عنه لاصحاب النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ما رأيتم من رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الا ظله قالوا ولا ابن ابي قحافة فقال ولا ابن ابي قحافة وقد قال الشيخ ابو الحسن الشاذلي رضي الله تعالى عنه صدق اويس رضي الله تعالى عنه ان عليا رضي الله تعالى عنه كان مقامه ادرك نفس رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وعثمان رضي الله تعالى عنه كان مقامه ادرك قلبه صلى الله تعالى عليه وسلم وعمر رضي الله تعالى عنه كان مقامه ادرك عقله صلى الله تعالى عليه وسلم وابو بكر رضي الله تعالى عنه كان مقامه ادرك روحه صلى الله تعالى عليه وسلم وحقيقته صلى الله تعالى عليه وسلم السر المكنون لا يطلع عليه الا الله تعالى وقد قال الامام الخروبي الطرابلسي رحمه الله تعالى حقيقة رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم سر من اسرار الحق تعالى لا يطلع عليه في هذه الدار سوى الرب ولا يكشف احد غيره تعالى لا نبي مرسل ولا ملك مقرب اذ حقيقته من السر المكنون

[illegible]

وهو الذی عبر عنہ أویس القرنی بالظل ثم ان المومنین یتفاوتون فی ادراکہم فکل ادرک من ذلک بحسب قربہ منہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واعظم الناس ادراکا الخلفاء الاربعۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ابوبکر وعمر وعثمان وعلی کما ہم اشد الناس قربا منہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکن لما اختلف مقاماتہم اختلف ادراکہم فکل ذی مقام ادرک منہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حقیقۃ توافق مقامہ کیف وارواح العلماء والعارفین من الانبیاء والمرسلین وجمیع عباد اللہ الصالحین تتلقی من روحہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم العلم والحکم والمعارف الربانیۃ والاسرار الملکوتیۃ ولہذا سمی روحہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابا الارواح فکل ما یرد علی القلوب من التنزلات العرفانیۃ والمنح الالٰہیۃ مندرج [illegible] منہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذ ہو الھادی والمہدی لکل من اہتدی وغیرہ من الھداۃ [illegible] فرعہ قال تعالیٰ وانک لتہدی الی صراط مستقیم وغایۃ نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمیع الانبیاء والمرسلین مستمدون من روحہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذ ہو قطب الاقطاب ہو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدد لجمیع الناس اولا واخرا محتسب

محمد من المولی بغیر توسط ؛ یمد الوری جمیعا بغیر تفرط
تنادیہ یا خیر النبیین وابسط ؛ علینا من الفیض العمیم الجم

حططنا رحال الرجاء عندکم حسبا

اذا علمت ھذا فاعلم ان الوھابیۃ قوم جاھلون وعن الحق غافلون فانہم یقال فی حقہم ولا علی مثلہم یعد اخطاء ثم انی قد اطلعت علی الرسالۃ المسماۃ بالدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ ذات القدر والجلالۃ تالیف الاستاذ الفاضل الشیخ احمد رضا خان

الحنفی القادری فانہ قد بیّن فیھا ما یزیل الالم و یذھب السقم من ردع
المنافقین و قمع الجاحدین فجزاہ اللہ تعالیٰ خیراً جزیلاً والقاہ فی نحورھم
سیفاً مسلولاً وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا محمد الفاتح لما اغلق والخاتم لما سبق
ناصر الحق بالحق و علی آلہ وصحبہ وسلم

العبد الحقیر احمد بن محمد بن محمد خیر
السناری منشأً والعباسی نسباً
والمدنی اقامۃً تحریراً فی ٥
من شھر جمادی الاخری سنۃ ۱۳۳۰ ہجری علی صاحبہا افضل الصلاۃ والسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہ

نحمدک یا من ازلت بنور فکر العلماء دیاجی الضلال ونشکرک علی تسدید القائمین بنصرۃ ھذا الدین الحنیفی والمناضلین عنہ اشد النضال ونصلی ونسلم علی اول المخلوقات المطلع علی المغیبات وکان بہا علیما المنشور علیہ رایۃ قولہ عز وجل وعلمک ما لم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما وعلی آلہ الاطہار واصحابہ الاخیار

وبعد فلما زرت المدینۃ المنورۃ مہبط الامین وتشرفت بزیارۃ اعتاب سید المرسلین علیہ افضل الصلاۃ وازکی التسلیم کلفنی بعض الاخوان اصلح اللہ لی ولہم الحال والشان ان اسرح النظر فی ریاض المؤلف الجلیل المستغنی عن الاطراء والتطویل الموسوم (بالدولۃ المکیہ فی المادۃ الغیبیۃ) من تصانیف علامۃ الہند بل الاوان مولانا الشیخ احمد رضا خان فلم تسعنی الا اجابۃ سؤلہم وقبول ملتمسہم فنظرت بہا نظر مستعجل السیر الی الوطن صین عن النوازل والفتن فوجدت التحقیق یتلألأ من غضونہ وینبوع التدقیق یتدفق من عیونہ ولاعزو فالمؤلف المفضال ذو الباع وفی سائر العلوم لہ اتساع ای اتساع فیالہ من مؤلف اجنابہ جامعۃ وفصولہ مانعۃ ذو حجج قاطعۃ وبراہینہ ساطعۃ لا زال ملجأ للمستفیدین وکہفا یلجأ الیہ طلاب الیقین بقی علینا شیء وھو ما ینسب لہذا المفضال من القول بالمساواۃ بین العلمین فہو محض افتراء واختلاق وکذب وبہتان اذ شاہدنا فی اثناء المطالعۃ ما یکذب ہذہ الضلالۃ ولا دلیل بعد المشاہدۃ وبالاخیر نلتجئ الی اللہ عز وجل ان یجعلنا والمؤلف المفضال من الناصرین لہذا الدین والمتمسکین باذیال سید المرسلین

اللہم وتفضل علی العلماء بالمثابرۃ علی الارشاد الی طریق الرشد والسداد وعلی الطلاب بالجد والاجتہاد وعلی جماعۃ المسلمین بالرجوع الی رب العباد وامدنا جمیعا بالمدد الالہی وختم لنا بالحسنی

کتبہ عبدہ الفقیر الیہ عبد القادر حلمی الخطیب

(حاشیہ:) فی المدینۃ المنورۃ ۲۸ ربیع الاول ۱۳۲۴ھ

بسم الله والحمد لله والصلاة والسلام على اشرف خلق الله وعلى آله وصحبه ومن والاه اما بعد فيقول العبد
لوبه والفقير اليه الداعي الى سبيله والجامع عليه المسكين السيد احمد بن سيدي ومولاي العالم العامل المرحوم المبرور
السيد الشريف الحاج محمد اسعد افندي بن المرحوم المبرور السيد الشريف محمد نعمان افندي ابن المرحوم الشريف
السيد عبد الرزاق افندي الجيلاني نقيب السادة الشرفا ومفتي الاسلام وشيخ السجادة القادرية بمدينة
حماة الشام المتصل نسب الشريف الطاهر بحضرة جده سلطان الاولياء سيدنا عبد القادر رضي الله عنه وارضاه
وجعله وسيلتنا لجده الحبيب الاعظم بانه يكون وسيلتنا الى الله قد كملت الطرف وسرحت النظر . وطالعت
. بهذه الرسالة الحاوية على نفائس الدرر المباركة البهية المسماة بالدولة المكية فحصل لي تمام السرور ودعوت
للمؤلف بعظيم الاجور وشفاعة الحبيب يوم النشور وبانه يتغمده الله عز وجل برحمته ويديم عليه سابغ نعمه
ويجعل جائزته الرضا والقبول ويهدي اليه الهدى والوصول ابد اما وصف تلك الرسالة المعتبرة فانها بعينها انا
مستغنية عن المدح والتقريظ لعجز ولذلك ضربت عن الاطناب صفحا وطويت دونه كشحا اذ ان تقاريظ
الفضلاء البليغة كثيرة ولها ما يزيد من الحقيقة وجديرة بقي علينا شيء وهو ذكر فضل المؤلف سلمه الله واناله
رحمته ورضاه فهذا ايضا ما هو مشهور بالعيان عن مشهور لاهل الفضل من قاصي ودان وقد تلاقيت في مدينة الله
طابة الطيبة بالرجلين العالمين الصالحين التقيين العدليين ولهما بالمومى اليه اجتماع ومعرف فوصفاه لي باحسن خلق
واكمل وصف ولما شرحالي حاله من صدق محبته لسيد الانبياء واخلاص مودته لابنه سلطان الاولياء لم يسعني الا
محبته لله القريب المجيب لانه (من احب الحبيب فهو حبيب) وهذا حب خالص لوجه الله الكريم حصل بالسماع
قبل حصول الاجتماع وقد تقوم مقام العيون اعيان الآذان والاذن تعشق قبل العين في بعض الاحيان
ولا ريب بما اخبرني هذان الخبران الصادقان المعتبران اعني السيد احمد علي والشيخ كريم الله وفقهما
المولى لما فيه صلاح الدين والدنيا ومما يزيد خبرهما تصديقا ويؤيد شهادتهما تحقيقا انه اثر كل سير
يدل على المسير وآثار هذا المؤلف المحترم تدل على علمه الغزير وفضله الكبير ولو ان اخصامه عدلوا
وانصفوا ولقدر محبته للحبيب الشفيع عرفوا لما وسعهم الا التسليم له والانقياد والاقرار بالاعتراف
عليه ولا انتقاد لكن ما الذي يرجى من قوم اخطئوا بحبه سيدهم ونبيهم وغلطوا ولمقامه العظيم جهلوا وبحقه
العظيم فرطوا بل هو عليه وآله افضل الصلوات وازكى التسليمات لا يؤاخذ الجاهل بجهله ويخاطب كلا بحسب عقله
(جهلت قومه عليه فاعطى واخو الحلم دأبه الاغضاء) ولعمري لم يؤخر عن هاؤلاء الاقوام حلول البأس والانتقام
. الا لانه عليه وآله اكمل صلاة وسلام صفوح عن الزلات مقبل للعثرات كريم حليم بالمؤمنين رؤف رحيم
امين على خلق الله مأمون وما آذوه بقوله اللهم اهد قومي فانهم لا يعلمون فنرجو من الله لهؤلاء الاقوام
بحكم رأفته ورحمته عليه وآله اجزل الصلاة والسلام التوبة والوفاة على الايمان ولزوم الادب مع من هو السبب الاقوى
في انقاذهم من الشقاوة الى السعادة ومن الجحيم الى الجنان واما انت ايها العالم الفاضل فلا ناعى قوم اذاك

بالتخطئة واللوم من لقد كذبهم بجرمهم مخبرا النظر والعيان ، وشاهدا المراجعة والامتحان . وحينما أوكن عاريا من العيب والشبه ، مالوا للبهت والمين . فحصلت على رفعة القدر في الدنيا وزيادة الاجر في العقبى وعلو المنزلة والدرجة عند المولى وكان ما فعلوه على نصرتك اقوى دليل ، وكرامة لك من مولاك كما قيل

(واذا اراد الله نصره عبده كانت له اعداؤه انصارا) وكيف لا (ومن تكن برسول الله نصرته ان تلقه الاسد في اجامها تجم) ولا ارجو ان تكون مظهرا لسر قوله صلى الله عليه وآله وسلم (روح القدس مع حسان ما نافح عن رسول الله) وان يؤيدك الله تعالى بروح القدس ايضا ما نافحت عن [illegible] الله عن اولياء الله ودمت على الاضداد منصورا وبعين العناية منظورا . وسيف القدرة بيدك مشهورا مشهورا وعلم الهداية على راسك منشورا بجاه صاحب الرسالة [illegible] ابنه معدن الهداية وآله لولاه والفائزين بالوصالة رام [illegible] نظرها الشريف وعلى ذريتك جميعهم تكريم والتعريف واهنيك بالترفيه لحضرة هذا المقام الرفيع العالي لما اقول هذا يكفيك عن كل اعتبار [illegible] بالي فانه لما قال (محمد رحمة اجرت نوالا به لحبه كل الكمال فيستغني به من كل شيء وهل من بعد يرجى نوال) هذا ولعلك تتنصل ايها الفاضل من شيء نسبته اليك وانت بريء منه وهو القول بتساوي علم الخالق مع علم المخلوق فمن المقرر الثابت في [illegible] البديهي المعلوم ضرورة لكل انسان انه [illegible] بالنسبة لتلامذة تلامذتك لا يخطر ببال فضلا عن التلفظ به في المقال فكيف يأتي انه محققا [illegible] ان يكتبه بكتاب او يحبره في جواب او يرتضيه في خطاب فما هذا منه بحث في الاثبات عن فساد قصدهم خبال والله در من قال (انما الباطل ليلا لكنه ابرز نور الحق شروقا جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا) ومهما اراد اهل الباطل اخفاء الحق واضعافه فان الحق عز وجل له مؤيد وناصر وها نحن نختم كلامنا بقول الحكيم

(الحق نور ليس تخفت ضوؤه عتم ولا يطوي هداه ستائر تخفى اوهام الحواسد وهو في
(افهامهم بسنا الحقيقة ظاهر تترادف الابصار دون الحق والــ جبار ينصره ونعم الناصر
(ويقول راعي حضرة الجبار لله ابرار لا تترك [illegible] صابر واغنى القلوب الحق عن منكر
(ويضل محتارا وربك قادر) والحمد لله رب العالمين

كتبه على بركة الله تعالى بطيبة الطيبة الفيحاء مدة زيارة الجد الاعظم سيد الانبياء صلى الله عليه وآله وسلم
الفقير عبد ربه احمد اسعد كيلاني الحسني الحسيني الحموي

قاله بفمه ورقمه بقلمه وختمه بختمه

رب اجعلني مقيم الصلاة ومن ذريتي ربنا وتقبل دعاء

قطعۂ تاریخ انطباع کتاب مستطاب (دولت مکیہ) مؤلفہ عالیجناب

مجدد المأۃ الحاضرۃ مولوی احمد رضا خان صاحب ادام اللہ رافتہ در صنعت توشیح کرده دو حرف از اول و آخر
ہر مصرع سنتین خلفیہ بر آیند و مصرعہ آخر سنہ ہجریہ - از فقیر احقر غلام حیدر غفرلہ مہاجر خادم مجاور
(بیع ہمت فضل عیسوی و نظم) روضۂ اطہر حضرت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم

۴۶ مولوی احمد رضا خان قبلۂ ارباب علم ۷۰ ۷۱ عاشق ذات محمد عارف نور خدا ۵

۳۰۱ شاہ اقلیم کمال و ماہ گردون جمال ۲۱ ۴۵ مہر گردون شریعت قطب اوج مصطفا ۹۱

۹۴۰ مظہر علم رسول و مخزن فرع و اصول ۳۶ ۶۰۰ خسرو ملک ہدایت سالک راہ بقا ۱۰۱

۸۱ آفتاب دین و ملت ماہ اوج حرمت ۴۴۰ ۲۱ کامیاب از فیض احمد مصدر جود و سخا ۶۰۱

۲۴۰ مرجع اہل بصیرت منبع جوی فشرد ۲۸۰ ۴۶ مورد اسرار مولا مخزن نقد وفا ۸۱

۲۲۰ کرد ثابت علم غیب صاحب لولاک را ۲۰۱ ۱۰۰۱ غالب آمد بر گروہ منکر خیر الورا ۲۰۱

۵ داد اہل سنت حق را فیوضش سروری ۲۱۰ ۱۱ زہد او در دین و دنیا فیض بخش آمد مرا ۲۰۱

۳۵ لہجہ ہای این رسا دیدم و گفتم یکہ ۲۴ ۴۷ مژدہ چون خواہی شدہ چون سال طبعش از ندا ۷

۱۰۰ گفت ہاتف سال زیبا حیدر قربان گو ۲۶ ۱۰ دولت مکیہ ساز دولت دارین ما ۴۱
۱۹۶۸ ۱۳۱۸ ف ۱۹۱۱ع ۲۹ ۱۳ ۱۳۱۹ ہجریہ

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدك يا الله يا من علم الانسان ما لم يعلم تعليما ويا من خاطب حبيبه بقوله وعلمك ما لم تكن تعلم وكان فضل الله عليك عظيما اللهم صل وسلم على سيدنا محمد الذي جعلته سيد من اطلعته على غيبك وامامه وعلى آله وصحبه قادة اهل السنة والجماعة والتابعين لهم باحسان الى قيام الساعة اما بعد فقد اطلعت على الرسالة المسماة بالدولة المكية للعالم العلامة الشيخ احمد رضا خان من علماء الديار الهندية وذلك عند مجاورتي في مدينة سيد البرية سنة ١٣٣٠ من الهجرة النبوية على صاحبها افضل الصلاة واتم التحية فاعجبتني تلك الرسالة اعجابا ما عليه من مزيد فسبحان الله الذي يؤتي الحكمة من يشاء ويريد ولا غرو فكم له من عباد يصلحون في الارض ويزيلون عنها الفساد فحفظ الله مؤلفها الشيخ البصير النقاد وجزاه احسن الجزاء حيث افاد واجاد واتى بالمراد وفرح بذلك لاهل السنة الفؤاد وكدر بذلك قلوب اهل الضلالة الحساد وبالجملة اقول قولا دل عليه النقل ان الاخبار ببعض المغيبات قد وقع كثيرا لبعض الاولياء والمقربين فما بالك بسيد الانبياء والمرسلين فقد اخبر ببعض المغيبات سيدي الوالد السيد محمد الولي الشهير الذي كراماته قبل انتقاله وبعده عندنا مشهورة اغنت شهرتها عن التعبير موقع الامر كما قال رحمه الله تعالى ومن جملة ذلك انه اخبر وهو صحيح البدن انه يموت بعد ايام قليلة وان زوجته حملت بانثى وقد كان له منها اربعة ذكور ولم تلد له انثى قط فمات بعيد ذلك الاخبار قبل ولادتها عقب ان تطهر وذكر انه وكان الحمل اذ ذاك نحو شهرين فبعد نحو سبعة اشهر من موته وضعت انثى كما قال رحمه الله رحمة واسعة وقبره في الجاوه يزار من سائر الاقطار وله الى اليوم كرامات ظاهرة فمثل ذلك وقع كثيرا للاولياء فما ظنك بسيد الاولين والآخرين فانه صلى الله عليه وسلم لم ينتقل من هذه الدار الا بعد ان اطلعه الله حتى على الخمسة قال ابراهيم الباجوري في شرح البردة انه لم يخرج صلى الله عليه وسلم من الدنيا الا بعد ان اعلمه الله تعالى بهذه الامور الخمسة

بلا مرض صح

قاله بفمه وكتبه بقلمه خادم العلم الشريف بالحرم المكي المنيف السيد محمد ابن السيد محمد الحسني الادريسي

تحريرا بالمدينة المنورة في شهر جمادى الثانية ١٣٣٠ سنة

مرحب

علی جاپ دفعه مربع

من تتمة السطر

(المسماة الدولة المكية بالمادة الغيبية)

هذا وارجو من جناب المؤلف الفاضل ان يشملني بصالح دعواته فانه مرجو القبول اذ هو من خلص المحبين لهذا الرسول (صلى الله عليه وسلم)

محمد توفيق الالوسي الانصاري المجاور بالمدينة المنورة
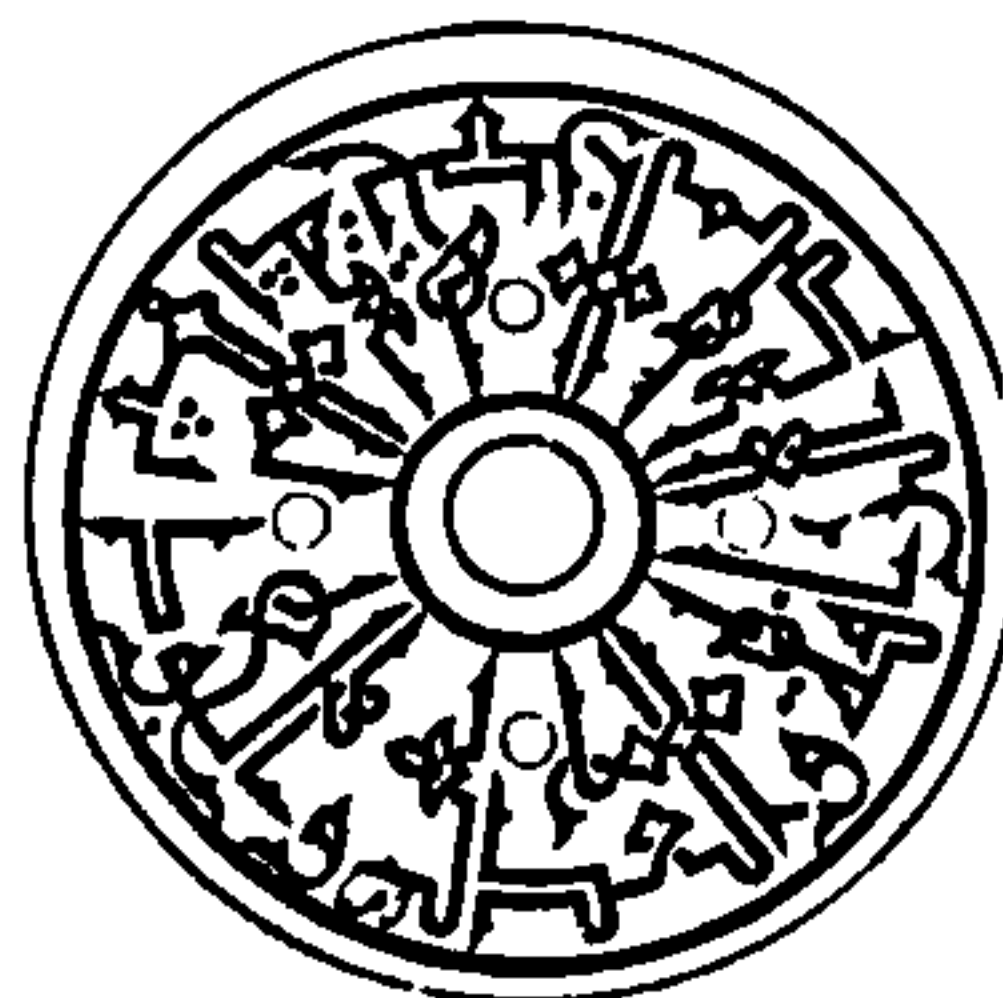
مختص الملك الرائقة العدل والجود

الحمد لله الذي خلق الخلق واصطفى من بينهم آدم وعلّم الاسماء ومدح العلماء بقوله تعالى
انما يخشى الله من عباده العلماء والصلاة والسلام على سيدنا محمد الذي علّمه الله علم ما
كان وما يكون في الارض والسماء جزاه الله تعالى عنا احسن الجزاء فلقد مدح
علماء امته بقوله عليه الصلاة والسلام علماء امتي كانبياء بني اسرائيل وهو
نهايت المدح والثناء اما بعد فلما طالعت هذا الكتاب المسمى وجدته كتابا
جليل المقدار عظيم النفع لاهل السنة والجماعة الذين يقتدون بسيدنا محمد صلى الله
تعالى عليه وسلم في الافعال والاقوال والاحوال والآراء فسبحان من ايد علماء
السنة الذين قاموا بحمايت دين الاسلام واهله من التعرض والطعن من
جهة المبتدعين الضالين الزاجعين القهقرى من التمسك بعرى
الدين والشرع المتين ولله در اسيادنا العلماء الكاملين والى
درجة حق اليقين واصلين كيف لا وهم نجوم اهل الهدى والدين
اعني بهم المقرظين لهذا المؤلف المبين فلقد اصابوا الحق والصواب
في جنة الفردوس مع الرضى من الله
في الدنيا والدين جمعنا الله واياهم
والقبول بجاه سيدنا ومولانا الرسول صلى الله تعالى وسلم عليه
وعلى آله وصحبه وجميع من انتمى اليه كتبه خادم نعال العلماء
بالمدينة المنورة المدرس بالمسجد النبوي محمد يحيى
بن شعيب ذي القعدة سنة ١٢٢٩
[illegible]

الدولة المكية في المادة الغيبية للعلامة
المحقق المدقق بحر العلوم والعرفان قامع اهل البدع والزيغ

يقول الفقير إلى مولاه يعقوب بن رجب ابن خادم العلم الشريف بالحرم الشريف النبوي
هذا بيان رؤية منامية رأيتها ليلة اطلاعي على كتاب الدولة المكية والمادة الغيبية
وهو أني بعد قراءتي لخطبة الكتاب المذكور نمت فرأيت السماء قد انفتحت ورأيت فيها
كتابة من نور وحروف الكتابة في غاية العظم فحصل لي انشراح عظيم وكنت حينئذ
مستحضرا أن ذلك ببركة مطالعتي لهذا الكتاب ثم بعد تمام المطالعة شرعت في كتب
بعض كلمات مدحا لبعض ما يجب لمؤلف هذا الكتاب فرأيت في تلك الليلة بأن أحد
أبواب الحجرة المطهرة المسمى بباب التوبة قد فتحه خدام الحجرة فدخل بعض الناس منهم
ودخلت معهم وأنا قاصد لزيارة عم الحبيب سيدنا حمزة رضي الله عنه وعن رسوله ثم إني
رأيت قصعة فوق الجدار ظننتها ماء فاشتقت للشرب منها ثم توقفت عنه حتى
استأذن ثم تذكرت شرب النبي صلى الله عليه وسلم من القصعة التي رآها على البعير
حين رجوعه من المعراج بغير إذن فتناولتها فوجدتها مملوءة لبنا خالصا فشربت
حتى رويت وأبقيت لها ما فضل مني وإذ بي واقف عند باب التوبة المتقدم
ذكره وكتاب الدولة المكية فوق صدري ضاما عليه يدي ثم أفقت من
النوم وجزمت بأن هذا الكتاب له شأن عظيم ومحبوب عند رسول الله
صلى الله تعالى عليه وسلم
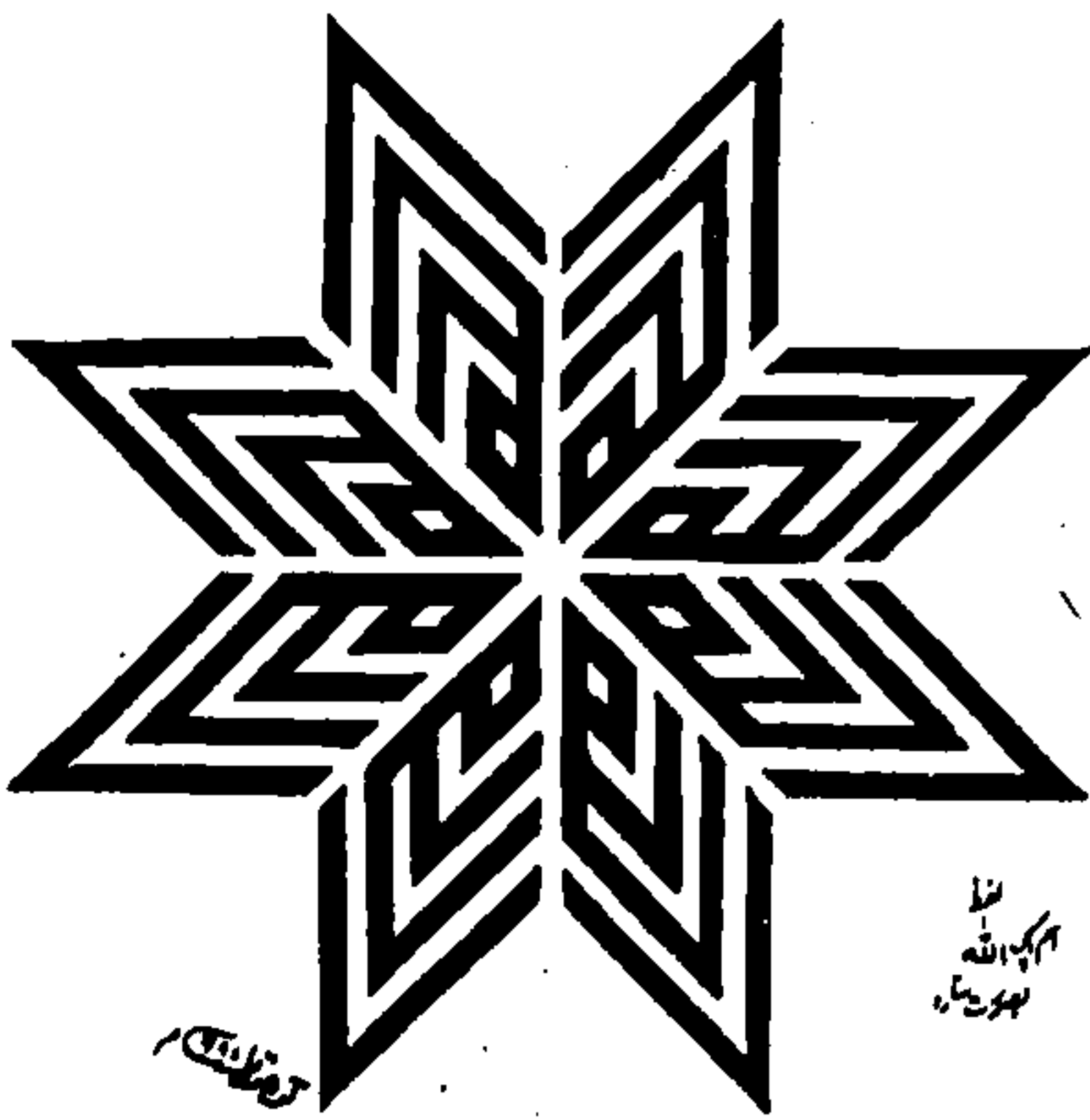
بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله والصلاة والسلام
على رسول الله وعلى آله وأصحابه وأتباعه وأحزابه
أما بعد فقد اطلعت على هذه الرسالة السنية المسماة
بالدولة المكية في الرد على الوهابية لمؤلفها الأذكى
الفطين اللبيب الشيخ أحمد رضا خان فوجدتها حرية
بالقبول لتعلقها بما نزّه به الله تعالى عما لا يليق
وسيدنا الرسول منح الله مؤلفها القبول والإقبال
وبلغه المنى والآمال بجاه سيد المحمود والصحب والآل
كتبه الفقير إلى الله تعالى الراجي عفو ربه الحميد
خادم العلم بالحرم النبوي محمد ... بن عبد
في آخر رمضان شريف سنة ١٣٢٩هـ
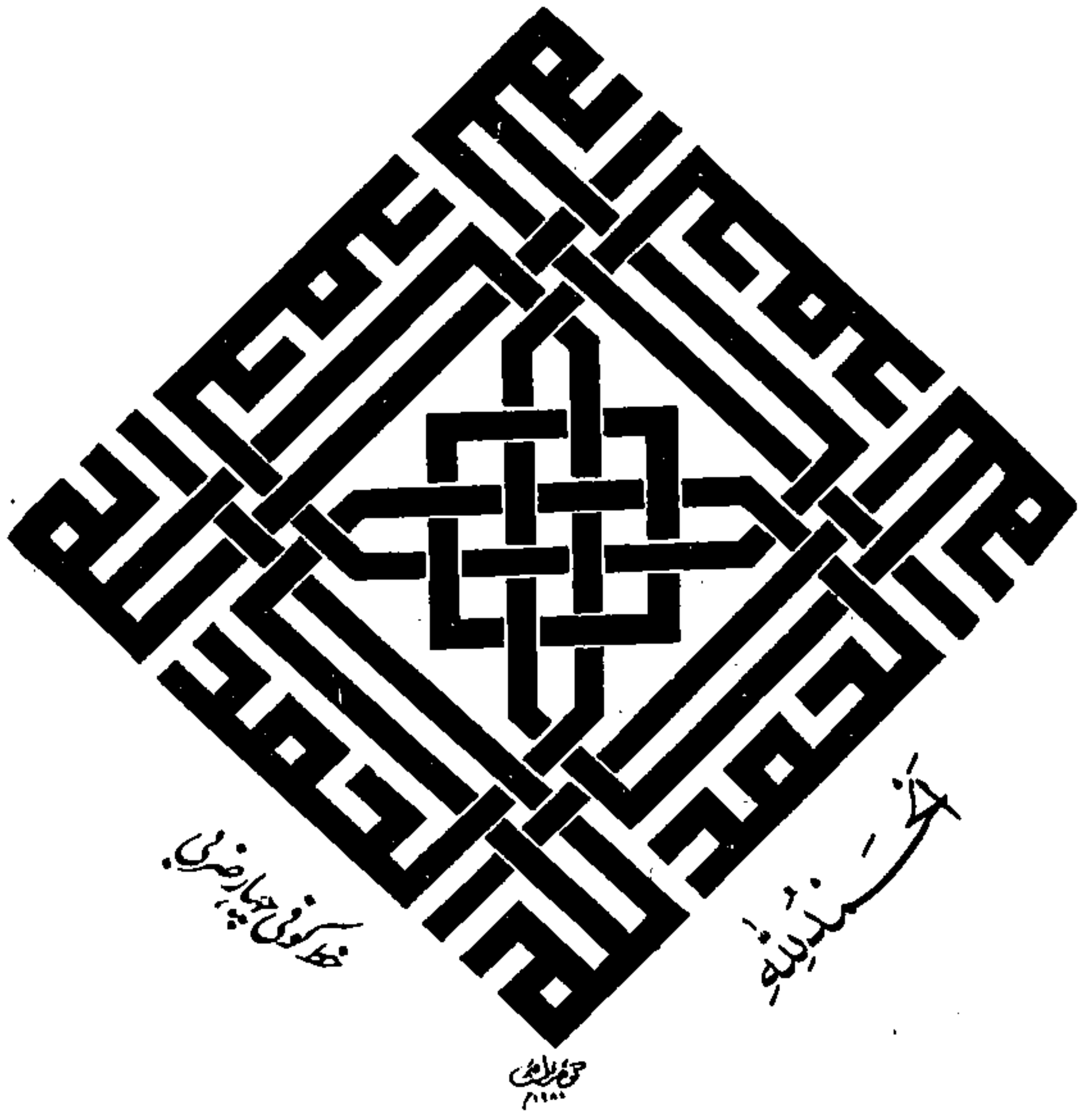
بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی علم نبینا مالم یعلم فصار من علومہ علم اللوح

والقلم فصلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم وبعد فقد طالعت

الرسالۃ الرائقۃ والعجالۃ الفائقۃ اعنی بہا الدولۃ

المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ لوحید دھرہ وفرید عصرہ

علامۃ الزمان مولانا الحاج احمد رضا خان ادام اللہ

فیوضہ علی الراغبین ونفع بعلومہ الطالبین عند الفاضل

المحترم الماجد المکرم محبی فی اللہ محمد کریم اللہ بلغہ اللہ الی

نھایۃ مایتمناہ فقد اتی فیہا بما یشفی العلیل ویروی الغلیل

دقق فیہا مسئلۃ علم الغیب وحقق بلا شک فیہ ولا ریب

واستبان منہا ان ما نسب الیہ من القول بتساوی علم سید الخلق

صلوات الله عليه بعلم الخالق لعلم فهو كذب وبهتان

عظيم فاحسن الله سبحانه جزاءه في الدارين ورفع

مدارجه في الكونين ٥ كتبه محمود بن ... الدراسي كان الله له

في المدينة المنورة على صاحبها الف الف صلاة وسلام

في ١٥ ربيع الاول ١٣٢١

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على أشرف الأنبياء والمرسلين سيدنا محمد وآله وصحبه أجمعين والعاقبة للمتقين ولا عدوان إلا على الظالمين وبعد لما تشرفت بالرسالة المسماة بالدولة المكية في العلوم الغيبية لمؤلفها العمدة العلامة الأكبر العمدة الفهامة الأشهر من ذاع علمه وفضله وشاع وتشنفت بأقراط جواهر نظمه ونثره الآذان والأسماع العارف بربه الدال عليه في كل زمان ومكان الشيخ سيدي أحمد رضا خان حمدت مساعيه ودامت محفوظة باللطف والرعاية والعناية معاليه وسرحت الطرف في جواهر ألفاظ مبانيها وأجلت الفكر في أزهار رياض معانيها والأغصان الغيث درر فرائدها رائقة البيان فائقة الإتقان وغرر فوائدها صافي حدائق الأذهان يانعة الأصول والفروع متوجة بالأدلة القرآنية الصريحة القاطعة والأحاديث النبوية الصحيحة الساطعة والبراهين العقلية الجلية الواضحة حاسمة لشبه أهل الغواية الفاسدة الباطلة دامغة لصفقتهم البائرة الخاسرة الكاسدة العاطلة ذابة عن كمالات علوم خير البرية عليه أفضل الصلاة وأزكى التحية متمسكة بعقيدة أهل السنة السنية التي من استمسك به فقد استمسك بالعروة الوثقى والسعادة الأبدية وفاز بالمنهج القويم الذي لا اعوجاج فيه واعتصم بحبل الله القوي المتين الذي لا شبهة تعتريه ولا يخفى على كل ذي بصيرة نجيبة السيرة منور السريرة أن الله سبحانه جل وعلا اختار وفضل حبيبه الأعظم على سائر أنبيائه ورسله وملائكته وجميع خلقه جملة وتفصيلا فأفرغ عليه الكمالات العظمى التي لا غاية لها وعرج به إلى أنوار التجليات والمشاهدات العليا التي لا يمكن التعبير عنها فجمله بحلل الأنس والكمال والجمال وتوجه بتاج الهيبة والعز والإجلال حتى شاهد سناء الجبروت وعجائب الملك والملكوت وخلع عليه خلع الأنوار والأسرار والرضى وزاده شرفا بقوله تعالى ولسوف يعطيك ربك فترضى وكشف له خفايا الرموز وخبايا الكنوز من العلوم اللدنية الإلهية والأسرار الغيبية العلوية والسفلية وما كان وما سيكون من مغيبات علم المصون المكنون من علم الساعة وغيرها إجمالا وتفصيلا على أن من خاض عباب أسرار الآيات البينات وخوارق المعجزات ولاحت له أنوار البشارات النيرات وبوارق الإشارات أدرك في ذلك إدراكا قاطعا بلا شبهة وزور وبراهين ساطعة [illegible] وتنور بها الأرواح والأشباح والصدور وكيف لا وهو سيد الأولين والآخرين وقدوة الأنبياء والمرسلين بل كلهم تحت لوائه مستمدين من فيوضات علومه وأسراره ومشكاته

ولله در الامام البوصيري رضي الله تعالى عنه اذ يقول

وكل آيٍ اتى الرسل الكرام بها ✤ فانما اتصلت من نوره بهم

وقوله دع ما ادعته النصارى في نبيهم ✤ واحكم بما شئت مدحا فيه واحتكم

ولو تتبعت بعض معجزاته وشمائله الشريفة والفضائل والمآثر لضاقت عن احصارها الدفاتر وكلّت الاقلام وجفت المحابر اذ لا يعلم سمو فضله وسمو قدره الا الله الذي تفضل عليه واصطفاه ومنحه وقربه اليه واجتباه ولا ينكر ذلك الا جهول او حسود ضال مضل ممقوت مطرود.

ما ضر شمس الضحى في الافق طالعة ✤ ان لا يرى ضوءها من ليس ذا بصر

حفظنا الله واياكم من الزيغ والطغيان ما ظهر منها وما بطن ووفقنا لاتباع شريعته الغراء ومحجته البيضاء في السر والعلن ولله در هذا المؤلف الاستاذ الكامل الجامع الغيث الوابل النافع لقد افاد واجاد وارشد العباد ونور البلاد وذلك دليل على شرفه وجميل سيرته وطول باعه واخلاص طويته وطيب سريرته وغزارة علمه وتحرير اطلاعه وانه الحائز لقصبات السبق في مضمار المعقول والمنقول والفروع والاصول كثر الله في المسلمين امثاله وبلغه من خيري الدارين آماله وختم لنا وله ولكافة اخواننا المسلمين بخاتمة السعادة وجعلنا من الذين لهم الحسنى وزيادة فائزين بالنظر لوجهه الكريم منعمين بجوار حبيبه صاحب الخلق العظيم عليه افضل الصلاة وازكى التسليم منتظمين في سلك آل بيته الكرام واصحابه الاعلام المرشدين الفائزين وحزبه الفخام المفلحين المخلصين مع الذين انعم الله عليهم من النبيين والصديقين والشهداء والصالحين متوسلين بجاه وسيلته العظمى وبابه الاعظم وعين رحمته وحبيبه الاكرم عليه افضل الصلاة وازكى السلام ما لاح بدر التمام وفاح مسك الختام

حرره احمد [illegible] فقير ربه [illegible]
ابن [illegible] عزوز [illegible] الله [illegible]
[illegible] خادم [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ واسع العطاء مسبغ النعماء عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدًا الا من ارتضی من رسول منحہ بما شاء فقال وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء احمدہ واشکرہ علی ان علم آدم الاسماء وخص بذات العلوم کلہا امام الرسل والانبیاء واشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ المخاطب حبیبہ بقولہ ذلک من انباء الغیب نوحیہ الیک فما اجل الانباء واشہد ان سیدنا ومولانا محمدا عبدہ ورسولہ الذی تجلی لہ علم الغیب وغیب الغیب فاطلع علی حقائق الاشیاء واوتی علم الاولین والآخرین والعابرین والغابرین وظہر لمستوی سمع فیہ صریف الاقلام واحاط علمًا بما فی اللوح المبین ونزل علیہ الکتاب تبیانا لکل شئی وھدًی ورحمۃ وبشرٰی للمسلمین وعلم علم الیقین وعین الیقین وحق الیقین جمیع ما کان وما یکون الی یوم الدین فانبأ بما امر بانبائہ من حضرۃ رب العالمین وشہد لہ بجودہ فیہ قولہ تعالی وما ھو علی الغیب بضنین وقال سبحانہ وتعالی تشریفا لقدر علومہ وتعظیما وعلمک ما لم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما فعلم اللوح والقلم من علومہ ذرہ کما ان علومہ فی جنب بحار علم اللہ تعالی کقطرہ صلی اللہ تعالی وسلم علیہ وعلی آلہ کنوز جواہر الحقائق والاسرار وعلی اصحابہ بحور لآلی العلوم والانوار واتباعہم الابرار واولیاء امتہ الاخیار لاسیما وارث علوم النبیین ظاھرًا وباطنا وواقف مقامات المرسلین سرًا وعلنا غوث الثقلین وقطب الکونین کریم الطرفین وشریف النسبین

القطب الربانی والغوث الصمدانی والمحبوب السبحانی والهیکل النورانی
صاحب الاشارات والمعانی سیدنا وسندنا وهادینا ومرشدنا
السید الشیخ محیی الدین ابی محمد عبد القادر الجیلانی وعلی
ذریته الاطیبین والمریدین والمحبین ومن انتسب الیه
اجمعین الی یوم الدین اما بعد فلما من الکریم المتعال
ذو المن والافضال علی هذا العبد ضعیف الحال ونحیف البال
بشد الرحال مرة سادسة الی زیارة قبر حبیبه الاعظم وصفیه
الاکرم والملاذ الاتم لکل من فی العالم ووسیلة ابینا آدم وواسطة
فیضان العلوم والاسرار علی اهلها ممن تاخر من زمانه ومن تقدم
سیدنا ومولانا محمد صلی الله تعالی علیه وعلی آله وصحبه بارک وسلم
وتشرفت بالحلول فی المدینة المنورة والزیارة فی المواجهة المطهرة
فی تاسع محرم الحرام من هذا العام لقینی بعد زیارتی للمرقد
المصطفوی قبل انصرافی من المسجد الشریف النبوی العالم الفاضل
جامع الفضائل والفواضل کریم الشمائل حمید الخصائل مولانا
المولوی محمد کریم الله سلمه الله وابقاه ووفقه لما یحبه ویرضاه
واوصله الی غایة ما یتمناه فسررت بلقیاه وحبسته من نعم الله
فجری ذکر الرسالة المرضیه والعجالة البهیه ذات التحقیقات الفائقه
والتدقیقات الرائقه والمحاسن الجلیه والمعارف العلیه المسماة
بالدولة المکیه بالمادة الغیبیه لاعلم علماء الزمان وافقه
فقهاء الدوران عالم السنة وحامیها وقامع البدعة
ومبتدعیها مجدد المائة الحاضرة ومؤید الملة الزاهرة

مجدد

محمود الفضائل ومحسود الافاضل من بذل نفسه فی نصرة
الدین المتین وحمی حوزة شریعة سید المرسلین ولم یخف
فی الله لومة لائم وارتقی فی مدح الحبیب المصطفی کل صب
بحبه وهائم واخرج من بحار نعوته دررا لا یساوی قیمتها
الدنیا ولا الاخری فکان بکل فضل جائز الیق واولی واحری
مولانا عبد المصطفی الشیخ احمد رضا خان الحنفی القادری
الممنوح من الله بالعلم الباطنی والظاهری ادام الله تعالی
وجوده وانعم علینا وعلی سائر المستفیدین والمستفیضین
فیضه وجوده الی یوم الدین آمین بجاه طه الامین
صلی الله وسلم علیه وعلی اله واصحابه اجمعین وکنت کثیر الشوق
والغرام الی مطالعة تلك الرسالة منذ شهور واعوام ففزت بمرامی
ذلك بواسطة المولوی المذکور ضاعف الله لمؤلفها وله ولنا الاجور
وحظیت بمطالعتها حظا لا یقدر ان یعبر عنه ویحصره بالبیان
لسان القلم او قلم اللسان والفیتها زبدة المحاسن بتحقیق
وامعان فوق ما تشنفت بسماعها الآذان فانشرح به الصدر
وتنور الجنان وحققت انه لیس الخبر کالعیان وتیقنت
ان ما شاعه بعض العصریین ان مؤلفها معتقد وقائل بمساواة
علم سید المرسلین بعلم رب العالمین هو ناشئ عن حسدهم
وعداوتهم بل مشعر بجهلهم المرکب وغباوتهم اما علموا
ان الحسد اهلك للجسد والحسود لا یسود ولله در القائل
واذا اراد الله نشر فضیلة طویت اتاح لها لسان حسود

والی اللہ المشتکی من قبائح احوال قوم یفترون الکذب وہم یفتخرون
غافلین عن قولہ تعالی انما یفتری الکذب الذین لا یومنون
ومن رذائل افعال رجال یتخذون اشاعۃ ما زوروہ من
الافتراءات دینا ذاہلین عما قال اللہ سبحانہ وتعالی ان الذین
یؤذون المؤمنین والمومنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا
بھتانا واثما مبینا ولولا علی ابصارہم غشاوۃ من الحسد
والبغضاء والعداوۃ لابصروا ما ذکرہ المؤلف العلامۃ فی غیر موضع
من رسالتہ الشریفۃ ما یبطل دعوٰہم الباطلۃ السخیفۃ ونصہ
فی النظر الاول العلم الذاتی مختص بالمولی سبحانہ وتعالی
لا یمکن لغیرہ ومن اثبت شیئا منہ ولو ادنی من ادنی من
ادنی من ذرۃ لاحد من العالمین فقد کفر واشرک وفیہ ایضا
اللاتناہی الکمی مخصوص بعلم اللہ تعالی وفیہ ایضا احاطۃ احد
من الخلق بمعلومات اللہ تعالی علی جہۃ التفصیل التام محال
شرعا وعقلا بل لو جمع علوم جمیع العالمین اولا وآخرا لما کانت
لہ نسبۃ ما اصلا الی علوم اللہ سبحانہ وتعالی حتی کنسبۃ حصۃ
من الف الف حصص قطرۃ الی الف الف بحر ونصہ فی النظر الثانی
زہر بھر بما تقرر ان شبہۃ مساواۃ علم المخلوقین طرا اجمعین
بعلم ربنا الہ العالمین ما کانت لتخطر ببال المسلمین وفیہ ایضا
قد اقمنا الدلائل القاہرۃ علی ان احاطۃ علم المخلوقین بجمیع
المعلومات الالٰھیۃ محال قطعا عقلا وسمعا ونصہ فی النظر الثالث
العلم الذاتی والمطلق المحیط التفصیلی مختص باللہ تعالی

واما

وما للعباد الا مطلق العلم العطائي ونصه في النظر الخامس
لا نقول بمساواة علم الله تعالى ولا بحصوله بالاستقلال
ولا نثبت بعطاء الله تعالى ايضا الا البعض اه
فاين دعوى المساواة كما يقولون قاتلهم الله انى يؤفكون
وليتأمل المنكرون علم ما كان وما يكون لنبي الله الامين المامون
في تحقيق الشيخ الامام علامة الاعلام قدوة اهل التحقيق
وعمدة ذوي النظر والتدقيق الفقيه المحدث الصوفي مولاي الشريف
ابي عبد الله محمد بن جعفر الحسني الادريسي الشهير بالكتاني المغربي نزيل المدينة المنورة
المالكي متعنا الله بطول حياته وافاض علينا وعلى العالمين من
فيوضاته في كتابه نظم المتناثر من الحديث المتواتر ما نصه
احاديث اطلاعه صلى الله عليه وسلم على الغيبات وانبائه عنها
ذكر تواترها ايضا عياض في الشفاء وغيره ونص عياض وكذلك
اخباره عن الغيوب وانباؤه بما يكون وكان معلوم من آياته على الجملة
بالضرورة اه وقال بعده في فصل ما اطلع عليه من الغيوب وما يكون ما نصه
والاحاديث في هذا الباب بحر لا يدرك قعره ولا ينزف غمره وهذه المعجزة
من معجزاته المعلومة على القطع الواصل الينا خبرها على التواتر لكثرة رواتها
واتفاق معانيها على الاطلاع على الغيب اه وفي جواهر المعاني نقلا عن
جواب لابي العباس التجاني رضي الله عنه في معنى قوله تعالى عن محمد
صلى الله عليه وسلم ما كنت تدري ما الكتاب ولا الايمان ما نصه
والاخبار والآثار وكتب الحديث كلها مشحونة باخباراته بالغيوب
التي تأتي من بعده المتقاربة والمتباعدة حتى قال بعض الصحابة رضي الله عنه

وليتنبه من قال ان علم كل شيء [illegible] ليس بقطعي من الاذهان شيء زال اشكاله بالدليل ١٢ هـ

ما ترك رسول الله صلى الله عليه وسلم امرًا يكون في امته من بعده الا ذكره الى قيام الساعة وقال صلى الله عليه وسلم ما من شيء لم اكن اريته الا رايته في مقامي هذا حتى الجنة والنار والاخبار كثيرة متواترة حتى لا يكاد ان يرتاب فيهما احد من المسلمين والسلام انتهى نقلًا من نظم المتناثر وشواهد هذا المعنى كثيرة في تصانيف اكابر الامة وعظماء الملة ولو جمعنا ما اورده العالم الكبير العارف الشهير جامع الصفات السنية والفضائل البهية والخصائل الملكية والشمائل المرضية مولانا الشيخ يوسف بن اسمعيل النبهاني البيروتي فسح الله في مدته وبارك في عمره الشريف وضاعف فضله بتضعيف في تضعيف في تضعيف في غير واحد من تاليفاته في مواضع كثيرة لدام مجلدًا كبيرًا ولنكتف ههنا على ما نقله[7] من جواهر السيد عبد الله الميرغني الحنفي الطائفي قدس سره في شرح الصلوة المشيشية في شرح قول المصنف وتنزلت علوم آدم فاعجز الخلائق ما لفظه اى وفيه صلى الله عليه وسلم تنزلت من عند الله تعالى علوم ابينا آدم يعني حقائق العلوم التي علم آدم اسماءها الثابتة بقوله تعالى وعلم آدم الاسماء كلها وهذه العلوم هي علوم القرآن كما قال ما فرطنا في الكتاب من شيء وقال تعالى ونزلنا عليك الكتاب تبيانا لكل شيء وذكر في ذلك كثيرا من الاحاديث والآثار ثم قال وقد قال العلماء المحققون ان الله تعالى اعلم نبيه صلى الله عليه وسلم الغيب كله حتى الخمس المستثناة في آخر عمره صلى الله عليه وسلم

[7] في جواهر البحار في فضل النبي المختار ص

لكن امر بكتم البعض وافشاء البعض وشتان بين العلم بحقائق
الاشياء وبين العلم باسمائها وبين ادراك المقصود وادراك
وسائله ولكن لما كان صلى الله عليه وسلم هو المقصود من حقائق
الوجود ولما كان آدم عليه السلام هو الوسيلة اوقف على الوسيلة
فسبحان من حكمته تبهر العقول واسرار عجائبه تطول
ولله در الشرف الابوصيري حيث يقول
لك ذات العلوم من عالم الغيب ومنها لآدم الاسماء
ولهذا قال بعض المحققين انما سجدت الملائكة لآدم لاجل
نور محمد صلى الله عليه وسلم الذي في جبينه انتهى
والمسئول من الله فضله العظيم بجاه نبيه الكريم وآله
واصحابه واوليائه واحبابه لاسيما وليه ووارثه حسًا ومعنى
ظاهرًا وباطنًا سرًا وعلنًا حسبًا ونسبًا واصلًا وسببًا
الغوث الاعظم القطب الاكرم السيد الشيخ محيي الدين عبد القادر
الجيلاني قدس سره النوراني في حق هذا المؤلف الجليل الشأن
ومن احبه ونصره من اهل الايمان وان يجعله وايانا
من المقربين لديه والدالين عليه وان يرزقنا حسن الختام
في جوار خير الانام عليه وعلى آله وصحبه وتابعيه وحزبه افضل الصلوة واشرف السلام
فانه على ذلك قدير وبالاجابة جدير كتبه على عجل بالف خجل
العبد المفتقر الى رحمة ربه الحميد المبدي هداية الله بن
محمود بن محمد سعيد السندي البكري نسبا والحنفي
مذهبا والقادري مشربًا بالمدينة المنورة في رابع عشر

(حاشیہ: وبين العلم بمسمّاها)

من شہر مولد سید البشر سنۃ ثلاثین بعد الثلاثمائۃ والالف
من ہجرۃ من خلقہ اللہ تعالیٰ علیہ اکمل خلق واجمل وصف
صلی اللہ تعالیٰ وسلم علیہ وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ واحبابہ اجمعین
والحمد للہ رب العالمین
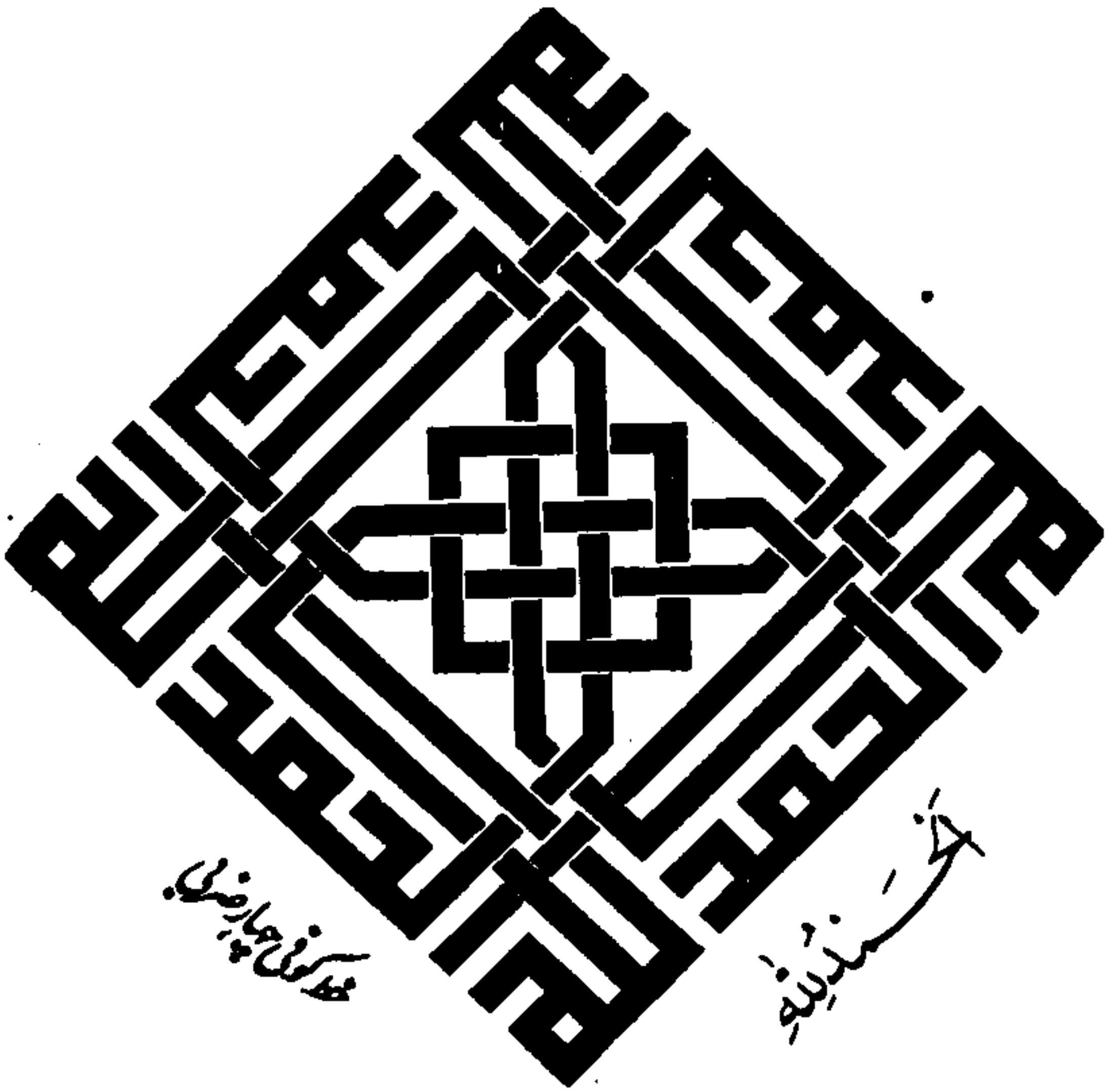
بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدك يا من اقمت من اجتبيت لنصرة سنتك المتين ووفقت من اصطفيت لنشر شرعك المبين
ونصلي ونسلم على من اطلعته على مصون علم الغيب واريته مكنون خزائنك بلا ريب
وعلى اله وصحبه حملة احكام نورك وعلى التابعين وتابعيهم الفائزين بمعرفة بطونك وظهورك

اما بعد فقد اطلعت على هذا السفر العظيم والبحر الخضم الجسيم المسمى بالدولة المكية بالمادة الغيبية فالفيته قاموسا لتحقيق مسائل شريفة وناموسا لتدقيق لطائف منيفة
اظهر فيه مؤلفه حفظه الله تعالى بثاقب فهمه فرائد العبارات وابدى فيه بصائب ذهنه فوائد ارباب الاشارات وادحض به حجج اهل الغواية والضلالات واقام عليهم واضح الدلائل والبينات
كيف لا وهو امام المحدثين وحسام في رقاب الملحدين وحيد الزمان وفريد الأوان مولانا الكامل السيد احمد رضا خان لا زال رافلا في حلل العرفان بجاه منبع الحقائق ومجمع الرقائق والدقائق صلى الله تعالى وسلم عليه وعلى اله وكل من انتمى بالاوب اليه

تحريرا في ٥ ذي القعدة ١٣٢٩

كتبه المحتقر
بسيوني احمد الخياري
خادم العلم والطريقة
بحرم سيد الخليقة

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه اجمعين والتابعين لهم
باحسان الى يوم الدين اما بعد فاني لما تشرفت بالمجاورة في اعتاب سيد المرسلين في
بلدته الطاهرة ومدينته المنورة في هذا العام ١٣٣١ هجرية طلب مني
بعض العلماء الافاضل من اهل السنة والعترة الطاهرة اهل المدينة المنورة
وهو السيد عبد الباري بن العلامة السيد احمد رضوان نفعنا الله ببركاته
وبركات اسلافه الطيبين الطاهرين ان اقرظ هذا الكتاب المسمى بالدولة المكية
بالمادة الغيبية تأليف الامام العلامة الشيخ احمد رضا خان الهندي وكان قبل ذلك
كاتبني الى بيروت في هذا المعنى الشيخ الفاضل العالم الكامل العامل الشيخ كريم الله
الهندي فلما ارسله الى هذه المرة السيد عبد الباري حفظه الله قرأته من اوله
الى آخره فوجدته من انفع الكتب الدينية واصدقها لهجة واقواها حجة
ولا يصدر مثله الا عن امام كبير علامة نحرير فرضي الله عن مؤلفه وارضاه
وبلغه من كل خير مناه اما ما يتعلق بالرد على الوهابية ومن يدعي الاجتهاد المطلق
في هذا الزمان فقد استوفيته في كتابي شواهد الحق في الاستغاثة بسيد الخلق
صلى الله عليه وسلم واما ما يتعلق في علم رسول الله صلى الله عليه وسلم الغيب
بتعليم الله تعالى فقد استوفيت الكلام عليه في كتابي المذكور وكتابي حجة الله على العالمين
في معجزات سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم واختم كلامي بسؤال الحق تعالى
بجاه هذا النبي الكريم عليه افضل الصلاة والتسليم ان يكثر من امثال
مؤلف هذا الكتاب الائمة الاعلام حماة الاسلام المتصدين للرد على الكفرة
والمبتدعين اللئام فانهم من افضل المجاهدين الذابين عن حوزة الدين والحمد لله رب العالمين
وكتب ذلك بقلمه الفقير يوسف بن اسماعيل النبهاني في المدينة المنورة في صفر الخير ١٣٣١

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذي تفرد بالوحدانية وعلّم رسوله ما لم يعلم وذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم والصلاة والسلام على سيدنا وشفيعنا ونبينا الذي أرسل رحمة للعالمين محمد صلى الله عليه وعلى آله وصحبه وسلم أما بعد فإني لما تشرفت بالزيارة في أعتاب سيد الوجود والحضور في قبره برد السلام على من يسلم عليه صلى الله عليه وسلم في هذا العام سنة [illegible] وثلاثمائة هجرية والتوسل بجنابه الأعلى الأكرم والنداء له صلى الله عليه وسلم بعد وفاته كندائه في حال حياته صلى الله عليه وسلم ولله در الإمام البوصيري رضي الله عنه «ومن تكن برسول الله نصرته ، إن تلقه الأسد في آجامها تجم» «ولن ترى من ولي غير منتصر ، به ولا من عدو غير منقصم» ولما اطلعني بعض أفاضل المدينة المنورة على هذه الرسالة المحررة المسماة بالدولة المكية بالمادة الغيبية تأليف الإمام العلامة الشيخ أحمد رضا خان الهندي فوجدتها من أحسن البيان وأوفى البرهان ففرق بين علم المخلوق والخالق ورجح بعد تحريرها صائب الحقائق ولهذه كالشمس لا يخفى على أولي الأبصار أهل القلوب والتقوى [illegible] لذلك قوله صلى الله عليه وسلم عن رب العزة تبارك وتعالى وما تقرب إلي المتقربون بمثل أداء ما افترضت عليهم ولا يزال العبد يتقرب إلي بالنوافل حتى أحبه فإذا أحببته كنت سمعه الذي يسمع به وبصره الذي يبصر به ولسانه الذي ينطق به ويده التي يبطش بها ورجله التي يمشي بها فإذا كان العبد بهذه الصفة [illegible] فجزى الله مؤلف هذه الرسالة [illegible] خيرا وبارك الله لنا في [illegible] [illegible]

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم نقل رسالة

الحمد لله الذي انار الوجود بشموس العلماء وجعلهم بدور الضياء ومحجة الاهتداء فالتابع لهديهم لا يضل ولا يشقى والمتمسك بقويم عهدهم لا شك متمسك بالعروة الوثقى واشهد ان لا اله الا الله الاول بلا بداية الآخر بلا نهاية المحصي كل شيء عددا العالم بما خفي من خلقه وما بدا وان سيدنا محمدا عبده ورسوله المرسل معلما ومرشدا صلى الله عليه وعلى آله وصحبه وسلم عدد ما احاط به علمه وجرى به القلم ورضي الله عنهم ائمة النهج القويم والصراط المستقيم وعن مقلديهم وتابعيهم باحسان الى يوم الدين وغفر الله لنا ولوالدينا ولجميع المسلمين اجمعين

وبعد اني لما كنت متشرفا بزيارة سيد الموجودات واشرف مخلوقات الارضين والسموات في شهر ربيع الاول عام احدى وثلاثين وثلثمائة بعد الالف وبذلك نلت منتهى الانس والحظ والشرف وفي اثناء هذه المدة الوجيزة قد اطلعني صديقي الاديب الفاضل العالم الكامل (الى حفظ المتقدم الامام المتفنن) الشيخ احمد افندي الخطيب الطرابلسي باني الموائد على اشرف حد. في حرم الحبيب صلى الله عليه وآله وسلم على الرسالة المسماة بالدولة المكية بالمادة الغيبية تأليف حضرة العلامة المدقق الدراك المحقق المولوي الهمام احمد رضا خان احد مشاهير علماء الهند الاعلام وقد اوضح فيها بعض مزايا سيد الانام ومصباح الظلام المظلل بالغمام عليه افضل الصلاة وازكى التحيات والسلام مما تمايل ولا ... فيما ذكر بها وبه اختلاف ما ... اليه ... رأيه ... والجماعة كما نقلنا واستندنا ...

تقريظ مولانا العلامة الاديب والحاذق اللبيب مدرس مدرسة سيدي خليل في دمشق الشام ومدرس قضاء قطنا سما الاستاذ الفاضل الشيخ محمد افندي الحكيم اطال الله بقاه امين يحيي

بسم الله الرحمن الرحيم

حمدا لمن علم بالقلم علم الانسان ما لم يعلم وصلاة وسلاما على سيدنا ومولانا محمد النبي الاكرم الذي من علومه علم اللوح والقلم وعلى آله وصحابته وشيعته المتبعين آثاره والدارجين على مدرجته وعلى التابعين لهم والسالكين سبلهم اما بعد فقد حلت طرف الطرف في روض هذه الرسالة الانيقه واقتطفت من يانع ثمارها واستنشقت من اريج ازهارها العبيقه والتقطت من باهر فوائدها وزاهر زبدها ما حليت به جيد عرفاني وحييت به ميت جناني كيف لا وهي الحجة الدامغه والاية البالغه السالمه والبرهان القاطع والدليل القاضي على اهل الزيغ ببيانه الساطع والسيف المسلول لمن حاد الله والرسول تشهد لمؤلفها بطول الباع وسعة الاطلاع ورسوخ القدم في العلوم والمعارف النقليه والعقليه مع غيرة دينيه وحمية على الشريعة المحمديه وبكرة نقاده للمعية وقاده كثر الله امثاله في الاسلام من الجهابذة الاعلام ليرخوا بين الضلاله ويفلوا بصارم عزمهم وحزمهم جيوش اولي الزيغ والجهاله ويطلعون شموسا للهدى والرشاد تحيا بهم البلاد والعباد ولا زال مولانا المؤلف العلامه احمد رضا خان مؤيدا مسددا بعناية الرحمن قائما على قدم الصدق يخذل الباطل ويعلي الحق بحرمة النبي الاكرم صلى الله تعالى عليه وسلم ما ذر شارق وما انبثق الصبح وهبت رياح الاملاك وفاح زهر في كمامه ولاح بدر في تمامه

خادم العلماء
محمد الحكيم
في دمشق الشام

١٧ صفر الخير سنة ١٣٢٤

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله القديم الذي لا ابتداء لوجوده الباقي الذي لا نهاية لفضله وجوده
المتوحد في ذاته وصفاته وافعاله والغني عما سواه لعدم افتقاره وتمام كما[له]
الحي القيوم الذي قامت به جميع المكونات والمخالف لسائر الحوادث والموجودا[ت]
المنفرد بعلمه القديم المستقل بتفصيل ما كان وما يكون والمحيط بما لا نهاية [له]
على ما هو عليه في نفس الامر في جميع الشؤون دبر الاشياء وقضاها على حسـ[ب]
علمه الابدي واوجدها على وفاق ذلك التعلق القديم السرمدي والصلوة والسلام
على اكمل المخلوقات الذي اختصه مولاه بارفع الكمالات واسنى الخصوصيات
واسطة عقد النبيين والمرسلين ومقدم جيش الاصفياء والمحبوبين رحمة
القدم ومنبع العلم والحلم والحكم صلى الله تعالى عليه وعلى آله واصحابه وسلم تسليما كثيرا
امين اما بعد فقد سرحت نظري في هذه الرسالة الموسومة بالدولة المكية في المادة
الغيبية لمؤلفها العلامة الكبير والفهامة الشهير الالمعي المحقق واللوذعي المدقق الشيخ
احمد رضا خان فوجدتها دوحة جمعت خلاصة مذهب اهل الاسلام وروضة قد
اشتملت على زبدة عقائد اهل الايمان والايقان الاعلام خالية عن عقائد الزا[ئغين]
ئغين وريبة ما [illegible] به اهل الانحراف وعصابة المفترين اذ لا خفاء ان العلم
الاستقلالي المحيط بتفصيل ما كان وما يكون مما هو غير متناه مختص بحضرة
الرب سبحانه وتعالى الذي لا يشبهه شيء ولا يشبه هو شيئا كما قال في محكم الكتاب المكنون الذي
لا يمسه الا المطهرون ليس كمثله شيء وهو السميع البصير لا في ذاته ولا في صفاته ولا
في افعاله واما ان يطلع الله سبحانه خواص خلقه ويعلمهم علوما لا يعلمها غيرهم وهم لا يعلمونها
لولا اعلام الله لهم فهذا لا شك في جوازه ولا في وقوعه كما قال سبحانه وتعالى فلا يظهر على غيبه احدا
الا من ارتضى من رسول الآية وهذا النوع علما استقلاليا منهم بلا سبب بل هو متوقف على اعلام الله
فما عليه الصفات المشتركة بين حضرة الرب وعباده كالعلم مثلا اذا اضيف الى الله نفسه بمعنى
واذا اضيف الى العباد نفسر بمعنى يليق بهم فلا شك ان الله قد اطلع نبيه صلى الله عليه وسلم
على علوم خصه بها لم يطلع عليها غيره اذ هو اعلم الخلق بربه واعرفهم به وهو اول الانبياء

تقريظ شيخنا العلامة الكامل صاحب التصانيف المفيدة
مدرس جامع السنجقدار ادام الله نفعه امين (يحيى)

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رافع منار اهل الشريعة والايمان وخافض شعار اهل البدع والبهتان والصلاة والسلام على سيدنا محمد الذي جاء بالاحاديث والقرآن وبعد فقد تصفحت هذا المؤلف الجليل المسمى بالدولة المكية بالمادة الغيبية في الرد على الفرقة الوهابية ومن كان نحوهم من المخالفين للشريعة الاسلامية فوجدتها مشتملة على زبدة عقائد اهل الايمان [illegible] اهل البغي والخسران والانتصار لما ذهب اليه اهل السنة والرجحان شاهدة لمؤلفها العلامة الفاضل والمرشد الهمام الفاضل الكامل الشيخ احمد رضا خان الهندي مستوفية في الرد حق الاستيفاء كما استوفيت ذلك في كتاب العقد الوحيد شرح النظم الفريد [illegible] في الرد على الوهابية في انكارهم الاستغاثة والزيارة ومعجزات الانبياء وكرامات الاولياء بعد الوفاة ونحو ذلك جمعنا الله به في الدنيا بزيارة سيد الانس والجن [illegible] لواء المبعوث صلى الله عليه وعلى اله الطاهرين واصحابه المرضيين [illegible]

كتبه الفقير محمد امين السفرجلاني عفي عنه
تحريرا في ١٤ صفر سنة ١٣٢٤ والمدرس بجامع السنجقدار بدمشق الشام

تقريظ العلامة المحقق من بطل فن مدقق مفتي قضاء الطفيلة سابقا واحد المدرسين في مدرسة دار الحديث بدمشق الشام مولانا الاستاذ الفاضل الشيخ محمود افندي العطار حفظه الله

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي قد احاط بكل شيء علما وشهدت العوالم بكمال قدرته فعمهم رحمة
فسبحانه من اله تفرد بالخلق والتقدير وخص من شاء بما شاء فلا مشارك له ولا نظير
والصلاة والسلام على اشرف المخلوقات بلا ريب سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم
الذي اعلا الله مقامه واطلعه على علم الغيب وخصصه بكمال المحبة وجعله
بالمؤمنين رؤفا رحيما وانزل عليه وعلمك ما لم تكن تعلم وكان فضل
الله عليك عظيما وعلى اصحابه وآله والسالكين على منواله
اما بعد فاني قد اطلعت على هذه الرسالة الجليلة وسرحت نظري
في حدائقها برهة قليلة فالفيتها تشهد لمؤلفها بالتحقيق والتدقيق
وانه من عصابة اهل السنة المتمسكين بالحبل الوثيق بين فيها ان علومه صلى
الله عليه وسلم الغيبية وان كان مخلوق لم يصل اليها فهي من مواهب الربوبية
وليس يبعد ان يطلع الله نبيه عليه الصلاة والسلام على كل علم غيبي يمكن ان يصل اليه
مخلوق، حيث انه صلى الله عليه وسلم في سائر الكمالات الانسانية غير مسبوق
ورد على تاليفها ما زعمته الفرقة الوهابية من الحط من مقاماته صلى الله عليه وسلم العلية
اكثر الله من امثاله الائمة الاعلام هداة الخلق الى مذهب اهل السنة والجماعة العظام

كتبه خادم العلم واهله
احد تلامذة الشيخ محمد بدر الدين
محمود بن سعيد
العطار الدمشقي

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وكفى والصلاة والسلام على المصطفى رب اليك
المفزع وفيك الرجا فاجعلنا اللهم من عبادك المخلصين المتمسكين
باهداب سنة سيد المرسلين وبعد فلما بارحت دمشق آتيا
المدينة المنورة متشرفا باعتاب سيدنا وسندنا ووسيلتنا سيد العالم صلى الله عليه
وسلم في عام ثلاثمائة واحدى وثلاثين بعد الالف سئلت ان اطلع الرسالة
الموسومة بالدولة المكية في المادة الغيبية فنظرت اليها نظر الغريب يراد
من فضائلها الجليلة فوجدتها جديرة بالاهتمام عديمة المثال يتجلى عليها صدق
الحجة وآية الاستقامة وكيف لا والمؤلف المفضال هو مولانا الشيخ احمد
[illegible] العلامة الامثل الكرام صاحب القدس والاحترام جزاه الله تعالى افضل الجزاء
وجعلنا واياه تحت لواء سيد الانبياء وليعذرني مولانا المؤلف على قصوري
بتقريظ الرسالة اذ اخال اني اوجزت في المقالة اما اولا فلان مؤلفه
في غنية عن الاطراء والتطويل في نعته فضلا عن كلماتي هذه وثانيا كتبته وانا
اتأهب للسفر الى الشام ذات الثغر الباسم وانا مفارق مسكن سيد المرسلين
والامين اكتب هذا واذرف الدمع مدرارا وانت سواء الطالع واستغفره
فلا فعفوا منك ايها السيد الكريم فانت رب السماح والسجايا
اعلى الوضاح متوسلا بصاحب هذا المقام الاعظم ان يجعلني الله
ممن من المتشرفين بزيارته في كل عام والصلاة والسلام عليه
والختام

تحريرا في ٩ من جمادى ١٣٣١

كتبه العبد الفقير الى الله تعالى
محمد [illegible]
الدمشقي
[illegible]

تقريظ العلامة الفاضل الحاوي لغنيمة الفضائل الوارث للعلوم كابرا عن كابر مدرس جامع سيدنا محيي الدين ابن العربي رضي الله عنه بدمشق حضرة مولانا الاستاذ الشيخ الحاج الحافظ السيد محمد عارف المحلبي دام نفعه امين يحيي

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله ذي الشان عظيم البرهان شديد السلطان والصلاة والسلام على سيدنا محمد الذي جاءنا بصريح القرآن فازاح به الشرك والبهتان واظهر به التوحيد والايمان وعلى آله وصحبه والتابعين باحسان وبعد فاني وان كنت لست من اهل العرفان ولا من فرسان هذا الميدان ولكني بطريق التطفل على السادات اهل هذا الشان تصفحت بحسب الامكان بعض عبارات هذه الرسالة المسماة للعلامة الشهير والحبر الخبير الاستاذ الشيخ احمد رضا خان صاحب الفضل والامتنان فوجدتها كافية في هذا الباب محتوية على لباب باب رادعة لاهل الزيغ والبهتان آتية بما عليه اهل الحق من عقائد الايمان جزاه الله تعالى عن سعيه احسن الجزاء وادام له الارتقاء لذرى المجد والعلياء فكلام احسن الله تعالى اليه يدل على كمال علمه بالله عز وجل المتفضل عليه زاده الله تعالى من هباته ونفعنا بعلومه واعاد علينا من بركاته والحمد لله تعالى على كل حال يكون منتهاه المآل

كتبه
خويدم اهل العلم
العبد الفقير اليه عز وجل
محمد عارف بن محي الدين
ابن احمد الشهير بالحلبي
عفا الله تعالى
عنه
الدمشقي

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ارسل الینا عین الرحمۃ الہداۃ لسائر المخلوقات واختصہ من بین خلقہ
بافضل الشمائل واعظم المعجزات واشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ شہادۃ تنظمنا
فی سلک اہل العنایات واشہد ان سیدنا محمدا عبدہ ورسولہ المخصوص منہ بخوارق العادات صلی اللہ
وسلم علیہ وعلی آلہ واصحابہ حماۃ الدین القویم من زیغ اہل الضلالات اما بعد فقد لمعت
عل ہذا الکتاب المسمی بالدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ فوجدتہ ناطقا بالصواب مشتملا علی النقول
الصریحۃ والاقوال الصحیحۃ فللہ در مؤلفہ العالم العامل والفاضل الماجد الکامل
الشیخ احمد رضا خان لا زال مظہر النفع العام بین الخاص والعام فانہ قد اجاد وافاد
جزاہ اللہ خیر الجزاء وامدنا وایاہ بمدد سید الانبیاء وختم لنا ولہ بالحسنی ختام بجاہ المظلل بالغمام
علیہ من اللہ افضل الصلاۃ واکمل السلام قالہ الفقیر خادم العلم الشریف بمدینۃ الرسول
محمد عطاء اللہ القسم
الوارد زائرا بالمدینۃ المنورۃ
فی ربیع الاول ۱۳۲۳

تقریظ العلامة العامل مدرس مدرسة سیدنا
حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی دمشق الشام سید المجد
والعلم ومشرف شیخ محمد القاسمی بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدک یامن اقمت الکائنات دلیلا علی توحیدک ونشکرک یامن اتحملت حملة شریعتک جهابذة قاموا بواجب تمجیدک ونصلی ونسلم علی رسولک المبعوث من اکرم جیل والمنعوت فی التوراة والانجیل وعلی آلہ واصحابہ الذین احقوا الحق وابطلوا الاباطیل وبعد فقد اطلعت علی ما حررہ العالم العامل والهمام الجهید الفاضل حضرة الشیخ احمد رضا خان من مؤلفہ المسمی بالدولة المکیة بالمادة الغیبیة درایة کاناای کتاب جامعا فی بابہ للحکمة وفصل الخطاب فیا لہ من مؤلف جال فکرہ فی میدان هذہ المباحث وممزق ما جمعوہ من المباحث کیف لا وجامعہ جامع للکمالات والفضائل من الحط دون شرفہ کل متطاول فانہ بن الفضل وابوہ والمذعن لفضلہ اعداؤہ ومحبوہ مقدارہ فی العلم جلیل ومثلہ فی الانام قلیل متع اللہ المسلمین بحیاتہ وافاض علینا وعلیهم من برکاتہ آمین

بقلم العاجز محمد القاسمی
الحلاق الدمشقی
عفی عنہ

خط کوفی جہار ضربی

تقريظ مولانا [illegible] العلامة الفاضل مفتي [illegible] بدمشق الشام السيد محمد يحيى افندي القلعي
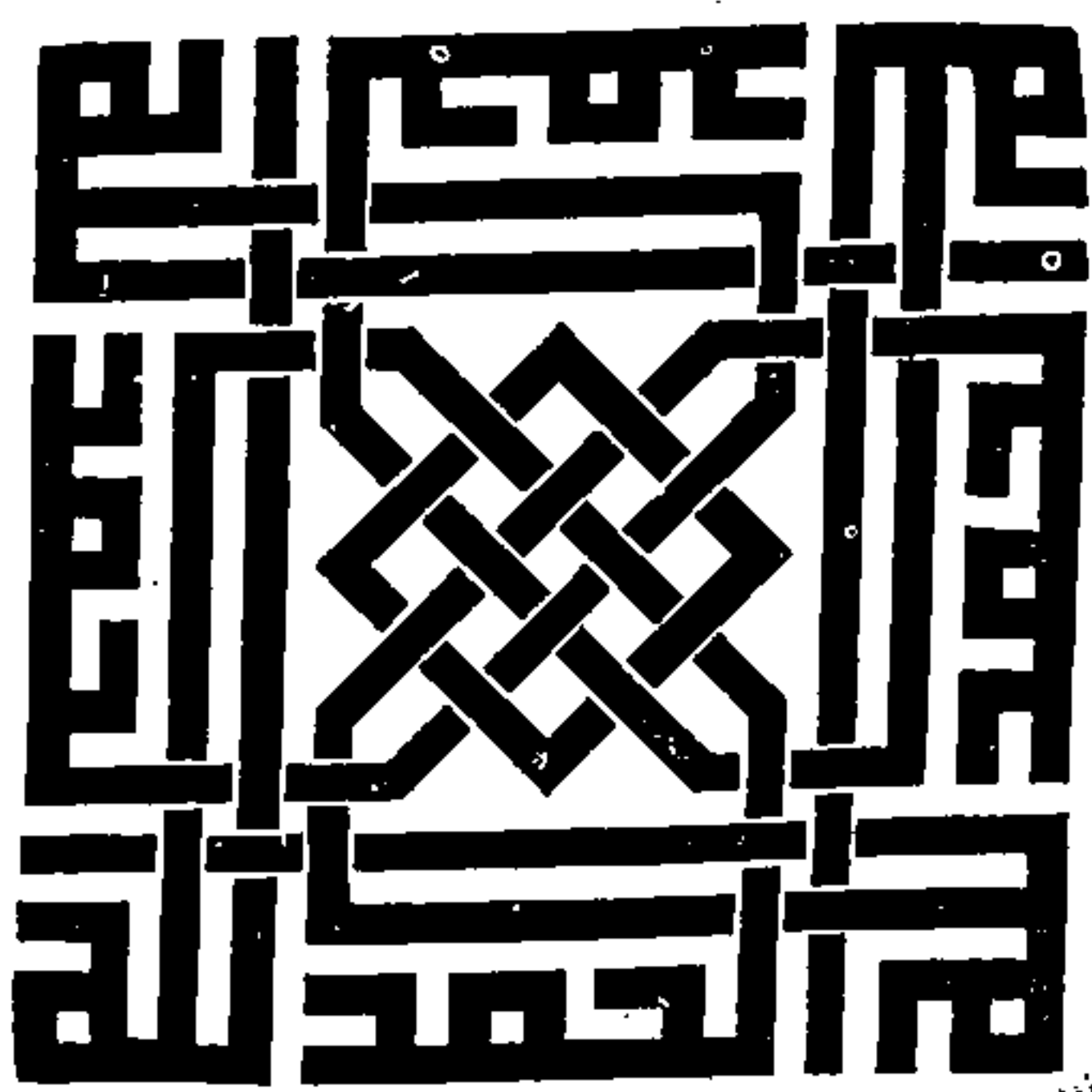
بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذي جعل الحق على لسان كل عالم فاضل والصلاة والسلام على سيدنا
ونبينا ومولانا محمد المنزل عليه وقل جاء الحق وزهق الباطل وعلى آله الكرام واصحابه الفخام ما انجلى
ظلام اما بعد فانه لا يخفى ان الله سبحانه وتعالى قد منح سيدنا ومولانا محمدا صلى الله تعالى عليه وسلم جميع العلوم
واطلعه على كل سر مكتوم كيف لا والحق تعالى هو معلمه ومكلمه ورحم الله الامام البوصيري حيث قال
لك ذات العلوم من عالم الغيب ومنها لآدم الاسماء هذا والذي نعتقده وندين الله تعالى به
ان سيدنا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم هو الواسطة العظمى في كل علم علمه الله تعالى لجميع المخلوقات
من اهل الارضين والسموات عرف ذلك من عرفه ومن هو من بحر العرفان اغترف وجهل ذلك من جهله
فخسر واقترفه فجزى الله تعالى هذا الحبر مؤلف هذا السفر خير الجزاء وحشرنا معه تحت لواء سيد الانبياء
وسند الاصفياء سيدنا ومولانا محمد صلى الله تعالى عليه وعلى آله وصحبه وسلم وشرف ومجد وبارك وكرم وعظم آمين

تحريراً ١٠ صفر الخير

قال ذلك وكتبه الفقير الحقير
المعترف بالعجز والتقصير محمد يحيى
القلعي النقشبندي
الدمشقي عفي عنه

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين الذي احاط علما بكل قديم وحديث
وتقاصرت اولوا الالباب عن ادراك كبريائه فهو الذي سجدت
لجلال كبريائه الجباه فسبحانه من اله ارسل لنا الانبياء
الكرام ليدلوا المخلوقات على وحدانيته وخصهم باوضح الايات
واظهر على ايديهم ما حيرت به العقول من المعجزات والاخبار
بالمغيبات احمده واشكره وهو الكريم الفتاح على ان جعل
نبينا محمدا صلى الله عليه وسلم افضلهم واعلاهم منزلة وهم به
في القيمة يتوسلون وخصه بما لم يخصهم به من الايات والمعجزات
لاسيما المعراج وكلمه سبحانه وتعالى وعلمه علم ما كان وما
يكون واستغفره واتوب اليه توبة عبد لا يشهد الها سواه
واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له شهادة مقرونة
بالايمان والتصديق واشهد ان سيدنا محمدا عبده ورسوله المؤيد
بخوارق العادات نبي اختاره الله فهو المختار المحبوب صلى
الله عليه وعلى آله واصحابه والتابعين لهم اجمعين وهداهم بتشييد
الدين واحياء شعائره المنيفة على كل جور واجحاف
صلاة وسلاما اما بعد فيقول الحق اهل التوحيد فاكتسبوا

الحسنات وسلم تسليما اما بعد فقد تشرفت بنظري بهذه الرسالة المسماة بالدولة المكية لمؤلفها العلامة الحنفي مولوي صاحب مولانا الحاج الشيخ احمد رضا خان فضله المولى الرحمن بواسطة الاستاذ المحترم مولوي صاحب الشيخ محمد كريم الله المهاجر في بلدة سيد الانام عليه افضل صلاة واتم سلام فوجدتها موافقة لما عليه السلف وتابعيهم من الخلف الماشين على الكتاب والسنة المطهرة ولم تخالف الادلة النقلية والعقلية ذكر الشيخ تقي الدين ابن تيمية في كتابه الجواب الصحيح ايات نبينا عليه الصلاة والسلام كثيرة المتعلقة بالقدرة والفعل والتأثير انواع (منها) ما هو في العالم العلوي كانشقاق القمر وحراسة السماء بالشهب الحراسة التامة ومعراجه الى السماء وفيه دليل واضح على ما اخبرت به الرسل خلافا للفلاسفة (ومنها) تأييده بملائكة السماء (ومنها) تصرفه في الحيوانات الانس والجن والبهائم (ومنها) تصرفه في الاشجار والخشب والاحجار (ومنها) اجابة دعائه صلى الله عليه وسلم (ومنها) اعلامه بالمغيبات الماضية والمستقبلة (ومنها) تاثيره في تكثير الماء والشراب والطعام والثمار وغير ذلك من دلائل نبوته واعلام رسالته ومعجزاته الظاهرة واياته الباهرة انتهى هذا كلام ابن تيمية وهو لا ينكر الا ما كان عليه السلف ووافق عليه

الخلف ولهذا لا ينكر احد بان الله تعالى لم يطلع احدا من انبيائه
واصفيائه على مغيباته حيث ان القرآن الكريم مشحونا من
قصص الانبياء باخبارهم بالمغيبات منها قصة سيدنا موسى
مع الخضر عليهما السلام والاحاديث النبوية والآثار المنيفة
تدل على ذلك فلو اردنا نكتب بعضا من اخبار نبينا عليه
الصلاة والسلام والصحابة والتابعين لخرجنا عن المقصود
هذا ابو بكر الصديق رضي الله عنه اخبر السيدة عائشة عما تلده
زوجته من بعده وعمر رضي الله عنه وهو على المنبر ناديه
يا سارية الجبل الجبل ولا يخلوا في كل زمان ممن يكون على قدم
الانبياء يعمل بما علم يطلعه الله تعالى على مغيباته ارثا لهم
من الانبياء لاسيما خير امة اخرجت للناس لهم الارث ممن
خير نبي قال تعالى واتقوا الله ويعلمكم الله وقال تعالى الا
من ارتضى من رسول فاعلامه صلى الله عليه وسلم بالمغيبات
من جملة الآيات والمعجزات الدالة على رسالته كما ان الولي الصالح
اذا ظهر منه شيء من الكرامة وخوارق العادات يكون
بالارث منه ولله الحمد فقد اجتمعت بكثير منهم من علماء العرب
والعجم ومنهم من كان يخبر بشيء كان او يكون ومن اجلهم شيخي
وسيدي وسندي وقدوتي العالم الرباني والغوث الصمداني مجدد

في ٩ ماهي المبارك ١٢ ...

المائة الرابعة عشر الحافظ لكتب الحديث والاثر محيي السنة ومميت البدعة اعني به الشيخ محمد بدر الدين المحدث الشهير فانه كان يدرس يوم الجمعة من بعد الصلاة الى اذان العصر غيبا من سائر كتب الحديث مع الاسانيد ثم كل ما حضر انسان ينتقل ويتكلم على ما هو ضميره هذا الانسان مع كونه ربما ما حضر درسه قبل هذه المرة وكثيرا ما يختلفون جماعة في مسئلة ثم يحضرون درسه فينحل اشكالهم نور الله تعالى قلوبنا وقلوب المسلمين ووفقنا الله تعالى لما فيه رضاه ورضاء نبيه الكريم عليه افضل الصلاة واتم التسليم قال تعالى ومن يطع الرسول فقد اطاع الله والحمد لله اوله وآخره وسلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين حرر يوم الاحد الواقع ٢٠ ... سنة ١٣٤٤

كتبه الفقير الى الله تعالى
محمد ... المكتبي ...
... دار الحديث بدمشق
الشام
...

تقريظ العلامة والمرشد الكامل شيخ مدرسة البدرائية بدمشق الشام ومفتي قضاء دوما مولانا الاستاذ الشيخ مصطفى افندي الفعل الحنبلي

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين وافضل العالمين سيدنا محمد الحائز من ربه تعالى افضل الفضائل والفائز منه باشرف العلوم والوسائل من اعلمه بجل المعلومات واشهده بغاية ما يمكن من الكائنات فقد قال تعالى يا ايها النبي انا ارسلناك شاهدا ومبشرا ونذيرا وقد ثبت انه تدلى على لسانه قطرة من العرش المجيد ليلة الاسراء والمعراج فعلم علم كل شيء بطريق الفيض والتجلي من العليم الحكيم مع انا نقول تبعا للفحول ان علمه عليه السلام متناهي وعلمه تعالى لا يتناهى والله اعلم بحقائق الامور وقد طلب مني بعض من لا يسعني مخالفته ان اتطفل على الافاضل من العلماء والفضلاء من قرظ وكتب على هذه الرسالة الشريفة المنوهة بتحقيق ما نالته حضرة الرسالة من المقامات الشريفة التي من اعلاها مقام علمه الموهوب من الظواهر والغيوب واستدل على ذلك بالادلة المسلمة الموجودة في هذه الرسالة على هذا المطلوب فامتثلت الامر المطاع مع اني عاجز ضعيف والذي ظهر لي احقيته ما قاله هذا الهمام وقد دل على كثرة فضله وسعة اطلاعه وسره لجزاه الله تعالى خير الجزاء وضاعف له اجوره يوم الفصل والقضاء والحمد لله تعالى على وجود امثاله في هذه الامة التي هي خير امة اخرجت للناس وزيد دوام ذلك ونختم بالصلوة والسلام على من انتهى اليه مقصود كل سالك وعلى آله وصحبه نجوم الهدى وبدور الكمال في الممالك

قاله وكتبه خادم العلماء مصطفى بن محمد الشطي الحنبلي الاثري الدمشقي
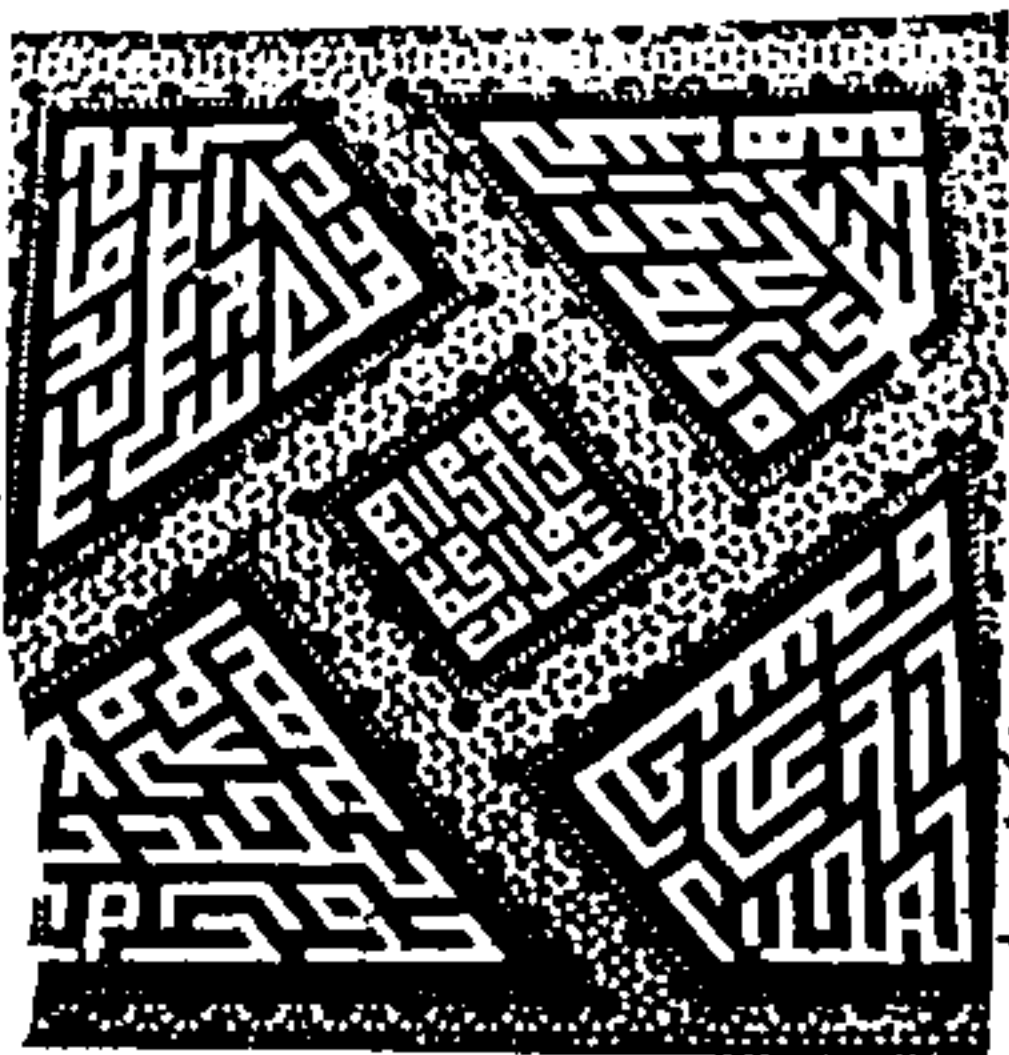
عفي عنه

تقريظات علماء الأزهر

بسم الله الرحمن الرحيم ربنا لا تزغ قلوبنا بعد إذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة إنك أنت الوهاب

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على صاحب الرسالة سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم وبعد فهذه رسالة

جليلة المقدار عالية المنار جزى الله مؤلفها عن الدين الحق والمذهب الصحيح خير الجزاء ونفع بها كل من تلقاها

بالقبول وجعل مؤلفها على الدوام سيفا مسلولا في رقاب أعداء الدين

كتبه الفقير إليه عز شأنه
إبراهيم عبد المعطي السقا
[illegible]
العلامة السقا
المدرس بالأزهر

بسم الله الرحمن الرحيم

حمدا لمولانا المرشد من استرشد والصلاة والسلام على من أيد الهدى بالمعجزات تأييدا

أما بعد فلما منّ الله علينا بزيارة قبر سيد الوجود صلى الله عليه وسلم وذلك في شهر [illegible]

المعظم سنة ١٣٤٢ هجرية على صاحبها أفضل الصلاة وأزكى التحية اطلعني بعض فاضلي

المدينة المنورة على نبذة الرسالة المحررة المسماة بالدولة المكية في الرد على الوهابية

لمؤلفها الفاضل العلامة ... رضا جزاه الله أحسن الجزاء والحق يقال فقد شفى فيها وأجاد وأتى

بما فيه الكفاية ولا يسمع الحسود تطويل العبارة أيد الله علماء السنة والجماعة وخذل أهل

البدع والضلالة وجعلنا من الذين يستمعون القول فيتبعون أحسنه والحمد لله

كتبه عبد الصمد
أحمد علي المرزوقي
الحسني المدني
بالأزهر
الشريف
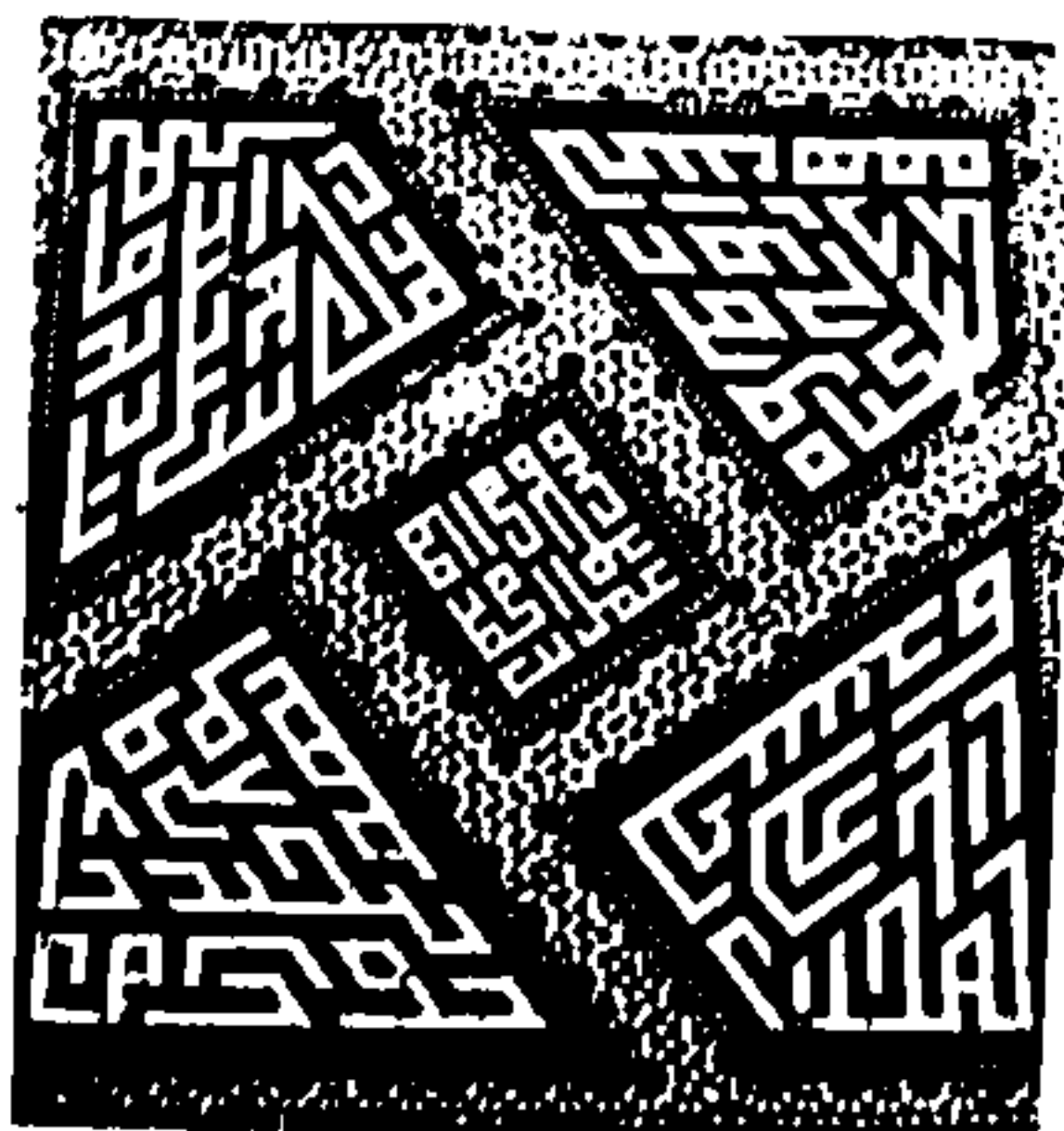
بسم اللہ الرحمن الرحیم

قد تبین الرشد من الغی وحصحص الحق وزال
الضلال والعمی وظہر الحق بظہور الصباح ونادی
منادی الحق حی علی الفلاح وانجلی والحمد للہ
الغی عن العین وانصدعت زجاجۃ الشک
والریب والصلوۃ والسلام علی من قصم بظہور حجتہ ظہور
المعاندین وعلی آلہ واصحابہ الذین نجوم دلائلہم رجوم
للشیاطین اما بعد فقد سرحت طرف الطرف فیما
حررہ الفاضل الامام وفخر الانام والذاب
بصارم عزمہ عن الملۃ الاحمدیۃ والعاض بالنواجذ
علی التمسک بالسنۃ المحمدیۃ نخبۃ اہل العلم والعرفان
مولانا المولوی الشیخ احمد رضا خان لازال قائما
علی نصرۃ الدین وما حیا بدلائلہ شبہ الطاعنین

فوجدته قد جمع من الدلائل اقواها ومن البراهين اعلاها وان ما حرره عليه العقل والنقل والفتوى ولكن ما اقتضاه من النصوص هو الاحكم والاولى وان ما نبره هو كلام اهل الايمان وان من خالفه في هذه الاقوال هو من اهل الكفر والطغيان وذلك معلوم من الدين بالضرورة غني عن ايراد برهان ولا شك في كفرهم بل في كفر من لم يكفرهم بعد سطوع الرايات

والحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى

كتبه بقلمه وقاله بفمه المرتجي عفو مولاه العلي المدرس الاول في حضرة الامام الاعظم والمجتهد الاقدم محمد سعيد بن عبد القادر القادري النقشبندي

عفي عنهما

تلخیص و ترجمۂ تقاریظ

از

مولانا عبدالرحمن اتیتوی

۱

احمد الجزائری بن السیّد احمد المدنی

(مفتیٔ مالکیہ، مکہ معظّمہ،)

علاّمہ زماں، یکتائے روزگار، منظورِ انظار، سیّدِ عدنان، منبعِ عرفان، حضرت مولانا شیخ احمد رضا خان کا رسالہ الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ کا مطالعہ کیا، یہ ایسی تالیف ہے جس سے ہر صاحبِ توفیق سمجھدار انسان نفع حاصل کرے گا، مصنف پر یہ الزام کہ علمِ الٰہی اور علمِ مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وسلم) میں مساوات کے قائل ہیں، اس رسالے کے مطالعے سے غلط ثابت ہوتا ہے، رسالے میں ایسی کوئی بات نہیں۔

اللہ تعالیٰ اس کے مؤلف کو اپنے افضال سے نوازے اور مسلمانوں میں ان جیسے بہت سے علماء پیدا کرے۔ آمین!

۱۹ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ/ ۱۹۱۳ء)

۲

شیخ اسمٰعیل بن خلیل

(حافظ کتب الحرم ، مکہ معظمہ)

حضرت جناب سیدی خاتمۃ الفقہاء والمحدثین اطال اللہ بقاء کم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ :-

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل آپ کو [illegible] ت سے محفوظ رکھے ، آمین !

آپ سے جدا ہو گیا مگر دل نہ چاہتا تھا ، کیا کریں دستور زمانہ بھی ہے کئی بار سوچا کہ پھر حاضر خدمت ہوں لیکن ماں اور بھائی ضعیف ہو گئے ہیں جن کی خدمت کے لئے مجبوراً جانا پڑ رہا ہے ورنہ دل تو یہ چاہتا ہے کہ مرتے دم تک آپ کی چوکھٹ پر پڑا رہوں اور آپ کے حضور حاضر رہوں۔

میں جمعہ کے روز نماز کے وقت بمبئی پہنچا ، حاجی محمد قاسم صاحب میرے ٹیلی گرام کے مطابق اسٹیشن پر انتظار میں تھے ، وہ اپنے گھر لے گئے ، میں نے خیال کیا شاید ان کے بال بچے یہیں ہوں گے لیکن رات کو معلوم ہوا کہ میری وجہ سے پورا گھر خالی کرا دیا ہے ۔اس پر مجھے خوشی تو ہوئی مگر ساتھ ہی اپنے نفس پر ملامت کرتے ہوئے میں نے کہا کہ تو لوگوں پر کیسا بوجھ ہے ، کیا ہر جگہ ایسا ہی کریگا ؟

حاجی صاحب اپنے لڑکوں کے ساتھ ہمارے پاس رہتے ہیں

اور بے حد خدمت کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں صلہ عطا فرمائے۔ آمین!

حضور! حاجی صاحب نہایت ہی عبادت گزار ہیں رات کو صرف دو گھنٹے سوتے ہیں، باقی رات نماز اور تلاوتِ قرآن میں گزار دیتے ہیں، کاروباری انہماک کے باوجود اتنی محنت و ریاضت کرتے ہیں۔

میری طرف سے حضرت مولانا حامد رضا صاحب، حضرت مولانا مصطفٰے رضا صاحب اور حاجی کفایت اللہ صاحب کو تحفۂ سلام قبول ہو۔ ان حضرات نے میرے ساتھ جو احسان کیا ہے اس کا بدلہ میں نہیں دے سکتا، اللہ تعالیٰ ہی اس کا صلہ عطا فرمائے۔ میری جانب سے میری والدہ یعنی مولانا حامد رضا خاں اور مولانا مصطفٰے رضا صاحب کی والدہ سلام قبول فرمائیں۔ ان کا ذکر مناسب تو نہیں لیکن میں اپنے آپ کو آپ کا تیسرا فرزند شمار کرتا ہوں ——— ان سے فرمائیں کہ اس سعادت سے مجھے نوازیں، میں آپ کے احسانات کا شکریہ ادا نہیں کرسکتا۔ دعا ہے کہ مولیٰ تعالےٰ آپ کو خوب خوب نوازے اور روزِ محشر میرا دستگیر بنائے۔ آمین!

آپ کا بیٹا

حافظِ کتب

اسمٰعیل

۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۲ء

۳

حسین بن محمد

(مدرس حرم نبوی، مکہ معظمہ)

عالم و عامل، سنی کامل شیخ احمد رضا خاں بریلوی کی تالیف الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ میں نے مطالعہ کی، اس میں ایسی قوی دلیلیں ہیں جو مخالفین کو خاموش کر دیتی ہیں، جو شخص بھی اس کتاب کے مقابلے پر کوئی نظریہ پیش کرے گا، مغلوب ہو گا۔

(صفر ۱۳۳۲ھ/۱۹۱۴ء)

عصص اللہ الرافۃ والعدل والجود

٤

(مدینہ منوّرہ)
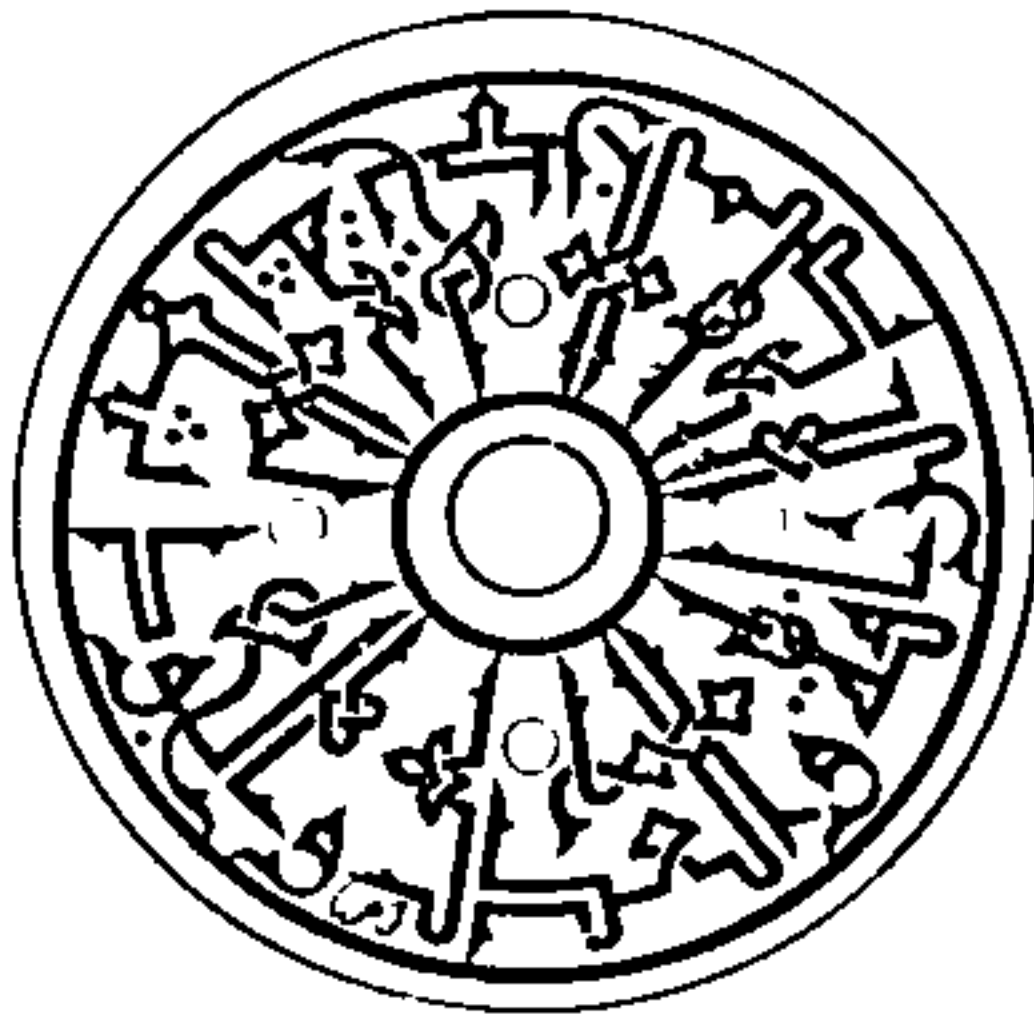
حضرتِ استاذِ مکرم شیخ محمد کریم اللہ صاحب کی طرف سے سلام پیش خدمت ہے۔

گذارش ہے کہ الدولۃ المکیہ سے متعلق پہلا اور دوسرا ٹیلیگرام موصول ہوا، اس سلسلے میں حضرت استاد شیخ عبدالحمید آفندی عطار نے فرمایا ہے کہ میں نے مفتی آفندی صاحب کو تقریظ کے لئے مذکورہ کتاب روانہ کردی ہے، انشاء اللہ تعالے وہ تقریظ جلد لکھ کر مجھے بھیجدیں گے پھر میں آپ کی خدمت میں روانہ کردوں گا۔

(۱۵ رجب ۱۳۳۱ھ/۱۹۱۳ء)

۵

احمد بن محمد بن محمد خیر السناری

(مدینہ منورہ)

حقیقتِ محمدیہ کو پرکھنے سے ساری کائنات عاجز ہے، خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ابوبکر! اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا، میری حقیقت کو میرے مالک کے سوا کوئی نہیں جانتا۔"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو انبیاء و اولیاء، صلحاء اور علماء نے اپنے اپنے ادراک کے مطابق جانا پہچانا ہے، مقامِ قرب میں تفاوت ہے اس لئے مدرکین کے مقامات بھی مختلف ہیں، سب ہی نے روحِ مبارک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فیض پایا ہے، آپ ابوالارواح ہیں۔

مخالفین جاہل قوم ہیں جو حق سے اس قدر غافل ہو گئے جس کی مثال نہیں ملتی۔ حضرت علامہ استاذ فاضل شیخ احمد رضا خاں کی تالیف الدولۃ المکیہ میں نے مطالعہ کی، اس میں مؤلف نے منکرین کا خوب رد کیا ہے، اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے، آمین!

۵ رجمادی الاخریٰ ۱۳۳۰ھ/۱۹۱۲ء)

٦

سیّد عمر بن سیّد مصطفیٰ غیطہ

(مدینہ منورہ)

سعادتِ ابدیہ کا امیدوار سید عمر بن مصطفیٰ غیطہ، خادمِ حدیث حرمِ نبوی عرض کرتا ہے کہ حضرت علامہ عارفِ ربانی، استادِ کبیر، عالمِ بے نظیر حضرت شیخ احمد رضا خاں کی تالیف الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ مسجدِ نبوی میں مجھے سنائی گئی، میں نے اس کو مختصر مگر جامع و صحیح پایا، یہ وہم کی تاریکی سے نکال کر فہم کی روشنی کی طرف لے جاتی ہے، میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تعالیٰ اس کو مفید بنائے،

آمین!

(۲۴ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ/۱۹۱۳ء)

علی چار دفعہ مربع

۷

عبدالقادر حلمی الحسنی الخطیب
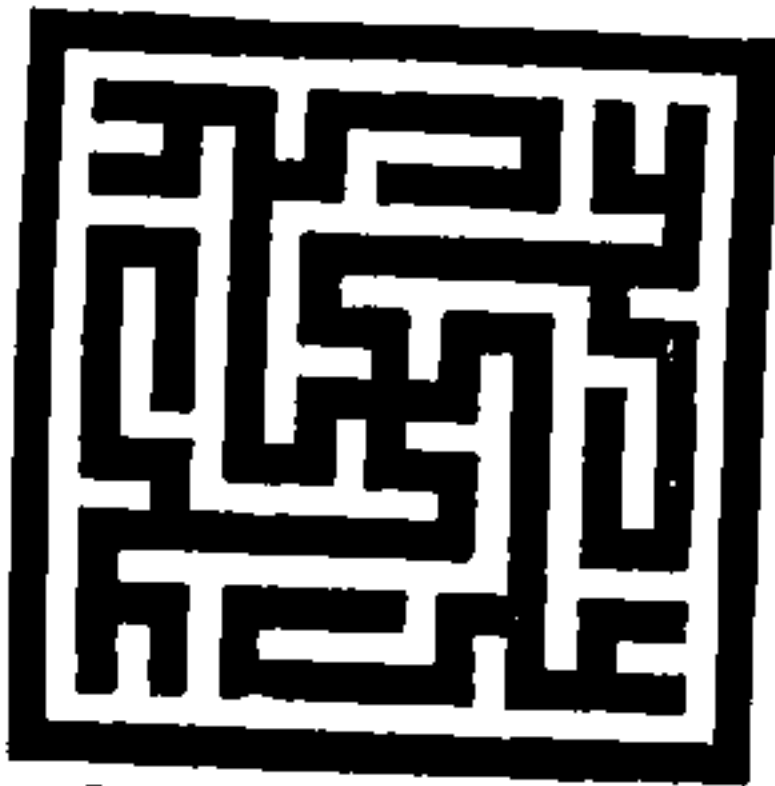
(مدینہ منورہ)

جب میں مدینہ منورہ میں زیارت روضہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوا تو بعض احباب نے علامۃ الہند و علامۃ الدہر حضرت مولانا شیخ احمد رضا خاں صاحب کی تالیف الدولۃ المکیہ کو دیکھنے کے لئے اصرار کیا، چونکہ وطن واپسی کا وقت قریب آچکا تھا اس لئے جلدی جلدی رسالہ مذکورہ کو پڑھا، میں نے اسے سرچشمہ تحقیق پایا، اس سے واضح ہوگیا کہ مولف علامہ کے بارے میں جو یہ مشہور کیا گیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے علم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے برابر سمجھتے ہیں، سراسر جھوٹ و بہتان ہے، اس الزام کے خلاف یہ کتاب ایک روشن ثبوت ہے۔

(۲۲ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ/۱۹۱۳ء)

(مہر)

۸
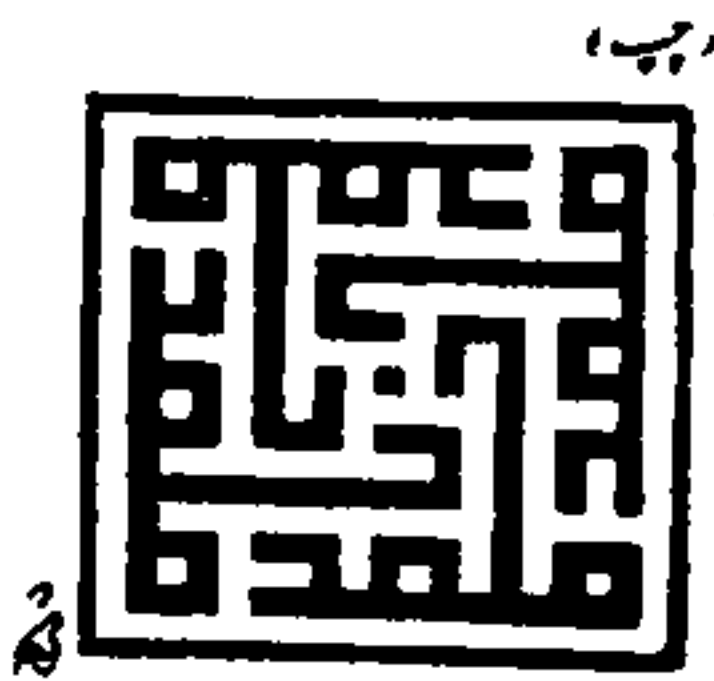
عبدالکریم ابن التارزی بن عزوز التونسی

(مدرس حرم نبوی، مدینہ منورہ)

استاذِ کامل، فریدِ عصر، یگانۂ دہر حضرتِ علّامہ شیخ احمد رضا خاں کی تالیف "الدولۃ المکیۃ" دیکھنے کی سعادت حاصل ہوئی، اس کے مضامین قابلِ اتباع ہیں جو حقیقت میں الہاماتِ ربانیہ ہیں۔ اللہ تعالےٰ مؤلفِ علّامہ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان جیسے افراد بکثرت پیدا فرمائے۔ آمین!

۹
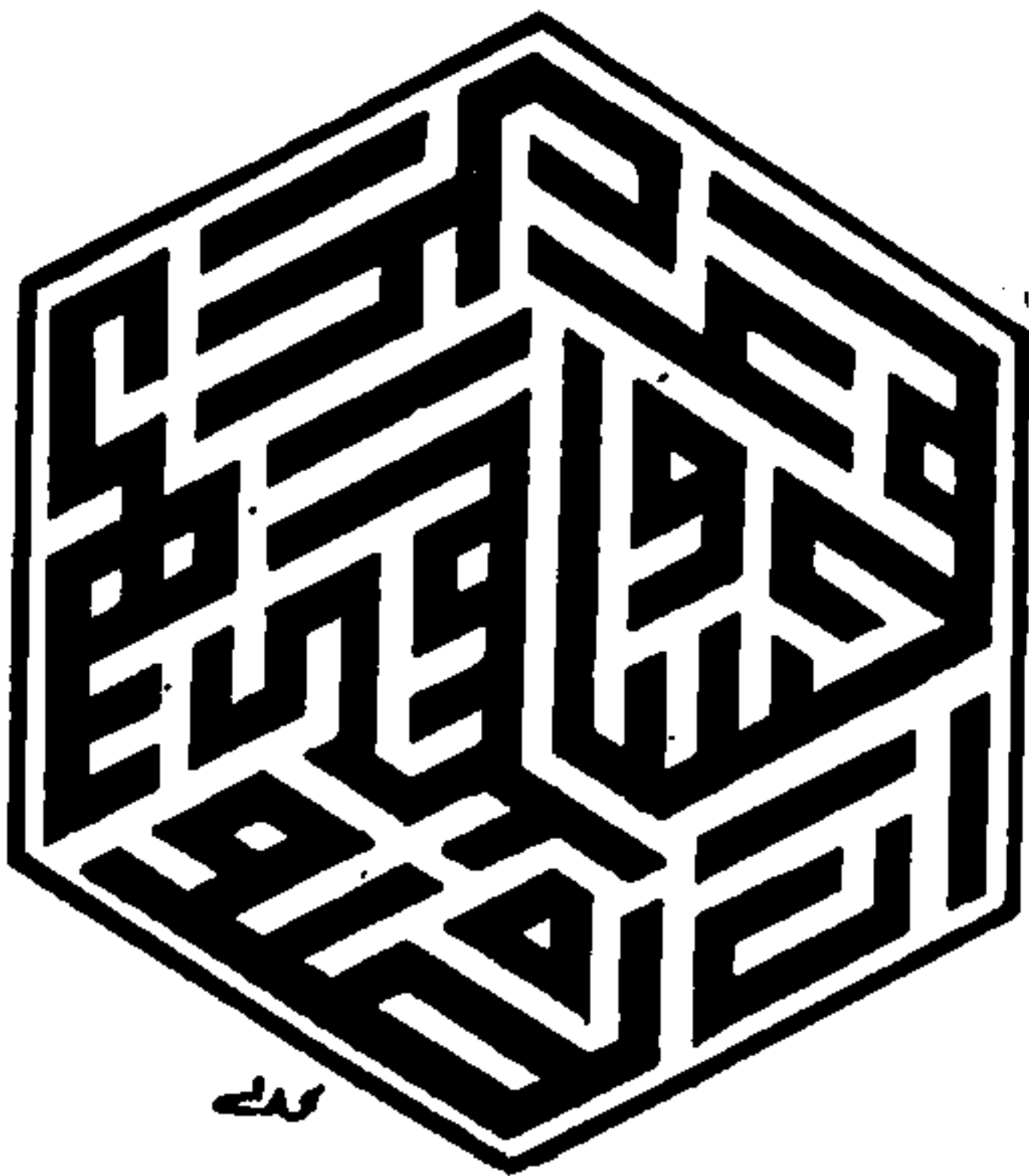
عبداللہ احمد اسعد گیلانی الحسنی الحسینی الحموی

(مدینہ منورہ)

اس رسالہ معتبرہ کو کسی تعریف و توصیف کی حاجت نہیں اسلئے میں نے اس طرف سے پہلو تہی کیا، اس کے علاوہ بڑے بڑے علماء و فضلاء اس پر تقریظیں لکھ چکے ہیں، ہمیں صرف مؤلف سلمہ اللہ تعالے کے بارے میں لکھنا ہے۔

آپ کی ذات گرامی مشہور و معروف ہے، مدینہ پاک میں سید احمد علی اور شیخ کریم سے ملاقات ہوئی، دونوں نے آپ کی تعریف و توصیف کی۔ جب ان حضرات سے معلوم ہوا کہ آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کمال عشق اور حضرت غوث اعظم سے کمال محبت ہے ... کے لیے مجھے ان سے محبت ہو گئی ... کہ محبوب کا دوست ... محبوب ... کرتا ہے ——— ہر جہ ... سے پرکھا جاتا ہے ... ان حضرات کی گواہی کی تصدیق کرتے ہیں، کاش کہ آپ کے اعداء انصاف سے کام لیتے اور آپ کی محبت رسول کی قدر کرتے تو ... رہتے

... تو ... خدمت سے مخلص نہ ہوں، ان کا ... ہو ... کو آخرت ...

پھر آپ کو بے داغ پاکر مایوس ہوئے، آپ کو اجرِ عظیم ملا اور آپ کی رفعت اور قدر و منزلت میں اضافہ ہوا گویا کہ دشمنوں نے آپ کی عزت و حرمت بڑھانے میں سرتوڑ کوشش کی چنانچہ کہا جاتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی مدد کرنا چاہتا ہے تو اس کے دشمنوں کو اس کے لئے مددگار بنا دیتا ہے، ایسا کیوں نہ ہو، ——— آپ اس قول کے مصداق ہیں کہ جبرئیل اس شخص کے ساتھ ہوتا ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت کا عہد کرتا ہے" اور یقیناً اللہ تعالےٰ روح القدس کے ذریعہ آپ کی مدد فرماتا ہے، آپ غالب ہیں اور علم کا علَم آپ کے سر پر بلند ہے ——— میں اس مقام رفیع پر آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

١٠

علی بن علی الرحمانی ؒ

(مدرس حرم نبوی، مدینہ منورہ)

یہ رسالہ عالم علامہ، بحر فہامہ، معدن فصاحت و براعت، اجل علماء اہل السنۃ والجماعہ، مولانا و استاذنا شیخ احمد رضا خاں کی تالیف ہے، میں نے اس رسالے کو شافی و کافی اور جامع و وافی پایا جو مؤلف بزرگ کے کمال علم پر دلالت کرتا ہے، بیشک وہ اکابر علماء اہل سنت میں سے ہیں۔ اللہ تعالے ہمیں ان کی ذات اور ان کی تصانیف سے نفع پہنچائے اور ان کے برکات و نفحات ہم پر اور تمام مسلمانوں پر لوٹاتا رہے، آمین!

میں نے اس بزرگ اور بلند مرتبہ تالیف کے مطالعہ کی تاریخ کہی ہے۔

To Mo Ahmadraja Khan

Bansbareli

India

BAREILLY REG.
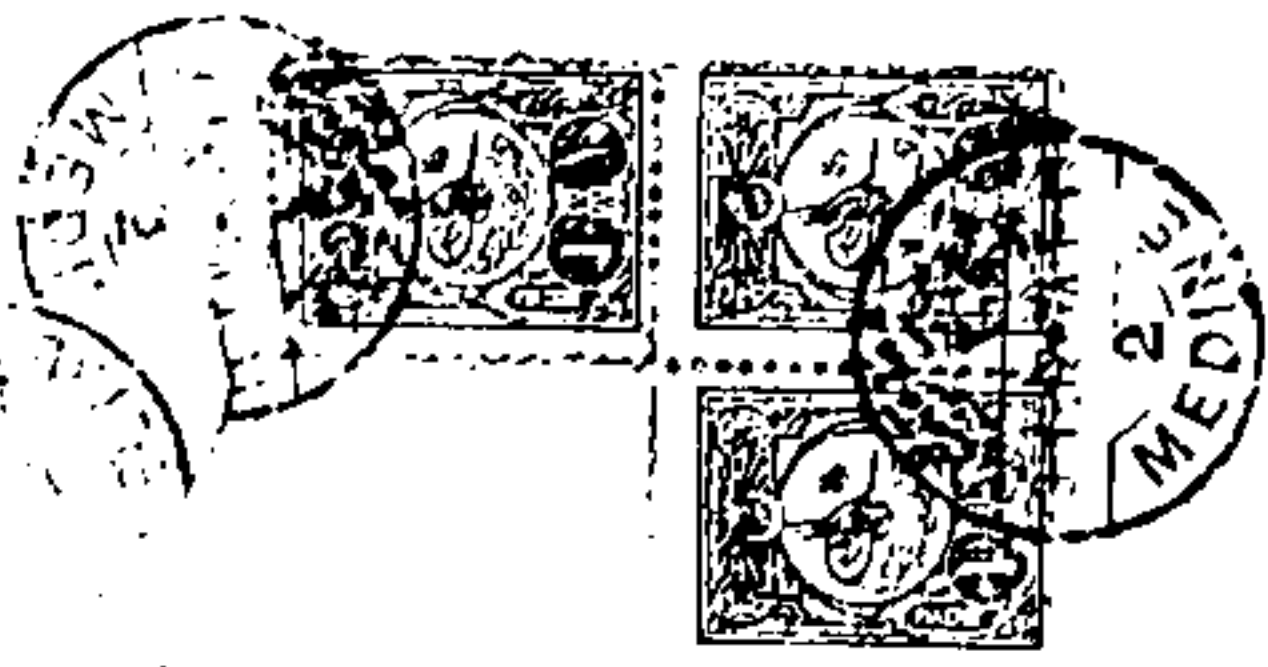
۱۳۳۱ھ/۱۹۱۳ء میں جس لفافے میں مدینہ منورہ سے بریلی شریف تقریظ ارسال کی گئی اس نایاب لفافے کا عکس جمیل

۱۲

محمد بن سید الواسع حسینی الادریسی

(مدینہ منورہ)

۱۳۳۱ھ میں جبکہ میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوں، فخرِ ہند علامہ شیخ احمد رضا خاں کی تصنیف الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ کی خبر ملی، مجھے یہ رسالہ بہت پسند آیا، اللہ تعالیٰ اس رسالہ مبارکہ کے مصنف کو، جو صاحب نقد و نظر ہیں، بہترین جزا عطا فرمائے۔ اس مبارک تصنیف سے انہوں نے اہلِ سنت کے دلوں کو مسرور کیا۔

بعض غیب تو بعض اولیاءِ امت بھی جانتے ہیں چنانچہ میرے والدِ ماجد سید واسع سے زندگی میں اور انتقال کے بعد بہت سی ایسی کرامتیں ظہور میں آئیں جو علومِ غیبیہ کی خبر دیتی ہیں تو پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علومِ غیبیہ کی کیا بات، جو اولین و آخرین کے سردار ہیں۔

(۱۳ جمادی الثانیہ ۱۳۳۰ھ/۱۹۱۲ء)

۱۳

محمد توفیق الایوبی الانصاری

(مدینہ منورہ)

رسالہ الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ جو حجم میں چھوٹا ہے معلومات کے لحاظ سے بڑا ہے، فاضل مصنف سے میری التجا رہے کہ اپنی دعاؤں میں مجھے شامل رکھیں، ان کی دعائیں قبولیت کے شایانِ شان ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مخلصانہ محبت رکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ مصنف کو بہتر بدلہ عطا فرمائے اور آخرت میں اپنی کامل نعمتوں سے سرفراز فرمائے، آمین!

بیشک مصنف پاکیزہ بیان والے ہیں، انہوں نے اپنے پاکیزہ دلائل بیان کر کے مخلوق و خالق کے علم میں فرق کر دیا ہے اور اپنے بے خطا تیر سے حقیقت کے جگر کو شکار کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان جیسی ہستیاں زیادہ سے زیادہ پیدا فرمائے اور اپنے جود و سخا کی بارشیں کرے، آمین!

۱۷
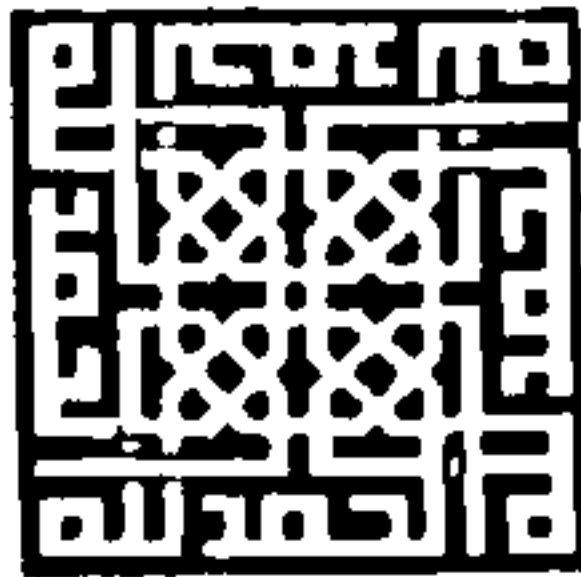
یعقوب بن رجب

(مدرس حرم نبوی، مدینہ منورہ)

مدرس حرم نبوی یعقوب بن رجب ایک خواب عرض کرتا ہے جو اس رات دیکھا جس رات کتاب الدولۃ المکیہ حاصل کی۔

ہوا یہ کہ میں دولتِ مکیہ کا خطبہ پڑھ کر سو گیا، خواب میں دیکھتا ہوں کہ آسمان کھل گیا ہے جس پر لکھا ہوا ہے:-

"کتاب نور سے ہے اور کتاب کے حروف انتہائی تعظیم کے لائق ہیں۔"

اس سے مجھے انشراحِ صدر حاصل ہوا اور میں نے یقین کیا کہ یہ خواب کتاب کے مطالعہ کی برکت سے نصیب ہوا، پھر جب اس کتاب کو پورا پڑھ چکا تو حضرتِ مؤلف کی مدح میں چند کلمات لکھے اور سو گیا خواب میں دیکھا کہ حجرۂ مقدسہ کا دروازہ طبوبہ کسی خادم نے کھولا اور کچھ لوگ داخل ہوئے ہیں اور میں بھی حضرتِ حمزہ کی زیارت کے ارادہ سے داخل ہوا ہوں۔ دیوار پر میں نے ایک پیالہ دیکھا، میں سمجھا کہ اس میں پانی ہے، مجھے پینے کا اشتیاق ہوا لیکن اجازت لینے کے لئے توقف کیا ——— پھر مجھے معراج سے واپسی پر حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام کا یہ قصہ یاد آ گیا کہ آپ جب معراج سے واپس تشریف لا رہے تھے

کسی اونٹ پر آپ نے پانی کا پیالہ دیکھا اور بلا اذن نوش فرمایا تو میں نے بھی اس پیالے کو اٹھایا، اس میں خالص دودھ تھا، اس کو میں نے سیر ہو کر پیا، پھر بھی باقی بچ گیا، دیکھتا ہوں کہ میں بابِ طوبہ کے پاس کھڑا ہوں اور کتاب (الدولۃ المکیہ) میرے سینے پر ہے جس کو ہاتھوں سے سمیٹے ہوئے ہوں، پھر آنکھ کھل گئی۔ مجھے یقین ہو گیا کہ یہ کتاب بڑی شان والی اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاں مرغوب و محبوب ہے۔

(ذی القعدہ ۱۳۲۹ھ/۱۹۱۱ء)

۱۵

محمد یٰسین بن سعید

(مدرس حرم نبوی، مدینہ منورہ)

ادیبِ لبیب شیخ احمد رضا خاں کی تالیف الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ مطالعہ کی اور اس کو قابلِ قبول پایا کیونکہ یہ ان باتوں سے پاک ہے جو اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق نہیں اور اس میں ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکرِ جمیل ہے اللہ تعالیٰ اس کے مصنف کو آپ کے طفیل مقبولیت و سعادت عطا فرمائے اور ان کی تمام امیدیں و آرزوئیں بَر لائے، آمین۔

(رمضان المبارک ۱۳۲۹ھ/۱۹۱۱ء)

١٦

مسعود بن صبغة اللہ

(مدینہ منورہ)

یگانۂ روزگار، یکتائے زمانہ، علامۂ دہر مولانا احمد رضا خاں کی تالیف الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ مطالعہ کی۔ بیشک اس رسالے میں ایسی باتیں ہیں جو بیمار کو صحت عطا کریں اور تشنہ کاموں کو سیراب کریں۔ اس رسالے میں مسئلہ علم غیب کی پوری پوری تحقیق کی ہے اور ان امور کی حقیقت واضح کردی ہے جن میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ مصنف کو دونوں جہان میں اچھا بدلہ عطا فرمائے اور دونوں جہاں میں ان کے درجات بلند فرمائے، آمین!

(١٥ ربیع الثانی ١٣٣١ھ/١٩١٣ء)

۱۷

محمود بن علی عبد الرحمٰن الشوبل

(مدرس حرم نبوی ، مدینہ منورہ)

بندۂ حقیر مدرسِ حرمِ نبوی محمود بن شیخ علی عبد الرحمٰن شوبل عرض کرتا ہے کہ حضرت عالم النحریر ، دراکۃ الشہیر ، امام ، مرشد شیخ احمد رضا خاں ہندی کی تالیف (الدولۃ المکیہ) میں نے مطالعہ کی اس کے مضامین امام الانبیاء ، سید الاصفیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر عجیب انداز سے لکھے گئے ہیں ، اس کو آنکھوں کے پانی سے دلوں پر لکھنا چاہیے ۔

(یکم ربیع الاول ۱۳۳۱ھ ۱۹۱۳ء)

۱۸

مستفتی ابن الناذی بن عزوز التونسی

(مدرس حرم نبوی، مدینہ منورہ)

میں نے رسالہ الدولۃ المکیہ کے مطالعہ کا شرف حاصل کیا،
اس کے مؤلف رہبر و رہنما، علامہ اکبر اور عمدۃ الفہامہ ہیں۔ اپنے علم و کمال
کی وجہ سے مشہور ہیں، عارف باللہ ہیں اور ہر حال و مقام میں اللہ ہی کی
طرف جاتے ہیں یعنی ہمارے سردار احمد رضا خاں صاحب، ان کی مساعی
مشکور و محمود ہوں، ان کی عنایات بلند اور لطف و کرم ہمیشہ ہمیشہ جاری
رہیں ——— میں نے اس رسالے کی اصولی باتوں کے لفظی جواہر
کی طرف توجہ اور اس کے باغ معانی کے پھولوں میں فکر کو جولاں کیا
تو میں نے اس کے بے مثال موتیوں کو خوش بیان اور خوب مضبوط پایا،
اس کے روشن فائدوں سے ذہنوں کے باغوں میں روشنیاں پھیل گئیں
——— اس کی شاخیں اور جڑیں فیصلہ کن اور واضح قرآنی آیتوں
صحیح و مشہور حدیثوں اور اعلیٰ قسم کے عقلی روشن دلیلوں سے لدی ہوئی ہیں۔
حقیقت یہ ہے کہ یہ کتاب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے
کمالات علمیہ کی پاسبان ہے اور عقائد اہل سنت و جماعت کے عین مطابق،
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل و کمال کی حقیقت کا علم اللہ ہی کو ہے جس نے
آپ کو یہ علوم عطا فرمائے، اس سے انکار ایک جاہل ہی کر سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مؤلف کو خوب خوب نوازے۔ وہ استادِ کامل اور جامع (معقول و منقول) ہیں، وہ ابرِ باراں کی طرح فیض رساں ہیں، انہوں نے بندگانِ خدا کو فائدے پہنچائے اور ان کو راہ دکھلائی، انہوں نے شہروں کو روشن کیا، یہ ان کے شرف و بزرگی اور حسنِ سیرت کی دلیل ہے اور ان کے اخلاص، پاکیزگی، طبعی ذکاوت اور آگہی کا روشن ثبوت، وہ معقول و منقول اور اصول و فروع کے میدانوں میں گوئے سبقت لے گئے ہیں، اللہ تعالیٰ مسلمانوں میں ان جیسے اور بہت سے پیدا کرے، آمین!

(۱۰ شعبان ۱۳۳۰ھ/ ۱۹۱۲ء)

۱۹

موسیٰ علی الشامی الازہری الاحمدی الدردیری

(مدینہ منورہ)

میں نے رسالہ الدولۃ المکیہ کا مطالعہ کیا، اس کو شفار پایا اور اہلِ حق یعنی اہلِ سنت، وجماعت کے دلوں کی دوا ——— اللہ تعالےٰ اس رسالے کے مصنف کو اسلام اور اہلِ اسلام کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے اور سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقہ میں دونوں جہاں میں اپنی عنایات نازل فرمائے، اس لئے کہ وہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزۂ علم غیب کی تائید کے لئے کھڑے ہو گئے جس سے کتاب اللہ اور حدیثیں بھری ہوئی ہیں، یہاں تک کہ یہ مسئلہ آفتابِ نصف النہار کی طرح روشن ہو گیا۔

مصنفِ کتاب اماموں کے امام، اس امت کے دین کے مجدد ہیں، الذین کے نور اور قلوب کے انوار کی تائید سے آراستہ ہیں —— کون؟ ——— شیخ احمد رضا خاں! اللہ تعالیٰ ان کو دونوں جہان میں قبول و رضوان عطا فرمائے، آمین!

(یکم ربیع الاول ۱۳۳۰ھ/۱۹۱۲ء)

۲۰

ھدایۃ اللہ بن محمود بن محمد سعید السندی البکری

(مدینہ منورہ)

بندۂ ضعیف جب ۹ محرم ۱۳۳۳ھ کو چھٹی مرتبہ زیارتِ روضۂ مبارکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے حاضر ہوا تو زیارت کے بعد مواجہہ شریفہ میں جامع الفضائل والخصائل مولانا محمد کریم اللہ سے ملاقات ہوئی، انہوں نے مجدد مائۃ حاضرہ حضرتِ علامہ عبد المصطفیٰ الشیخ احمد رضا خاں حنفی قادری کی تالیفِ جلیل الدولۃ المکیہ کا ذکر کیا، میں عرصۂ دراز سے اس رسالے کا مشتاق تھا، یہ میری دیرینہ آرزو مولانائے مذکور کی وساطت سے پوری ہوئی، میں نے کتاب مطالعہ کی اور محظوظ ہوا، اس قدر مسرور ہوا کہ جس کے بیان سے زبان و قلم دونوں عاجز ہیں۔ میں نے تحقیق و تدقیق میں اس رسالے کو خوب سے خوب تر پایا اور مجھے یقین ہو گیا کہ شنیدہ دید کی مانند نہیں۔

جو کچھ حضرتِ مؤلف علامہ کے مخالفین نے پروپیگنڈہ کیا تھا کہ مؤلفِ علامہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کو اللہ تعالیٰ کے علم کے برابر سمجھتے ہیں، یہ الزام سراسر جھوٹ ہے جو مخالفین کے حسد و بغاوت کی پیداوار ہے بلکہ ان کے جہل مرکب اور کند ذہنی کی دلیل ہے، کاش ان کو معلوم ہوتا کہ حسد صرف جسم کو ہلاک کرتا ہے اور حاسد کبھی رہبر

نہیں بن سکتا، اللہ تعالیٰ کے حضور ایسی جھوٹی قوم سے شکایت ہے جو افترار پر فخر کرتے ہوئے اس آیہ کریمہ سے روگرداں ہے :-

انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون

ان لوگوں کی گھٹیا درجہ کی حرکتوں میں یہ ہے کہ اپنی گھڑی ہوئی باتوں کو مشہور کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھتے، اس وقت اللہ تعالیٰ اس آیہ کریمہ کو بھول جاتے ہیں :-

ان الذین یؤذون المؤمنین والمؤمنین بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بھتانا واثما مبیناہ

کاش ان لوگوں کے آنکھوں پر حسد و بغض کے پردے نہ ہوتے تو مذکورہ رسالے کے کئی مقامات پر مؤلف علامہ کی تحریر کی روشنی اپنے باطل دعووں کو یاد رہوا پاتے ——— مثلاً :-

نظرِ اول میں مؤلف فرماتے ہیں :

" علم ذاتی اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہے جو بھی علمِ ذاتی میں سے ادنیٰ سے ادنیٰ بھی کسی کے لئے ثابت کرے تو وہ کافر و مشرک ہے "

اور فرماتے ہیں :-

" علمِ غیر متناہی کلی اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے "

اور فرماتے ہیں :-

" کوئی بھی شخص اللہ تعالیٰ کے علم کو تفصیلاً، شرعاً اور عقلاً احاطہ نہیں کر سکتا بلکہ تمامی جہانوں کے علوم جمع کئے جائیں تو ان کی نسبت اللہ تعالیٰ کے علوم کے سامنے ایک قطرے کے ہزارویں حصے میں سے

کسی ایک حصہ کی ہزار ہا سمندروں کی طرف نسبت کی مانند ہے۔"

نظرِ ثانی میں فرماتے ہیں :-

" اللہ تعالیٰ کے علم کے ساتھ کائنات کے علم کی مساوات کا خیال بھی کسی مسلمان کے دل میں نہیں آسکتا۔"

نظرِ ثالث میں فرماتے ہیں :-

" علمِ ذاتی مطلق محیط تفصیلی اللہ تعالےٰ کے ساتھ خاص ہے، مخلوقات کو صرف علمِ عطائی حاصل ہے۔"

نظرِ خامس میں فرماتے ہیں

" ہم کسی مخلوق کا علم اللہ کے علم کے برابر اور مستقل نہیں مانتے بلکہ بعض عطائی مانتے ہیں۔"

پس مخالفین، مساوات کا ڈھنڈورہ کیسے پیٹتے ہیں! ـــــ کیسے حق سے ہٹتے جاتے ہیں!

(۱۴ ربیع الاول ۱۳۳۰ھ/۱۹۱۲ء)

۲۱
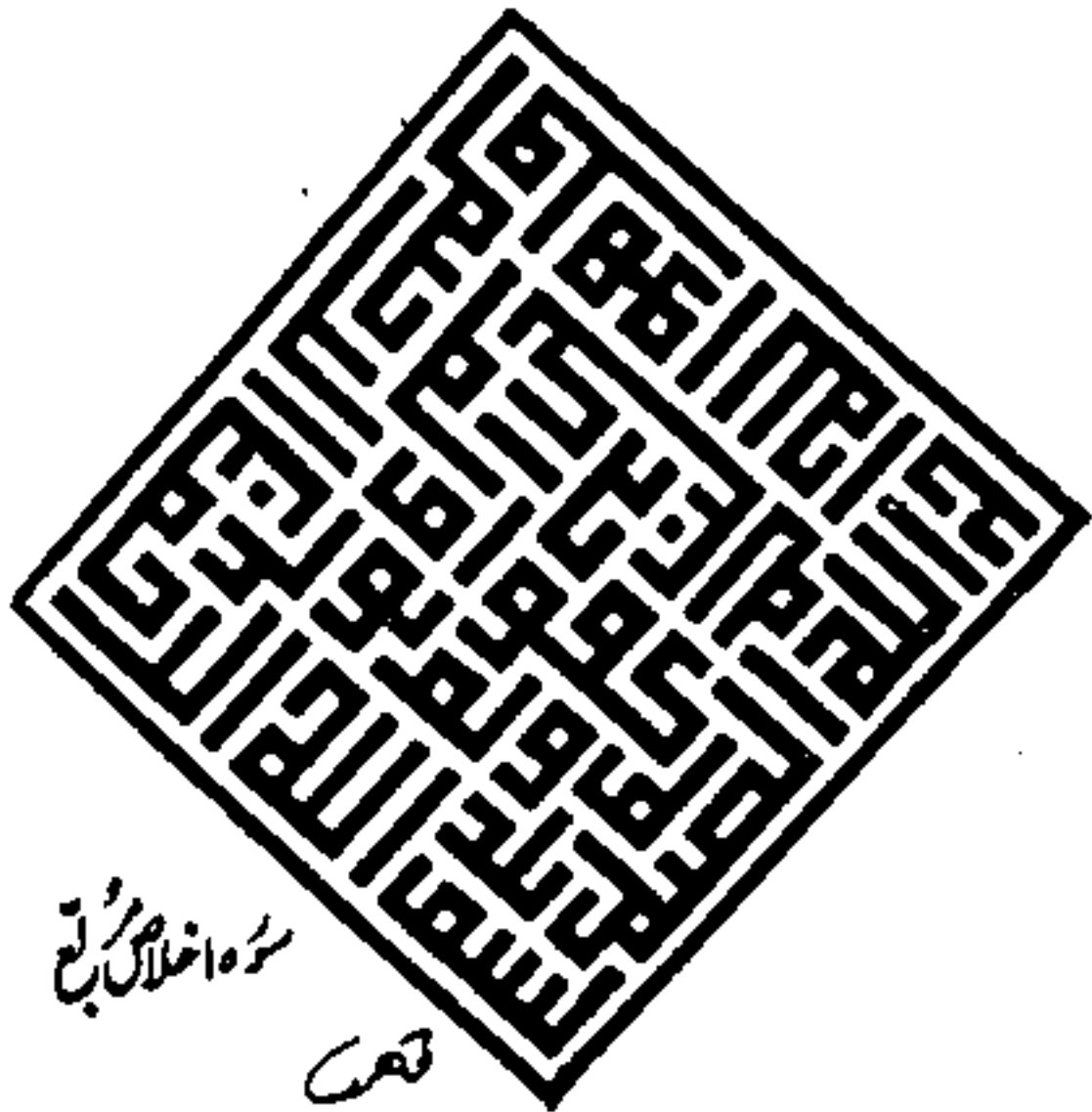
یٰسین احمد الخیاری

(مدرس حرمِ نبوی، مدینہ منورہ)

میں نے ایک موجزن سمندر، ایک عظیم المرتبت کتاب مطالعہ کی
——— (کونسی کتاب؟) ——— الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ
——— مسائلِ شریفہ کی تحقیق کے لئے یہ ایک قاموس ہے اور
بزرگ و بلند معارف کی توفیق کے لئے ایک حصار ہے ———
کیوں نہ ہو، وہ محدثین کے امام ہیں، یگانۂ روزگار اور یکتائے زمانہ ہیں
——— کون؟ ——— مولانا الکامل السید احمد رضا خاں،
اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں ان کو لباسِ معرفت میں
جلوہ گر رکھے، آمین!

(۱۴ / ذی القعدہ ۱۳۲۹ھ / ۱۹۱۱ء)

۲۲

یوسف بن اسمٰعیل النبہانی

(مدینہ منورہ)

اس سال ۱۳۳۱ھ میں مدینۂ منورہ میں بعض افاضل علماء، خصوصاً سید عبدالباری بن علامہ سید امین رضوان نے خواہش ظاہر کی کہ میں علّامہ امام احمد رضا خاں کی تالیف الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ پر تقریظ لکھوں، ان سے قبل عالمِ باعمل، شیخ فاضل شیخ کریم اللہ ہندی نے بیردت کے پتے پر مجھ سے خط و کتابت کی تھی، جب اس دفعہ سید عبدالباری نے کتاب میرے پاس بھیجی تو میں نے اس کو شروع سے آخر تک پڑھا اور تمام دینی کتابوں میں زیادہ نفع بخش اور مفید پایا، اس کی دلیلیں بڑی مستحکم ہیں جو ایک امام کبیر، علامہ اجل ہی کی طرف سے ظاہر ہو سکتی ہیں، اللہ تعالیٰ اس کے مصنف سے راضی رہے اور اپنی عنایتوں سے ان کو راضی کرے، آمین!

(صفر ۱۳۳۱ھ/ ۱۹۱۳ء)

۲۳

احمد رمضان

(شام)

۱۳۳۱ھ میں جب زیارت کے ارادے سے مدینہ منورہ حاضر ہوا تو بعض فضلاء نے حضرت علّامہ امام احمد رضا خاں ہندی کی تالیف الدولۃ المکیہ سے آگاہ کیا۔ میں نے یہ کتاب مطالعہ کی اور اس کو حسنِ بیان اور پختگی برہان میں آفتاب کی مانند چمکتا پایا، یہ حقیقت صاحبِ بصیرت اہلِ دل اور اہلِ تقویٰ پر پوشیدہ نہیں۔ علامہ موصوف نے خالق اور مخلوق کے علم کا عمدہ طریقے سے فرق بیان کر دیا ہے جو عین حق ہے ——— اللہ تبارک و تعالیٰ مؤلف علامہ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور علماء اہلِ سنت و جماعت کی تائید فرمائے اور ہم کو ان لوگوں میں کر دے جو سن کر اچھی باتوں پر عمل کرتے ہیں، آمین!

٢٤
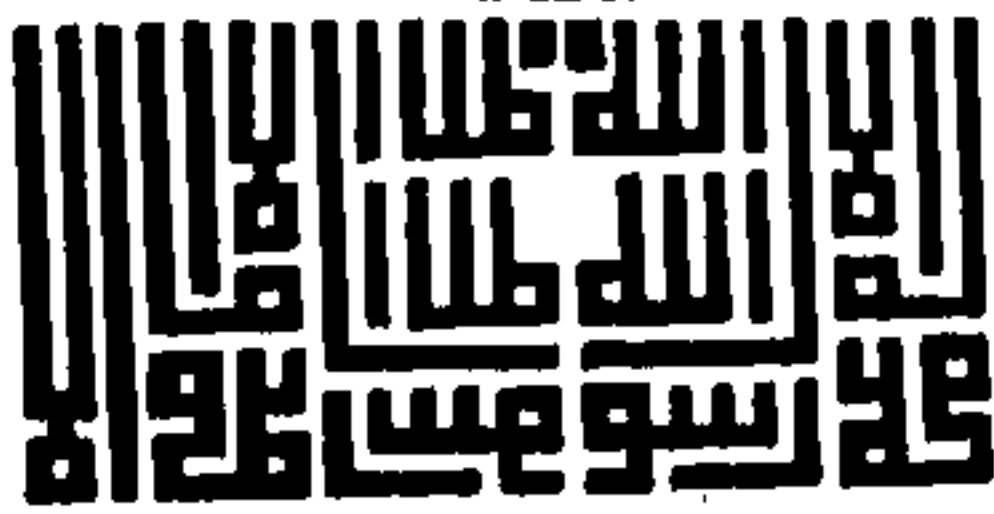
عبدالحمید بکری العطار شافعی

(شام)

میں ماہ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ میں سید الموجودات، اشرف المخلوقات کے دربار میں بقصدِ زیارت حاضر ہوا تو مجھے حرم شریف کے خدمت گار حضرت علامہ احمد الخطیب طرابلسی نے رسالہ (الدولۃ المکیہ) مطالعہ کرایا۔ اس رسالے میں مشاہیرِ علمائے ہند میں سے ایک عالم حضرتِ علامہ مدقق و محقق مولی الہمام احمد رضا خاں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض خصائل و فضائل واضح طور پر بیان فرمائے ہیں جن میں اہلِ سنت و جماعت کا کوئی اختلاف نہیں اللہ تعالیٰ مصنف کو اس کا صلہ عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرمائے۔

آمین!

محمد

۲۵

محمد آفندی الحکیم

(دمشق)
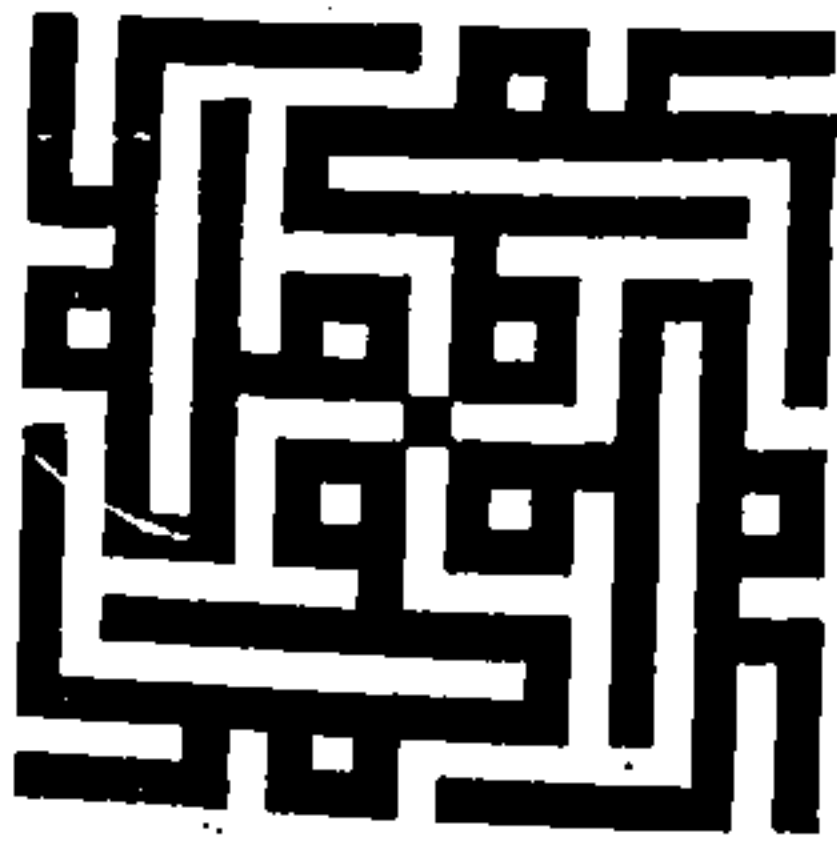
باغ و بہار، بے مثل کتاب "الدولۃ المکیہ" کے مطالعہ سے محظوظ ہوا۔ میری معرفت میں اضافہ اور میرے قلب میں پختگی پیدا ہوئی۔ یہ کتاب مؤلف علامہ کے معارف نقلیہ وعقلیہ اور شریعت محمدیہ کے لئے ان کی غیرت پر گواہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اسلام میں ان جیسے علماء بکثرت پیدا کرے جو ہدایت وارشاد کیلئے آفتاب بن کر چمکیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضرت علامہ احمد رضا خاں کو اپنی عنایت اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل رہتی دنیا تک سچائی پر قائم رکھے اور یہ باطل کو مٹاتے رہیں اور حق کو ثابت کرتے رہیں۔ آمین۔

(۱۷ صفر ۱۳۳۲ھ/ ۱۹۱۴ء)

۲۶

محمد امین سوید

(دمشق)
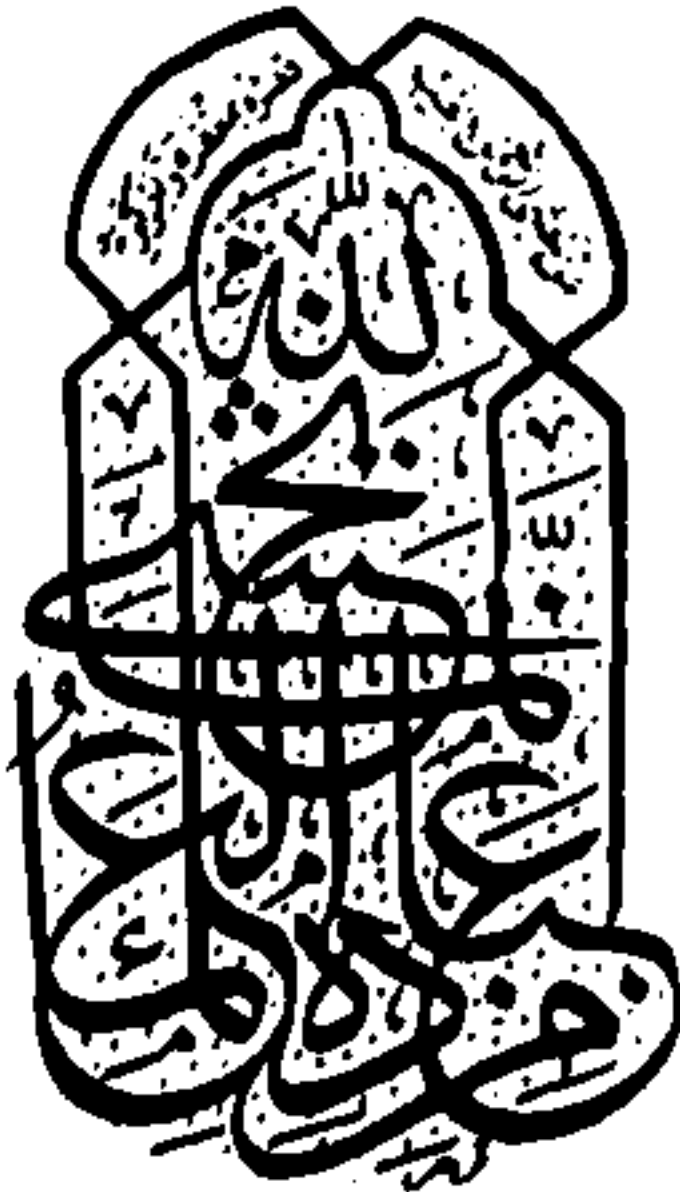
علامہ کبیر، فہامہ مشہیر محقق و مدقق کامل شیخ احمد رضا خاں کی تالیف الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ مطالعہ کی، میں نے اسے ایک ایسا عظیم الشان سایہ دار درخت پایا جو اپنے دامن میں مذہب اسلام کا جوہر سمیٹے ہوئے ہے اور ایک چمن جو عقائد اہل ایمان کا نچوڑ ہے۔

بیشک علم ذاتی محیط، اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہے لیکن اللہ تعالیٰ اپنے مخصوصین کو ایسے علم سے آگاہ کرنا جس سے وہ پہلے ناآشنا تھے، ایسی بات ہے جس کے جائز اور واقع ہونے میں کوئی شک نہیں، یہ علم ذاتی نہیں بلکہ اللہ کی تعلیم پر موقوف ہے تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے علوم سے مطلع کیا جو آپ کے لئے خاص ہیں اور آپ کے سوا تمام مخلوقات ان سے ناآشنا ہے۔

(۱۶ ربیع الثانی ۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۳ء)

۲۷

محمد امین السفرجلانی

(دمشق)

میں نے اہم کتاب (الدولۃ المکیہ) مطالعہ کی، یہ اہلِ ایمان کے عقائد کا خلاصہ ہے اور اہلِ سنت وجماعت کے مذہب کی مؤید
——— رسالہ مذکورہ، ذلیت علامہ، مرشد فہامہ شیخ احمد رضا خان ہندی کی عظمتِ شان پر گواہی دے رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ آخرت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جھنڈے تلے ان کو اور ہم کو جمع فرمائے۔
آمین

(۲۴ صفر ۱۳۲۷ھ/۱۹۰۹ء)

۲۸
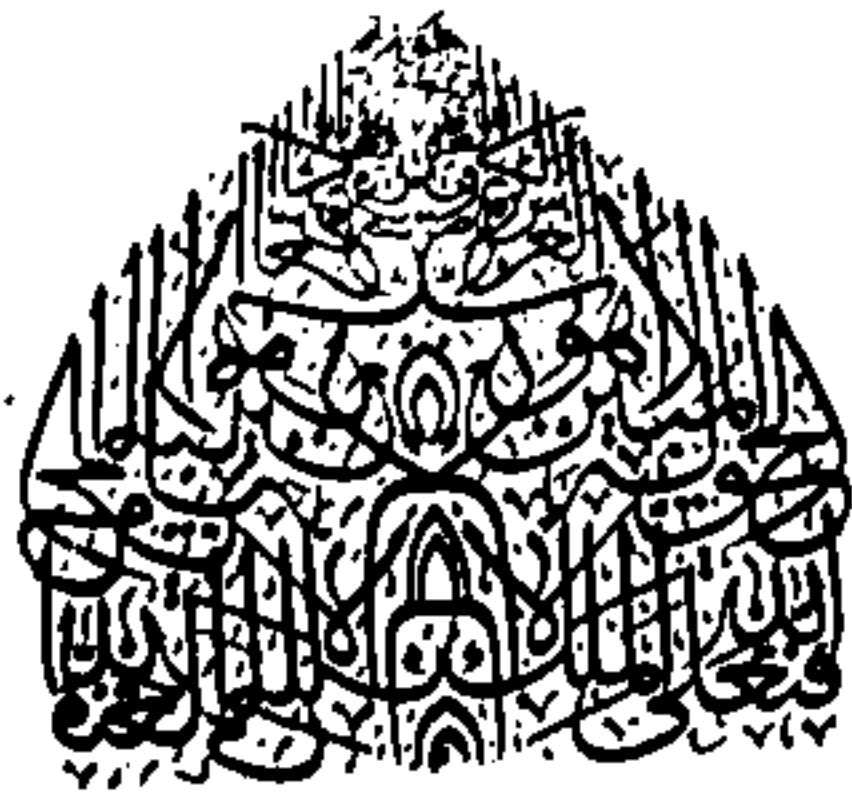
محمود بن سید العطار

(دمشق)

میں نے اس اہم رسالے کو مختصر وقت میں دیکھا، یہ مؤلف علامہ کی تحقیق وتدقیق کی شہادت کے ساتھ ساتھ اس بات پر بھی گواہ ہے کہ مؤلف اہل سنت وجماعت میں سے ہیں۔ آپ نے اپنے رسالے میں یہ ثابت کیا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علوم غیبیہ عطائیہ حاصل ہیں، اس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ وہ علم غیب جس تک مخلوق کی رسائی ممکن نہیں، اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو اس پر مطلع فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اہل سنت وجماعت کے مذہب کی تائید کے لئے آپ جیسے حضرات بکثرت پیدا کرے، آمین!

۲۹

محمد تاج الدین بن محمد بدر الدین

(دمشق)

۱۳۳۱ھ میں جب دمشق سے مدینہ منورہ حاضر ہوا اور سید العالم صلی اللہ علیہ وسلم کی چوکھٹ کی زیارت سے شرف یاب ہوا تو مجھے الدولۃ المکیہ کے مطالعہ کے لئے کہا گیا چنانچہ میں نے اس کتاب کو اس طرح مضطربانہ دیکھا جس طرح دوست دوست کو جدا ہونے وقت دیکھتا ہے، میں نے اسے بے مثل پایا، اس کی صداقت بیانی اور استقامت نشانی روشن ہے ——— ایسا کیوں نہ ہو کہ اس کتاب کے مؤلف بڑے صاحب فضل مولانا شیخ احمد رضا خاں ہیں جو اپنے ہم مثلوں میں بہترین اور قدر و منزلت والے ہیں، اللہ تعالےٰ انہیں بہترین جزا عطا فرمائے اور ہم سب کو قیامت کے دن حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع فرمائے، آمین!

میں نے چند وجوہات کی وجہ سے تقریظ میں اختصار کو پیش نظر رکھا، پہلی بات تو یہ کہ مؤلف کے اوصاف تفصیل و تطویل سے بے نیاز ہیں، دوسری بات یہ کہ میں دیار حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہو رہا ہوں، آنکھیں اشکبار ہیں اور یہ تقریظ لکھ رہا ہوں۔

(۹ ربیع الثانی ۱۳۳۱ھ/۱۹۱۳ء)

۳۰

محمد عارف بن محی الدین بن احمد الشہیر بالمحابجی

(دمشق)

علامہ شہیر شیخ احمد رضا خاں کی تالیف کردہ کتاب الدولۃ المکیہ کی بعض عبارات کو دیکھا، یہ اپنے موضوع پر کافی اور جامع ہے اس میں اہلِ حق کے مطابق عقائد کا بیان ہے، اللہ تعالےٰ مؤلف کو بہتر بدلہ عطا فرمائے، ان کا کلام ان کے کمالِ علم پر دلالت کرتا ہے اللہ تعالےٰ ان کے علوم سے ہم کو منتفع فرمائے، آمین!

(رمضان المبارک ۱۳۲۹ھ/۱۹۱۰ء)

۳۱

محمد عطا اللہ القسم

(دمشق)

کتاب دولتِ مکیہ مطالعہ کی، یہ سیدھی راہ دکھانے والی ہے اور قرآن وحدیث واقوالِ صحیحہ پر مشتمل ہے، مؤلفِ علاّمہ حضرت شیخ احمد رضا خاں کو اللہ تعالیٰ نے خوب خوب نوازے اور ان کا فیض عوام و خواص پر ہمیشہ ہمیش جاری رہے، انہوں نے اچھی تحقیق کر کے عوام کو فائدہ پہنچایا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل ہماری اور ان کی مدد فرمائے اور حسنِ خاتمہ فرمائے، آمین!

(ربیع الاول ۱۳۳۳ھ/۱۹۱۵ء)

٣٢

محمد القاسمی

(دمشق)

عالم و عامل، فاضل و کامل حضرت شیخ احمد رضا خاں کی تالیف
الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ مطالعہ کی، یہ اپنے موضوع پر فیصلہ کن بات
ہے اور حکمت سے معمور ہے، مؤلف قابلِ مبارک باد ہیں کہ ان مباحث
میں غور و فکر کے بعد گروہِ باطل کے جمع کردہ دلائل کو پارہ پارہ کردیا، یہ
عین حق ہے کیونکہ مؤلفِ کتاب، فضائل و کمالات کے ایسے جامع
ہیں جن کے سامنے بڑے سے بڑا ہیچ ہے، وہ فضل کے باپ اور
بیٹے ہیں۔ ان کی فضیلت کا یقین، دشمن و دوست دونوں کو ہے ان کا
علمی مقام بہت بلند ہے، ان کی مثال لوگوں میں بہت کم ہے اللہ تعالیٰ
ان کی حیات سے مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے اور ہم کو اور ان کو ان کی
برکات سے سرفراز فرمائے، آمین!

(٢ رمضان المبارک ١٣٢٩ھ/١٩١١ء)

۳۳

محمد یحییٰ القلعی النقشبندی

(دمشق)

اللہ تبارک و تعالےٰ نے ہمارے آقا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کو تمام علوم عطا فرمائے اور تمام پوشیدہ رازوں سے آگاہ فرمایا، ہمارا
یہ عقیدہ ہے کہ ساری مخلوقات تک اللہ تعالیٰ کا علم پہنچانے کے لیے
آپ واسطۂ عظمیٰ ہیں، اس بات کو وہی سمجھ سکتا ہے جس کو معرفت حاصل ہو
[illegible] کو کیا پتا! ——— اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ مؤلف کو جزائے
خیر عطا فرمائے اور ہمیں ان کے ساتھ قیامت کے دن حضور علیہ الصلوٰۃ و
السلام کے جھنڈے تلے جمع فرمائے، آمین!

(۲۱ صفر ۱۳۲۷ھ/۱۹۰۹ء)

۳۷

محمد یحییٰ المکتبی الحسینی

(دمشق)

مجاورِ مدینۃ النبی استاد محترم مولوی شیخ کریم اللہ کی وساطت سے علامہ محقق شیخ احمد رضا خاں کی تالیف الدولۃ المکیہ کے مطالعہ سے مشرف ہوا، میں نے اس رسالے کو عقائدِ سلف کے مطابق پایا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا غیوب کے متعلق خبر دینا آپکی دوسری تمام نشانیوں اور معجزات کی طرح ہے، ابن تیمیہ نے بھی ابواب الصحیح میں ان کا ذکر کیا ہے، کوئی اس بات سے انکار نہیں کر سکتا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں اور ولیوں میں سے کسی کو غیب پر مطلع نہیں کیا کیونکہ قرآن کریم ایسے واقعات سے بھرا ہوا ہے، مثلاً حضرت موسیٰ و حضرتِ خضر کا واقعہ، اور نوادر حضرتِ صدیق اکبر اور حضرتِ عمر کے واقعات اور ہمارے زمانے میں ہمارے استاد شیخ محمد بدرالدین محدث سے بھی ایسے واقعات ظہور پذیر ہوئے ہیں جو اخبار غیبیہ سے متعلق ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمارے اور مسلمانوں کے قلوب کو منور فرمائے اور ہم تمام لوگوں کو ان باتوں کی توفیق عطا فرمائے جن میں اس کی اور اس کے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا ہو، آمین!

(۷ صفر ۱۳۲۷ھ / ۱۹۰۹ء)

۳۵

مصطفیٰ بن محمد آفندی الشطی

(دمشق)

بعض ایسے احباب نے رسالہ الدولۃ المکیہ پر تقریظ لکھنے کی فرمائش کی جن کی فرمائش کو ٹالا نہیں جا سکتا، تعمیلِ ارشاد میں یہ چند کلمات لکھے ہیں :-

حضرتِ مؤلفِ علامہ نے جو کچھ لکھا ہے، حق و صحیح ہے اس سے جنابِ مؤلف کی وسعتِ علمی اور فضل و کمال کا ثبوت ملتا ہے فجزاہ اللہ تعالےٰ خیر الجزاء۔ اس امت میں علامہ جیسے فرد کا پایا جانا اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے جس پر ہم اس کی حمد بیان کرتے ہیں۔

۳٦

ابراھیم عبد المعطی

(قاہرہ)

یہ رسالہ نہایت ہی منزلت والا ایک بلند مینار ہے
اللہ تعالےٰ اس کے مؤلف کو دینِ حق اور مشربِ صحیح
کی طرف سے بہترین جزا عطا فرمائے اور اس کے پڑھنے والے
کو نفع بخشے۔ آمین!

۳۷

عبدالرحمٰن المدخن المصری

(قاہرہ)

ماہ رمضان المعظم ۱۳۲۹ھ میں اللہ تعالےٰ نے کرم فرمایا اور ہم زیارت قبر شریف سید الموجود صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے، یہاں مدینہ منورہ کے بعض افاضل نے رسالہ مذا الدولۃ المکیہ کی خبر دی، میری زندگی کی قسم! مصنف نے اس میں اختصار کے ساتھ کافی و وافی دلائل جمع کر دیے ہیں۔ تطویل سے کوئی فائدہ نہیں، اللہ تعالیٰ علمائے اہلِ سنت وجماعت کی مدد فرمائے اور ہم کو ان لوگوں میں کر دے جو نیک بات سنتے بھی ہیں اور اس پر عمل بھی کرتے ہیں، والحمد للہ رب العالمین!

۳۸
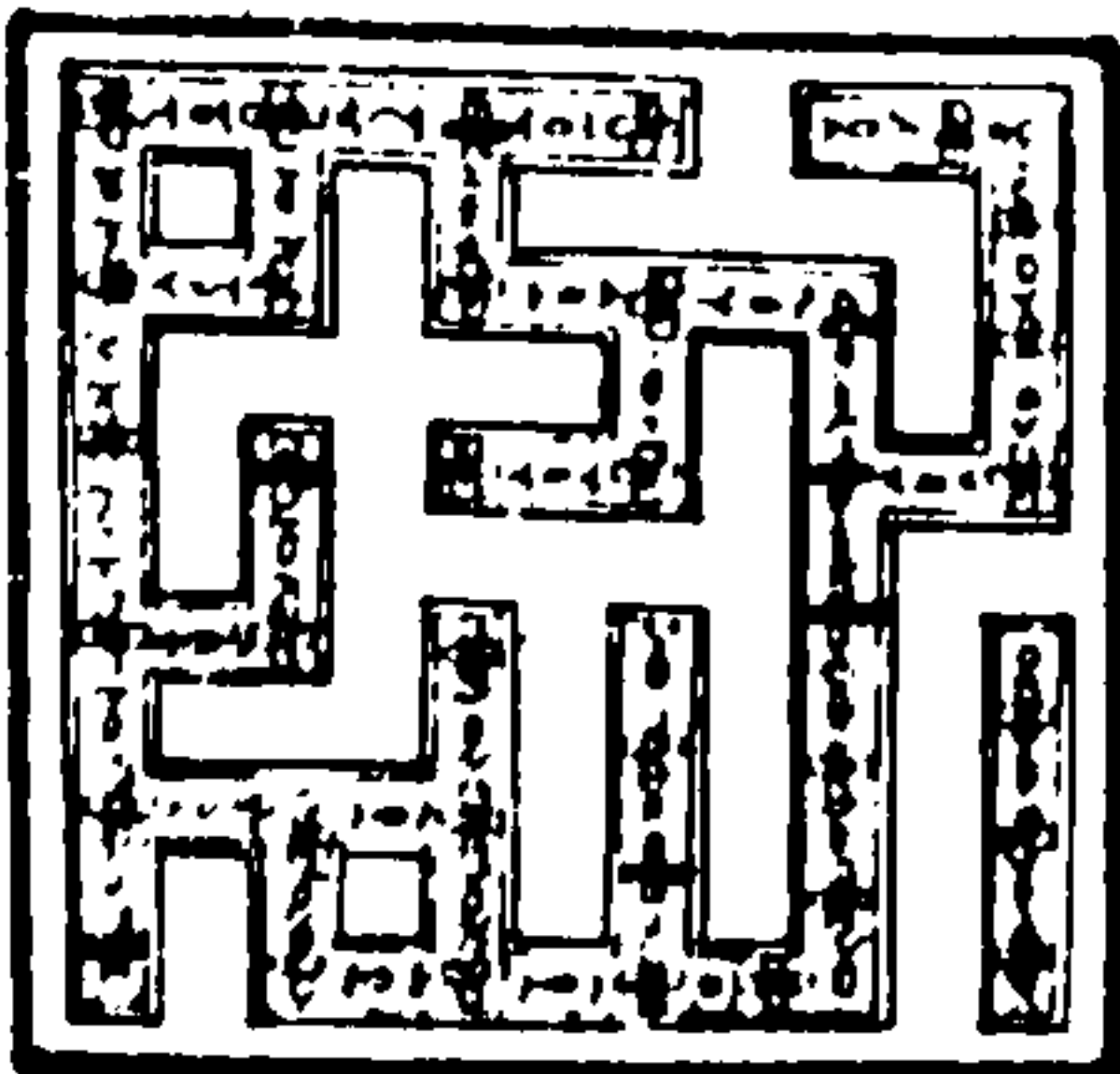
محمد سعید بن عبدالقادر قادری النقشبندی

(بغداد شریف)

میں نے اس رسالے پر پوری نگاہ ڈالی، جو کچھ فاضل امام، فخرِ انام مولانا مولوی احمد رضا خاں نے تحریر فرمایا ہے وہ مستحکم دلائل اور بلند براہین پر مبنی ہے اور وہی اہلِ ایمان کا قول ہے، بلاشبہ جو ان کلمات و اقوال کی مخالفت کرے وہ اہلِ کفر و طغیان میں ہے اور یہ بات کسی دلیل کی محتاج نہیں، دینِ اسلام میں واضح ہے۔

۱۵- اکرامِ امام احمد رضا	لاہور	۱۹۸۱ء
۱۶- حیاتِ امام احمد رضا	لاہور	۱۹۸۱ء
۱۷- حضرت مجدد الف ثانی اور ڈاکٹر اقبال	؍؍	۱۹۸۱ء

تالیفات

۱۸- دائمی تقویم	کوئٹہ	۱۹۶۷ء
۱۹- مظہر الاخلاق	کراچی	۱۹۶۸ء
۲۰- ارکانِ دین	کراچی	۱۹۶۹ء
۲۱- مکاتیبِ مظہری	کراچی	۱۹۶۹ء
۲۲- مواعظِ مظہری	کراچی	۱۹۶۹ء
۲۳- فتاویٰ مظہری	کراچی	۱۹۶۹ء
۲۴- مظہر العقائد	لاہور	۱۹۷۶ء
۲۵- شاعرِ محبت	لاہور	۱۹۷۸ء
۲۶- فتاویٰ مسعودی (زیرِ طبع)	لاہور	۱۹۸۱ء
۱۰- گناہ بے گناہی	لاہور	[illegible]

تراجم

۲۸- حیدر آباد کی معاشی تاریخ	حیدرآباد سندھ	۱۹۵۵ء
۲۹- تمدنِ ہند پر اسلامی اثرات	لاہور	۱۹۶۴ء

۳۰۔ ویرونا کے دو شریف زادے — ۱۹۷۲ء

۳۱۔ دائرۂ معارف امام احمد رضا — ۱۹۹۲ء

۳۲۔ اجالا — ۱۹۸۳ء

۳۳۔ ماہ و انجم — ۱۹۸۳ء

مقالۂ ڈاکٹریٹ

۳۴۔ اردو میں قرآنی تراجم و تصانیف (غیر مطبوعہ) — ۱۹۷۰ء

کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ